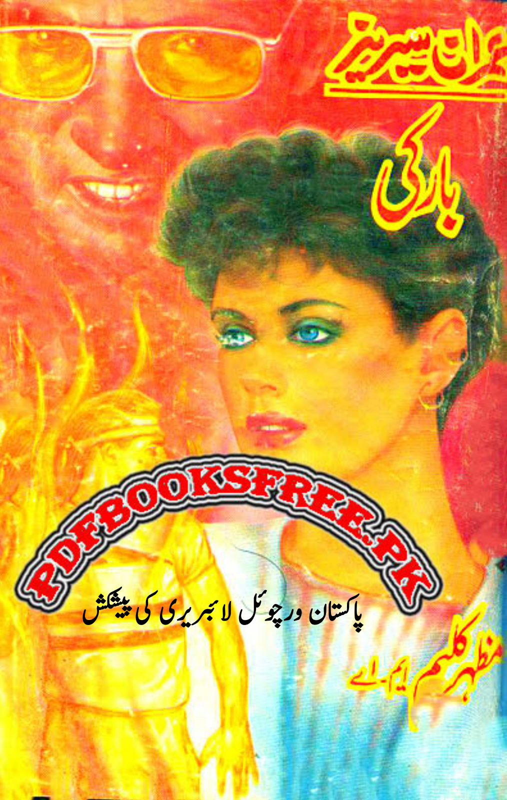

ران سیریز
ہارکی
مظہر کلیم ایم۔اے

عمران سیریز

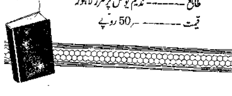
بارکی

مکمّل ناول

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

ناشران ------ اشرف قریشی
------ یوسف قریشی
پرنٹر ------ محمد یونس
طابع ------ ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ------ -/50 روپے



چند باتیں

محترم قارئین! سلام مسنون! نیا ناول بار کی "آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اپنے نام کی طرح یہ ناول موضوع اور ٹریٹمنٹ کے لحاظ سے بھی انتہائی منفرد اور یادگار ناول ہے۔ بین الاقوامی تنظیم بلیک تھنڈر جی ہاں! وہی بلیک تھنڈر جس کے ایجنٹ ٹردین سے آپ سب اچھی طرح واقف ہیں اسی بلیک تھنڈر نے اس بار عمران کو تسخیر کرنے کے لئے انتہائی حیرت انگیز منصوبہ بندی کی ہے ایسی منصوبہ بندی کہ عمران جیسا شخص بھی اس میں پھنس کر بے بس ہو گیا تھا اور پھر ستم بالائے ستم یہ کہ جوزف دی گریٹ نے بلیک تھنڈر کے اس سائنسی حملے کو کسی بدروح کا حملہ سمجھا اور نتیجہ یہ کہ اس نے قدیم افریقہ کا جادوئی عمل عمران پر کر ڈالا۔ اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ اس کی تفصیلات تو آپ کتاب میں ہی پڑھ سکیں گے لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ ناول آپ کے اعلیٰ معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا کیونکہ اس میں آپ کی دلچسپی کے تمام پہلو موجود ہیں لیکن ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ سے پروفیسر ارشاد الرحمٰن صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول تو طویل عرصے سے زیر مطالعہ ہیں لیکن "ایکشن گروپ" پڑھ کر میں آپ کو خط لکھنے پر مجبور ہو گیا ہوں۔ مجھے یہ لکھنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ یہ ناول آپ کے شاہکار ناولوں میں سے ایک ہے۔ اسرائیل کے موضوع پر ناقابل تسخیر مجرم، ہیکل سلیمانی، ٹاپ سیکرٹ پلان وغیرہ اپنی اپنی جگہ انتہائی منفرد اور شاہکار کتب تھیں لیکن ایکشن گروپ میں آپ نے مزاح، سسپنس اور ایکشن کا جو حسین ترین امتزاج پیش

کیا ہے اس نے اس ناول کو واقعی شاہکار بنا دیا ہے۔ اور خاص طور پر اس ناول میں سیکرٹ سروس کے وہ ممبران کی صلاحیتیں کم ہی سامنے آتی ہیں انہوں نے اس ناول میں اپنی بھرپور صلاحیتوں کا شاندار مظاہرہ کیا ہے۔ میری دعا ہے کہ آپ کا خوبصورت ذہن آئندہ بھی اسی طرح کے شاہکار ناول تخلیق کرتا رہے"۔

پروفیسر ارشاد الرحمٰن صاحب! خط لکھنے اور ایکشن گروپ کی پسندیدگی آپ کے جذبات کا میں دلی طور پر مشکور ہوں۔ میری تو ہمیشہ سے یہی کوشش رہی ہے کہ میں اپنے قارئین کے سامنے ایسے ناول پیش کروں جو ان کے معیار ہر لحاظ سے پورے اتریں۔ مجھے اپنے قارئین کے اعلیٰ معیار کا بخوبی علم ہے اور میں اللہ تعالیٰ کا بیحد شکر گذار ہوں کہ اس نے مجھے قارئین کے اعلیٰ معیار پر پورا اترنے کی توفیق بخشی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ آئندہ بھی اپنی آراء سے نوازتے رہیں گے

دالشن لاہور سے ناظم برادرز لکھتے ہیں۔ "روڈ مین بالکل ہی منفرد انداز کا ناول تھا اور یہ کردار ہمیں بیحد پسند آیا ہے۔ آپ نے اب تک بلیک تھنڈر کو بے پناہ طاقتور اور سائنس میں انتہائی ترقی یافتہ تنظیم کے طور پر دکھایا ہے لیکن ابھی تک عمران نے اس تنظیم کی تباہی پر توجہ نہیں دی حالانکہ یہ تنظیم بھی بہرحال ایک مجرم تنظیم ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے"۔

ناظم برادرز صاحبان! خط لکھنے، کردار اور ناول کی پسندیدگی کے لئے بیحد مشکور ہوں۔ بلیک تھنڈر نے ابھی تک خود اپنے آپ کو ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم کے طور پر صرف ظاہر کیا ہے لیکن اس کا کوئی ایسا جرم سامنے نہیں آیا جس سے پوری دنیا کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہو سکتا۔ اس لئے شاید عمران بھی ابھی اسے طرح دے رہا ہے۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ جب بھی کوئی ایسا جرم جس سے پوری دنیا کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہوا، عمران کے سامنے آیا تو پھر عمران ہرگز خاموش نہ بیٹھے گا۔ اس کا مزاج ہی ایسا ہے کہ وہ ان معاملات میں خاموش رہ ہی نہیں سکتا۔ اس لئے فی الحال تو آپ کی طرح میں بھی انتظار کر رہا ہوں۔

لاہور وحدت کالونی سے محمد مدثر یعقوب لکھتے ہیں۔ "جب بھی کوئی قاری آپ سے سیکرٹ سروس کا ممبر بننے کی خواہش کرتا ہے آپ ٹال جاتے ہیں۔ کیا ہم پاکستانی نوجوانوں کو سیکرٹ سروس میں شامل ہونے کا حق نہیں ہے تاکہ ہم بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرح ملک کی سلامتی اور اس کی عزت کا بھرپور انداز میں دفاع کر سکیں۔ میں بھی ممبر بننا چاہتا ہوں۔ فی الحال میں میٹرک کا طالب علم ہوں لیکن سیکرٹ سروس کا ممبر بننے کے لئے جس قدر بھی تعلیم ضروری ہو میں حاصل کروں گا لیکن آپ مجھے ضرور سیکرٹ سروس کا ممبر بنوا دیں"۔

محمد مدثر یعقوب صاحب! ملک کی خدمت کے لئے آپ نے جن جذبات کا اظہار کیا ہے اس سے مجھے دلی مسرت ہوئی ہے۔ آپ جیسے نوجوان ہی تو ملک کا مستقبل ہوتے ہیں۔ آپ جس لئے سیکرٹ سروس کا ممبر بننا چاہتے ہیں یہ واقعی قابل قدر جذبہ ہے لیکن پہلے تعلیمی لحاظ سے اپنے آپ کو ایسے اعلیٰ ترین ادارہ کے قابل تو بنا لیجئے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنی تعلیم پر پوری طرح توجہ دیں۔ ہمارے نوجوانوں کا اپنی تعلیم پر بھرپور توجہ دینا بھی ملک کی خدمت میں ہی شمار ہوتا ہے۔ ممبرشپ کا مرحلہ تو ظاہر ہے بعد میں ہی آسکتا ہے اس لئے جو کام پہلے کرنے کا ہے وہ کیجئے۔ جب آپ اعلیٰ تعلیم حاصل کر لیں گے تو پھر یقیناً آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ ملک کی خدمت کرنے والے بے شمار ادارے آپ کو ہاتھوں ہاتھ لیں گے۔ امید ہے آپ بات سمجھ گئے ہوں گے۔

راولپنڈی گلستان کالونی سے افتخار محمود صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں اور ان ناولوں سے ملک دشمن عناصر کے خلاف جہاد کرنے

کا جو جذبہ نوجوانوں کے اندر اُبھر رہا ہے وہ واقعی ہمارے ملک کیلئے نیک فال ہے۔ ایک بات آپ سے پوچھنی ہے کہ مجرموں کے چہروں پر تو آپ زخموں کے بے شمار نشانات دکھاتے ہیں لیکن عمران اور سیکرٹ سروس کے دوسرے ممبران کے چہرے ہر قسم کے زخموں سے صاف ہوتے ہیں حالانکہ وہ سب بھی دن رات ان مجرموں سے لڑتے رہتے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی اپنے چہروں پر پلاسٹک سرجری کراتے رہتے ہیں۔

افتخار محمود صاحب! ناولوں کی پسندیدگی کا بے حد شکریہ۔ ملک دشمن عناصر کے خلاف ہر لحاظ سے جدوجہد کرنا ہمارے فرائض میں شامل ہے تاکہ ہم اپنے ملک کو امن وسکون کا گہوارہ بنا سکیں۔ جہاں تک مجرموں کے چہروں پر زخموں کے نشانات اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر زخموں کے نشانات نہ ہونے کا تعلق ہے تو اس کی وجہ یہ نہیں کہ عمران اور اس کے ساتھی اپنے چہروں پر پلاسٹک سرجری کراتے رہتے ہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ چہرہ انسان کے دل و دماغ کا عکس ہوتا ہے۔ جو کچھ انسان کے اندر ہوتا ہے وہی کچھ اس کے چہرے سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ اگر آپ چہرہ شناسی کا علم سیکھ جائیں تو یقیناً آپ کسی کا چہرہ دیکھ کر اس کے کردار، عادات اور صفات سے پوری طرح واقف ہو سکتے ہیں اور اتنا تو آپ بھی جانتے ہوں گے کہ مجرموں اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے کرداروں میں کیا فرق ہے۔ بس یہی فرق ان کے چہروں پر بھی موجود ہوتا ہے۔ اُمید ہے اب بات کی وضاحت ہو گئی ہو گی۔

اب اجازت دیجیے۔

والسّلام

مظہر کلیم ایم۔ اے

ٹیکسی کے رُکتے ہی خاور دروازہ کھول کر نیچے اُترا اور اس نے میٹر دیکھ کر ڈرائیور کو کرایہ دیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے ستون پر موجود کال بیل کا بٹن دبایا اور پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے جسم پر سرمئی رنگ کا انتہائی جدید تراش کا خوبصورت سوٹ تھا بے داغ سفید قمیض اور سرمئی چھوٹے پھولوں والی ٹائی کے ساتھ ساتھ آنکھوں پر براؤن شیڈ میں اور جدید فریم کی عینک نے اس کی وجاہت میں بے پناہ اضافہ کر دیا تھا۔

چند لمحوں بعد پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک باوردی ملازم باہر آگیا۔

”جی فرمائیے“ ——— ملازم نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”فرہاد خان صاحب ہوں تو انہیں کہو کہ خاور آیا ہے“ ———

خاور نے ہلکے سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ آپ ہیں سر — آئیے سر — صاحب تو آپ کے کافی دیر سے منتظر ہیں" — ملازم نے چونک کر کہا اور پھر تیزی سے اس طرح ایک طرف ہٹ گیا جیسے وہ خاور کو اس چھوٹی کھڑکی سے اندر جانے کے لئے راستہ دے رہا ہو۔

"پھاٹک کھولو — میں سر جھکا کر کبھی کسی مکان میں داخل نہیں ہوا" — خاور نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اوہ سوری سر — ابھی کھولتا ہوں" — ملازم نے پشیمان سے لہجے میں کہا اور جلدی سے آگے بڑھ کر وہ چھوٹی کھڑکی سے کوٹھی کے اندر گیا اور چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا۔

خاور اطمینان سے قدم بڑھاتا ہوا اندر داخل ہوا۔ کوٹھی رقبے میں تو کافی بڑی تھی لیکن اس کا طرز تعمیر قدیم انداز کا حامل تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے کوٹھی آج سے تیس پینتیس سال پہلے تعمیر کی گئی ہو۔ ویسے کوٹھی کا رنگ و روغن اور اس کی سجاوٹ بے حد سلیقے سے کی گئی تھی۔ وسیع و عریض پورچ میں دو بڑی بڑی چمکتی دمکتی کاریں بھی موجود تھیں۔

"ادھر جناب — ادھر ڈرائینگ روم ہے" — باوردی ملازم نے جلدی سے خاور کے قریب آتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور خاور سر ہلاتا ہوا برآمدے کے کونے میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ملازم نے جلدی سے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا اور خود ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ ڈرائنگ روم بھی خاصا وسیع

تھا اور اس میں موجود صوفے البتہ قدیم انداز کے تھے۔ ڈرائینگ روم کے درمیان میں ایک انتہائی قیمتی فانوس تھا اور دیواروں پر شیروں اور چیتوں کی کھالوں کے ساتھ بارہ سینگوں کے سر جگہ جگہ نصب نظر آ رہے تھے۔ ایک دیوار پر ایک قد آدم تصویر تھی جس میں ایک بڑی بڑی مونچھوں اور دہکتی ہوئی آنکھوں کا مالک آدمی گھاس پر پڑے ہوئے شیر پر پیر رکھے بڑے فاخرانہ انداز میں کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک جدید رائفل تھی اور جسم پر شکاریوں کا مخصوص لباس۔

خاور نے ایک ہی نظر میں یہ سب کچھ دیکھا اور پھر اطمینان سے ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔

"صاحب ابھی تشریف لا رہے ہیں" — چند لمحوں بعد باوردی ملازم دوبارہ اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک خوبصورت ٹرے تھی جس میں ہلکے سرخ رنگ کے مشروب کا ایک گلاس ملٹی کلر ٹشو پیپر میں لپٹا ہوا رکھا ہوا تھا۔ اس نے بڑے ادب سے وہ گلاس خاور کے سامنے موجود چھوٹی میز پر رکھا اور ٹرے اٹھائے واپس چلا گیا۔ خاور نے سر ہلاتے ہوئے گلاس اٹھایا اور مشروب کی چسکیاں لینے لگا۔ ابھی اس نے گلاس آدھا ختم کیا ہی تھا کہ اندرونی دروازہ کھلا اور ایک دیو قامت آدمی جس کے سر کے بال اور ناک کے نیچے موجود بڑی بڑی مونچھیں برف کی طرح سفید تھیں، اندر داخل ہوا۔ البتہ اس کی آنکھوں میں وہی دہکتی ہوئی آگ موجود تھی جو خاور پہلے ہی اس شیر کے

شکار والی تصویر میں دیکھ چکا تھا۔ وہ فوراً ہی پہچان گیا تھا کہ یہ پاکیشیا کا مشہور شکاری فرہاد خان ہے۔ فرہاد خان کے جسم پر ایک قیمتی گاؤن تھا اور پیروں میں ایک قیمتی سلیپر۔ خاور ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو نوجوان ـــ میرا نام فرہاد خان ہے۔ نام تو تم نے ضرور سنا ہوگا ـــ فرہاد خان کو کون نہیں جانتا۔ پاکیشیا تو کیا پوری دنیا میں فرہاد خان کے مقابلے کا شکاری آج تک پیدا نہیں ہو سکا اور ہو بھی کیسے سکتا ہے۔ فرہاد خان اسے پیدا ہونے دیتا تب ہی وہ پیدا ہوتا۔ افسوس تو یہ ہے کہ اب پاکیشیا میں ایسے جنگل ہی موجود نہیں ہیں جہاں فرہاد خان شکار کھیل سکے اور افریقہ کے جنگلات میں اب فرہاد خان کے معیار کا شکار ہی نہیں رہا" ـــ فرہاد خان نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے جب اپنا تعارف شروع کیا تو پھر بولتا ہی چلا گیا۔ ویسے نعمانی نے محسوس کیا کہ فرہاد خان بوڑھا ہونے کے باوجود ابھی تک جسمانی طور پر خاصا طاقتور تھا۔

"مجھے خاور کہتے ہیں ـــ الطاف حسن صاحب نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ وہ میرے پرانے مہربان ہیں" ـــ خاور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کوئی بات نہیں ـــ وہ پرانے مہربان ہیں تو میں نیا مہربان بن سکتا ہوں۔ ویسے فرہاد خان آج تک شکاری درندوں پر کبھی مہربان نہیں ہوا۔ معصوم سے جانور خرگوش، ہرن، لومڑیاں وغیرہ

پر البتہ وہ ضرور مہربان ہو سکتا ہے ـــ بیٹھو" ـــ فرہاد خان نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور خاور مسکراتا ہوا دوبارہ صوفے پر بیٹھ گیا۔

"تو تم ہو خاور جسے الطاف خان نے بھیجا ہے۔ ابھی ایک گھنٹہ پہلے اس کا فون آیا تھا وہ تو تمہاری بڑی تعریفیں کر رہا تھا لیکن سچی بات تو یہ ہے کہ مجھے تمہارا چہرہ عورتوں جیسا دکھائی دے رہا ہے۔ نہ مونچھیں، نہ رعب، نہ دبدبہ ـــ مجھے تو تم ایک معصوم سے کبوتر نظر آرہے ہو۔ بہرحال جس کام کے لئے تم آئے ہو اس کا فیصلہ تو بیگم ہی کریں گی۔ الطاف خان بیگم کے ہی رشتہ دار ہیں لیکن فرہاد خان جسے سچ سمجھتا ہے وہ ضرور کہہ دیتا ہے" ـــ فرہاد خان واقعی ضرورت سے کچھ زیادہ ہی صاف گو واقع ہوا تھا۔

"آپ کی اس صاف گوئی کا بے حد شکریہ جناب ـــ لیکن آج کل یہ مونچھیں اور خاص طور پر آپ جیسی بڑی مونچھیں قطعی آؤٹ آف فیشن ہو چکی ہیں۔ اب تو ایسی مونچھیں رکھنے والے کو لوگ جنگلی اور وحشی سمجھتے ہیں" ـــ خاور نے بھی صاف گوئی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور فرہاد خان کی دہکتی ہوئی آنکھیں اور زیادہ دہک اٹھیں۔

"اوہ ـــ اوہ تمہاری یہ جرأت کہ تم فرہاد خان کو جنگلی اور وحشی کہو ـــ میں تمہیں گولی مار دوں گا" ـــ فرہاد خان نے یکلخت غصیلے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔ وہ یکلخت صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

کیا بات ہے — آپ اس قدر چیخ کیوں رہے ہیں. کیا
کو اب اخلاق و آداب بھی بھول گئے ہیں "۔ —— یکلخت
دنی دروازے سے ایک کڑکدار آواز سنائی دی اور دوسرے
ایک بھاری بھرکم اور انتہائی جسیم خاتون اندر داخل ہوئیں۔
"تیب — بیب بیگم — یہ نوجوان ہمیں جنگلی اور وحشی کہہ
ہے — ہمیں یعنی فرہاد خان کو "۔ —— فرہاد خان نے
ے والی خاتون سے مخاطب ہو کر کہا لیکن اس خاتون کی آواز
ہی اس کے لہجے سے وہ پہلے والی کڑک یکلخت غائب
ی تھی اور اب وہ ایسے بات کہہ رہا تھا جیسے کوئی مظلوم آدمی
افسر کے سامنے فریاد کر رہا ہو — خاور مسکراتا ہوا کھڑا ہو گیا۔
" مجھے خاور کہتے ہیں خاتون — اور مجھے الطاف خان نے
بھیجا ہے — جناب خان صاحب نے صاف گوئی سے
لیتے ہوئے مجھے کہا کہ چونکہ میری مونچھیں نہیں ہیں اس لئے
چہرہ عورتوں جیسا ہے جس پر میں نے انہیں انتہائی ادب
بتایا ہے کہ آج کل مونچھیں اور خاص طور پر ایسی بڑی مونچھیں
ٹ آف فیشن ہو چکی ہیں. ایسی مونچھیں رکھنے والے کو لوگ
لی اور وحشی کہتے ہیں. بس اس پر خان صاحب غصے سے
نے لگے ہیں "۔ —— خاور نے سلام کے انداز میں سر جھکاتے
ئے پوری بات دوہرا دی۔
" ہونہہ — تو آپ کو اب اتنی جرأت بھی ہو گئی ہے کہ آپ
اف خان کے بھیجے ہوئے اس قدر وجیہہ نوجوان کو عورتوں

جیسا کہیں — کیوں . . . . "۔ —— خاتون کا غصہ عروج پر
پہنچ گیا۔
" مم — مم معافی چاہتا ہوں بیگم — بس مجھے غصہ آگیا
تھا۔ آئی ایم سوری مسٹر خاور — اور بیگم آئی۔ ایم۔ ویری
سوری "۔ —— فرہاد خان نے انتہائی عاجزانہ لہجے میں کہا اور
نہ صرف ان کا چہرہ لٹک گیا تھا بلکہ ان کی اکڑی ہوئی مونچھیں بھی
اب خرگوش کی دموں کی طرح نیچے کو لٹک گئی تھیں، وہ واقعی
چند لمحوں پہلے والے فرہاد خان لگتے ہی نہ تھے۔
" آپ اس قابل نہیں ہیں کہ کسی شریف آدمی سے بات کر سکیں
آپ اپنے کمرے میں جائیں میں خود خاور سے بات کروں گی "۔ ——
بیگم فرہاد کا غصہ ابھی کم نہ ہوا تھا۔
" او۔ کے — او۔ کے، ٹھیک ہے — ٹھیک ہے "۔
فرہاد خان نے جلدی سے کہا اور دوسرے لمحے وہ اس قدر
تیزی سے چلتے ہوئے اسی اندرونی دروازے میں غائب ہو گئے
جیسے اگر انہیں ایک لمحہ کی بھی دیر ہو گئی تو ان پر کوئی قیامت
ٹوٹ پڑے گی۔
" بیٹھو خاور —— اور سنو فرہاد کی باتوں کا برا نہ منانا۔ یہ
بڑھاپے میں کچھ ضرورت سے زیادہ ہی سنکی ہو گئے ہیں "۔ ——
خاتون نے فرہاد خان کے جاتے ہی مسکراتے ہوئے کہا۔
" جی نہیں —— ایسی تو کوئی بات نہیں لیکن الطاف خان
نے تو مجھے کہا تھا کہ فرہاد خان صاحب کو کوئی اہم ذاتی پرابلم

ش ہے اور میں چونکہ ایک زمانے میں ملٹری انٹیلی جنس میں
ہوں اس لئے انہوں نے کہا تھا کہ میں جاکر ان سے ملوں
ان کی مدد کروں لیکن اب وہ تو چلے گئے ہیں۔ اب وہ پرابلم
رنے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

اس پرابلم کا مجھے فرہاد سے زیادہ علم ہے اور الطاف خان
بات بھی میں نے کی تھی۔ الطاف خان میرے بہت قریبی
ہ دار ہیں اور چونکہ میں جانتی ہوں کہ وہ ملٹری انٹیلی جنس کی
براہی سے ریٹائر ہوئے ہیں اس لئے وہ اس پرابلم کو سمجھ بھی
تے ہیں اور اس کا حل بھی نکال سکتے ہیں چنانچہ میں نے ان سے
ت کی لیکن انہوں نے کہا کہ ان کی صحت اب بہت خراب رہتی ہے
ں لئے وہ اس معاملے میں خود کوئی مدد نہ کر سکیں گے اور انہوں
ے تمہارا نام لیا اور تمہاری تعریف کی تو میں نے تم سے ملنے کو
ی بھر لی۔ تمہاری فراخ پیشانی بتا رہی ہے کہ تم ذہین نوجوان'
ن پہلے یہ بتاؤ کہ تم آج کل کیا کر رہے ہو"۔۔۔۔۔ بیگم فرہاد
ے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میں اب بھی ملٹری کے ہی ایک خفیہ شعبے سے متعلق ہوں
ں کی تفصیل نہیں بتا سکتا۔ اس لئے معذرت خواہ ہوں۔ بہرحال
پ اپنا پرابلم بتائیں۔ الطاف خان صاحب میرے محسن ہیں ا
ن کے مجھ پر بے حد احسان ہیں۔ میں اب بھی فرصت کے وقت
ن سے ملنے ضرور جاتا ہوں۔ اس لئے انہوں نے جب آپ ۔
رابلم کی بات کی اور مجھے درخواست کی کہ میں آپ کی مدد کروں

تو میں تیار ہو گیا لیکن انہیں بھی پرابلم کا علم نہیں ہے"۔۔۔۔۔ خاور نے جواب دیا۔

" ہاں میں نے انہیں خود نہیں بتایا تھا کیونکہ یہ پرابلم ایسا ہے کہ اس کے آؤٹ ہونے پر ہمارے خاندان کی معاشرے میں سخت بدنامی اور بے عزتی بھی ہو سکتی ہے۔ بہرحال تم شادی شدہ ہو۔۔۔ کتنے بچے ہیں تمہارے"۔۔۔۔۔ بیگم فرہاد نے کہا۔

" جی نہیں۔۔۔ میں جس شعبے سے متعلق ہوں وہاں شادی وغیرہ کا بکھیڑا نہیں پالا جاتا اس لئے میں کنوارہ ہوں"۔۔۔۔۔ خاور نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" ہونہہ۔۔۔ الطاف خان پر مجھے مکمل اعتماد ہے کہ وہ کسی غلط آدمی کی سفارش نہیں کر سکتے اس لئے میں تمہیں وہ پرابلم بتا دیتی ہوں لیکن تمہیں پہلے یہ حلف دینا ہو گا کہ تم چاہے ہماری مدد کر سکو یا نہیں، تم اس بات کو لیک آؤٹ نہ کرو گے"۔۔۔۔۔ بیگم فرہاد نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" میں حلف دیتا ہوں کہ سوائے اشد ضرورت کے، میں آپ کا پرابلم لیک آؤٹ نہ کروں گا"۔۔۔۔۔ خاور نے جواب دیا۔

" اشد ضرورت کی شرط تم نے کیوں لگا دی ہے"۔۔۔۔۔ بیگم فرہاد نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اس لئے کہ ہو سکتا ہے کہ مجھے اپنے خاص دوستوں کی مدد حاصل کرنی پڑے۔ ویسے آپ قطعی بے فکر رہیں۔ میں ایک شریف خاندان کا آدمی ہوں۔ میں ایسی گھٹیا حرکت کا سوچ بھی نہیں سکتا

یہ حلف بھی میں نے صرف آپ کی تسلی کے لئے دیا ہے، ورنہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے"۔۔۔۔۔ خاور نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ تو سنو ۔۔۔ ہماری اولاد میں صرف ایک لڑکی ہے ۔۔۔ اس کا نام رابیل ہے۔ اس نے بیالوجی میں ایم۔ ایس۔ سی کیا ہوا ہے اور اسے جنگلی جڑی بوٹیوں پر ریسرچ کرنے کا جنون ہے چونکہ ہمارے پاس دولت کی کوئی کمی نہیں ہے۔ ہمارا تعلق جاگیر دار گھرانے سے ہے اس لئے ہم نے اس کے شوق کے پیش نظر یہیں کوٹھی کے نیچے بڑے تہہ خانے میں اس کی ریسرچ کے مکمل انتظامات کر رکھے ہیں۔ وہ فطری طور پر مردم بیزار ٹائپ کی لڑکی ہے۔ اس لئے وہ دن رات اپنی ریسرچ میں مصروف رہتی تھی۔ اس کی عمر اس وقت پچیس سال کے قریب ہے۔ ہم نے اس کی شادی کی کوشش کی تو اس نے شادی کرنے سے سختی سے انکار کر دیا چونکہ وہ ہماری اکلوتی اولاد ہے اس لئے ہم اُسے ناراض بھی نہیں کر سکتے۔ بہرحال وہ اپنی ریسرچ میں مصروف تھی۔ اس ریسرچ کے سلسلے میں اسے جنگلوں میں بھی جانا پڑتا ہے اس لئے ہم نے اس کی حفاظت کے لئے ایک پورا گروپ ملازم رکھا ہوا ہے جو بہترین شکاریوں پر مشتمل اس طرح ہمیں تسلی رہتی تھی اور رابیل کا شوق بھی پورا ہوتا رہتا تھا لیکن آج سے ایک ماہ پہلے جب رابیل شاوری جنگل میں جڑی بوٹیوں کی تلاش کے لئے کیمپ لگائے ہوئے تھی وہاں اس کی ملاقات ایک غیر ملکی نوجوان سے ہوگئی۔ اس نوجوان کا

نام رابرٹ تھا۔ اس نوجوان کا تعلق گریٹ لینڈ سے تھا۔ اس نے بھی بیالوجی میں ایم۔ ایس۔ سی کیا ہوا تھا اور یہ پاکیشیا کی مخصوص جڑی بوٹیوں کی ریسرچ کے لئے یہاں آیا ہوا تھا۔ بہرحال رابیل اسے اپنے ہمراہ یہاں لے آئی۔ نوجوان انتہائی شائستہ اور اچھے خاندان کا لگتا تھا اس لئے ہم نے اسے یہاں رہنے کی اجازت دے دی۔ ایک ہفتہ پہلے اچانک ہمیں اطلاع ملی کہ رابیل اور رابرٹ دونوں لیبارٹری سے غائب ہیں۔ رابیل کا ایک رقعہ موجود تھا جس میں اس نے لکھا تھا کہ وہ اور رابرٹ خاص قسم کی جڑی بوٹیوں کی تلاش میں ملک سے باہر جا رہے ہیں اور انہیں تلاش نہ کیا جائے۔ اس پر ہمیں بے حد تشویش ہوئی کیونکہ ہماری بیٹی رابیل لاکھ خشک مزاج سہی لیکن وہ بغیر مجھ سے اجازت لئے کبھی گھومنے باہر نہ جاتی تھی چنانچہ ہم نے اسے تلاش کیا۔ اس تلاش میں ہمیں معلوم ہوا کہ رابیل اور رابرٹ کو ایک جیپ میں ڈومائی پہاڑیوں کے پاس دیکھا گیا ہے۔ وہاں جیپ میں ان کے ساتھ دو اور غیر ملکی بھی تھے۔ اس کے بعد ان کا آج تک کہیں پتہ نہ چل سکا۔ ایئر پورٹ، ریلوے اسٹیشن، بس اڈے اور شہر سے باہر جانے والی تمام سڑکوں اور شہر بھر میں ہمارے ملازم انہیں اب تک تلاش کر رہے ہیں۔ ڈومائی پہاڑیوں پر بھی ان کی تلاش کی گئی ہے لیکن اس کے بعد رابیل کا کہیں پتہ نہیں چل سکا۔ ویسے یہ بات طے ہے کہ وہ ملک سے باہر نہیں گئی۔ اب صورت حال ایسی ہے کہ ہم نہ پولیس کو اطلاع دے سکتے ہیں

اور نہ ہی کسی اور کی اس معاملے میں مدد لے سکتے ہیں۔ اس لئے مجھے الطاف خان کا خیال آیا۔ میں نے ان سے بات کی تو انہوں نے تمہیں یہاں بھیج دیا۔ بیٹے خاور اگر تم کسی طرح رابیل کا پتہ چلا کر اسے واپس لے آؤ تو میں تمہارا یہ احسان زندگی بھر نہ بھولوں گی۔ اور میں ہر قسم کا خرچہ دینے کے لئے بھی تیار ہوں۔ تمہیں بلینک چیک دے دیتی ہوں تم اپنی مرضی سے اس پر رقم درج کرا بس میری بیٹی کو کہیں سے ڈھونڈھ کر لے آؤ" ——— بیگم فرہاد نے آخری جملوں میں انتہائی گلوگیر لہجے میں کہا۔ ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی تھیں۔

"آپ فکر نہ کریں۔ آپ الطاف خان کی رشتے میں بہن لگتی ہیں اور الطاف خان میرے انکل ہیں۔ اس لئے اب میں آپ کو آنٹی کہوں گا اور اس رشتے سے رابیل میری بہن ہے۔ میں یقیناً را کو ایک بار ضرور ڈھونڈھ لوں گا۔ آگے اس کی مرضی ہے کہ وہ آپ کے ساتھ رہے یا اس رابرٹ کے ساتھ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے" ——— خاور نے انتہائی پرخلوص لہجے میں کہا۔ اسے بیگم فرہاد کی آنکھوں میں بھرے ہوئے آنسوؤں نے واقعی بے حد متاثر کیا تھا۔ اسے ان کے لہجے میں ماں کا درد ا تڑپ نمایاں طور پر محسوس ہو گئی تھی اور ویسے بھی وہ آج کل فارغ ہی تھا اس لئے اس نے رابیل کی تلاش کی حامی بھر لی تھی۔

"بہت شکریہ بیٹے ——— بہت شکریہ ——— تم ایک ماں کی

دعائیں حاصل کرو گے" ——— بیگم فرہاد نے کہا۔

"اب آنٹی آپ مجھے رابیل کا ایک فوٹو لا دیں اور یہ بھی بتائیں کہ ڈومائی پہاڑیوں میں اسے دیکھنے والا کون تھا اور وہ کہاں مل سکتا ہے" ——— خاور نے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— میں ابھی آتی ہوں" ——— بیگم فرہاد نے کہا اور اٹھ کر ڈرائینگ روم سے باہر نکل گئیں۔ خاور خاموش بیٹھا رابیل کے متعلق ہی سوچتا رہا۔ وہ اس پوائنٹ پر غور کر رہا تھا کہ آخر رابیل کو اس طرح چھپ کر جانے اور پھر رقعہ لکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ وہ خود سر لڑکی تھی تو ویسے بھی تو جا سکتی تھی پھر شاوری کے جنگلات میں جانے کی بجائے ڈومائی پہاڑیوں میں کیوں گئی۔ ایسے معاملات واقعی خاصے مشکوک نظر آ رہے تھے لیکن مشکوک کیا بات تھی یہی بات اسے سمجھ نہ آ رہی تھی۔

اتنے میں بیگم فرہاد واپس آئیں ان کے ہاتھ میں ایک لفافہ تھا۔

"اس لفافے میں رابیل کے فوٹو ہیں، مختلف اوقات کے" ——— بیگم فرہاد نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے لفافہ خاور کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور خاور نے لفافہ ان کے ہاتھوں سے لے لیا۔

"تم فوٹو دیکھو میں تمہارے کھانے کا انتظام کرتی ہوں" ——— بیگم فرہاد نے دوبارہ اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے رہنے دیجئے آنٹی ——— تکلف نہ کیجئے" ——— خاور نے چونک کر کہا۔

"نہیں اب میں نے تمہیں بیٹا کہا ہے خاور، تو آج سے تم واقعی میرے بیٹے ہو اور بیٹے ماں کا حکم ٹالا نہیں کرتے"۔ —— بیگم فرہاد نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر ڈرائینگ روم سے چلی گئیں۔ خاور نے مسکراتے ہوئے لفافہ کھولا۔ لفافہ میں چار مختلف سائزوں کے فوٹو تھے اور یہ چاروں فوٹو ایک ہی شخصیت کے تھے —— رابیل کے فوٹو۔ خاور غور سے ان چاروں فوٹوؤں کو دیکھنے لگا۔ رابیل واقعی ایک بھرپور نوجوان اور خوبصورت لڑکی تھی۔ خاصی صحت مند بھی نظر آرہی تھی۔ اس کے چہرے پر ایسی مسکراہٹ تھی کہ وہ کسی طرح بھی خشک اور مردم بیزار لڑکی نظر نہ آرہی تھی بلکہ ان فوٹوؤں میں تو وہ ایسی لڑکی دکھائی دے رہی تھی جو زندگی سے بھرپور شخصیت کی مالک ہو، اسے شک پڑنے لگا کہ کہیں بیگم فرہاد کسی اور کے فوٹو تو نہیں لے آئیں کیونکہ بیگم فرہاد نے رابیل کا جو نقشہ کھینچا تھا اس کے مطابق تو ایک اجڑے سے چہرے اور بکھرے ہوئے بالوں والی لڑکی کی تصویر خاور کے ذہن میں بیٹھ گئی تھی جس کی آنکھوں پر بھدے سے بھاری فریم اور موٹے شیشوں والی عینک ہوگی اور وہ چہرے سے بھی اکتائی ہوئی اور مردم بیزار نظر آرہی ہوگی لیکن یہ فوٹو اگر واقعی رابیل کے تھے تو پھر رابیل اس نقشے سے قطعی مختلف تھی۔ اس نے گو ہر فوٹو میں مشرقی لباس پہنا ہوا تھا لیکن لباس خاصے جدید فیشن کے اور بھڑکدار رنگوں کے تھے اس لئے خاور کو یقین ہو گیا کہ کم از کم یہ رابیل کے فوٹو نہیں ہیں اور اگر واقعی یہ رابیل کے

فوٹو ہیں تو پھر بیگم فرہاد نے یقیناً غلط بیانی سے کام لیا ہے۔
اسی لمحے بیگم فرہاد اندر داخل ہوئیں اور آ کر صوفے پر بیٹھ گئیں۔

"آنٹی —— یہ آپ غلط فوٹو تو نہیں لے آئیں۔ یہ رابیل کے ہی فوٹو ہیں"۔ —— خاور نے کہا۔

"ہاں یہ رابیل کے ہی فوٹو ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم کیا سوچ رہے ہو۔ ان فوٹوؤں میں وہ واقعی زندگی کو صحیح معنوں میں انجوائے کرنے والی لڑکی دکھائی دے رہی ہے۔ یہ بات درست ہے، عام حالات میں وہ ایسے ہی ہے۔ خوبصورت اور دلچسپ باتیں کرنے والی، خود بھی ہنسنے اور دوسروں کو بھی بے تحاشہ ہنسنے پر مجبور کر دینے والی۔ لیکن جب اسے ریسرچ کا دورہ پڑتا تو پھر وہ اپنی لیبارٹری میں ہفتوں بند رہتی، نہ کھانے کا ہوش نہ پینے کا، نہ کپڑے پہننے کا، نہ کسی سے ملنے کا۔ اس وقت وہ سخت مردم بیزار اور خشک لڑکی بن جاتی ہے لیکن یہ شکر ہے کہ اس کی ایسی جنونی ریسرچ کئی مہینوں بعد ایک دو ہفتوں کے لئے ہی ہوتی ہے ورنہ عام حالات میں وہ صحیح رہتی ہے"۔ —— بیگم فرہاد نے مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا اور خاور نے سر ہلاتے ہوئے ان میں سے ایک فوٹو علیحدہ کیا اور باقی اس نے لفافے میں ڈال کر ایک طرف رکھ دیئے۔

"یہ لو —— یہ رابرٹ کا فوٹو ہے —— اتفاق سے ان دنوں رابیل کی سالگرہ تھی اس میں رابرٹ بھی شریک تھا اس لئے اس کا فوٹو

ی ہمارے پاس رہ گیا ہے"۔ —— بیگم فرہاد نے ایک طرف
ے ہوئے ایک اور لفافے سے ایک قدرے بڑے سائز کا
یپ فوٹو نکال کر خاور کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ خاور
غور سے رابرٹ کو دیکھا جو رابیل کے ساتھ کھڑا تھا۔ بظاہر
رہ ایک عام سا نوجوان تھا لیکن سنجانے کیا بات تھی کہ خاور
و کسی طرح بھی رابرٹ اتنا پڑھا لکھا نظر نہ آ رہا تھا جتنا کہ
ں کے متعلق بتایا گیا تھا۔

اسی لمحے ڈرائینگ روم کے بیرونی دروازے سے ایک ادھیڑ
ر آدمی اندر داخل ہوا اور اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں بیگم
ہاد کو سلام کیا۔

"یہ راشد ہے —— ہمارا ملازم' اس نے رابیل کو ڈوماٹی کی
اڑی پر دیکھا تھا"۔ —— بیگم فرہاد نے خاور سے مخاطب
ر کہا۔

"راشد —— جیپ کی تفصیلات تو بتاؤ کس ماڈل کی
س رنگ کی تھی، کیا تم نے اس کے نمبر چیک کئے تھے"۔ ——
اور نے پوچھا۔

"یس سر —— میں نے نمبر دیکھے تھے اور پھر ان نمبروں
ی پڑتال کی تو معلوم ہوا کہ ایسے نمبر تو ابھی جاری ہی نہیں کئے
ئے۔ نمبر جعلی تھے' ویسے جیپ نئے ماڈل کی لینڈ روور تھی' بالکل
نئے ماڈل کی' آف وائٹ کلر تھا"۔ —— راشد نے مؤدبانہ
لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ تم نے کہاں دیکھی تھی —— کس طرف سے آ رہی تھی اور کس طرف کو جا رہی تھی"۔ —— خاور نے پوچھا۔

"سر ڈوماٹی پہاڑی میں جو تفریحی پارک بنا ہوا ہے میں اس کے گیٹ پر کھڑا تھا کہ شام نگر کی طرف سے وہ جیپ آئی' اور میرے سامنے سے گزر کر آگے بڑھ گئی۔ میں فوراً اپنی کار کی طرف بڑھا اور پھر میں نے سارا علاقہ چھان مارا لیکن وہ جیپ پھر مجھے کہیں نظر نہیں آئی۔ میں نے اس علاقہ میں موجود اور کئی کیبنز اور ہاؤسز کو بھی چیک کیا لیکن بے سود رہا۔ جیپ تو ایسے غائب ہو گئی جیسے اسے زمین کھا گئی ہو بس میں نے اسے الگا پہاڑی والا موڑ کاٹتے ہوئے دیکھا۔ اس کے بعد اس کا آج تک پتہ نہیں چل سکا۔

"کون کون بیٹھا تھا۔ کون چلا رہا تھا۔ فرنٹ سیٹ پر کون تھا"۔ خاور نے باقاعدہ پولیس والوں کی طرح جرح کرتے ہوئے کہا۔

ڈرائیونگ سیٹ پر ایک ادھیڑ عمر غیر ملکی تھا جبکہ اس کے ساتھ مس رابیل بیٹھی ہوئی تھیں۔ مس رابیل والی سائیڈ میری طرف تھی۔ مس رابیل نے مجھے دیکھا لیکن میں نے ان کی آنکھوں میں شناسائی کی کوئی چمک نہ دیکھی۔ ان کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا۔ عقبی سیٹ پر رابرٹ اور ایک اور نوجوان غیر ملکی تھا"۔ —— راشد نے جواب دیا اور پھر خاور کے پوچھنے پر اس نے رابرٹ کے علاوہ باقی دونوں غیر ملکیوں کے حلیئے بھی تفصیل سے بتا دیئے۔

"ٹھیک ہے شکریہ —— اب تم جا سکتے ہو"۔ —— خاور نے کہا اور راشد سلام کر کے باہر چلا گیا۔

"آؤ بیٹے اب کھانا کھالو اور سنو انکل کی بات کا بُرا نہ مناؤ
ہ واقعی اب سنکی ہوگئے ہیں۔ ان کے دماغ میں صرف یہی بات
ہ گئی ہے کہ بس وہ دنیا کے سب سے بڑے شکاری ہیں اور
لی یہ چیک بک رکھ لو میں نے اس پر دستخط کر دیئے ہیں"۔۔۔۔
بیگم فرہاد نے اٹھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی ایک چیک بک خاور کی
طرف بڑھادی۔ خاور نے چیک بک لے کر اسے کھولا تو چیک بک
پچیس چیکوں پر مشتمل تھی اور سب پر بیگم فرہاد کے دستخط تھے ا
سارے چیک بلینک تھے۔ خاور نے چیک بک ایک جھٹکے سے
پھاڑ دی۔

"آنٹی ایک طرف تو آپ مجھے بیٹا کہہ رہی ہیں دوسری طرف
آپ چیک بک دے کر میرے منہ پر تھپڑ بھی مار رہی ہیں' بے فکر
رہیں آپ کا بیٹا اس قدر گیا گزرا نہیں ہے اور آئندہ آپ پلیز
اس قسم کی غیریت والی کوئی بات نہیں کریں گی"۔۔۔۔ خاور نے
کہا تو بیگم فرہاد کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکلنے لگے۔

"اب مجھے یقین آگیا ہے خاور کہ تم واقعی میرے بیٹے ہو۔
اب مجھے رابیل کی فکر نہیں رہی۔ بھائی ضرور اپنی بہن کو ڈھونڈ
نکالے گا"۔۔۔۔ بیگم فرہاد نے کہا اور بے اختیار آگے بڑھ
کر انہوں نے خاور کو اپنے جسم سے چمٹالیا۔ ان کا جسم خلوص کی
شدت سے ہلکا ہلکا کانپ رہا تھا۔ اور خاور کو بھی بالکل ایسے ہی
محسوس ہوا جیسے وہ اپنی حقیقی ماں سے مل رہا ہو کیونکہ اس کی حقیقی
ماں اس کے بچپن میں ہی فوت ہوگئی تھی اور آج سے پہلے

کبھی کسی نے اسے اس قدر خلوص سے ماں کا پیار نہ دیا تھا۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو ایک لمحے کے لئے تو اسے احساس
تک نہ ہوا کہ وہ کہاں موجود ہے لیکن پھر جیسے ہی اس کا شعور جاگا
وہ یکلخت اچھل کر بیٹھ گیا اور پھر حیرت سے ادھر اُدھر دیکھنے لگا۔
کیونکہ وہ اس وقت کم از کم اپنے فلیٹ کے بیڈ روم میں موجود نہ تھا۔
کمرے کی لمبائی چوڑائی تو تقریباً ویسی ہی تھی لیکن بہرحال یہ وہ بیڈ
روم نہ تھا جو اس کا ذاتی بیڈ روم تھا۔ یہ کمرہ بھی بیڈ روم ضرور تھا
لیکن اس کی دیواروں کے چیختے ہوئے رنگ ان پر موجود کارڈوں کے
جدید ترین ماڈل کے عجیب و غریب بڑے بڑے رنگین پوسٹر مغربی
گانا گانے والے افریقی فنکاروں کے گروپ فوٹو' فرش پر موجود
ایسی دری جس پر دنیا کے خوفناک ترین شیطان نما جانوروں کی تصویریں
بنی ہوئی تھیں غرضیکہ عجیب و غریب قسم کا کمرہ تھا۔ یقیناً یہ کمرہ ڈسکو
میوزک کے شوقین کسی نوجوان کا بیڈ روم تھا لیکن دوسرے لمحے
عمران یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ کمرے میں موجود صوفوں اور کرسیوں
کا ڈیزائن بالکل وہی تھا جو اس کے اپنے بیڈ روم کا تھا لیکن ان

ے کپڑوں کے رنگ اور ڈیزائن قطعی مختلف تھے۔ وہ بستر سے نیچے تر آیا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا، لیکن دروازہ ہر سے بند تھا اور عمران نے جب غور سے دروازے کو دیکھا تو س کی آنکھیں حیرت کی شدت سے مزید پھیلتی چلی گئیں کیونکہ دروازے ا ڈیزائن بالکل اسی طرح تھا جس طرح اس کے اپنے فلیٹ کے روازے کا تھا لیکن اس دروازے کا رنگ قطعی مختلف تھا اور یہ یسا رنگ تھا جو عمران کو قطعی پسند نہ تھا، یا ہی مائل بھورا۔

" یہ آخر چکر کیا ہے ۔۔۔ یہ کس کا بیڈ روم ہے "۔۔۔۔۔۔ عمران نے مڑ کر بھرپور انداز میں کمرے کو دیکھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ اس کے جسم پر وہ نائٹ سوٹ بھی نہ تھا جو رات کو پہن کر وہ سویا تھا بلکہ اس کی جگہ اس نے سفید رنگ ں ریشمی نائٹی پہنی ہوئی تھی۔ ریشمی نائٹی جو نوجوان لڑکیاں شب خوابی ے وقت پہنتی ہیں اور عمران کو شاید پہلی بار احساس ہوا کہ اس نے شب خوابی کا زنانہ لباس پہن رکھا ہے۔ اس کی آنکھیں واقعی یرت کی شدت سے اس قدر پھیلیں کر کانوں تک پہنچ گئی تھیں۔

" ارے ۔۔۔ کہیں اب میں مس عالیہ عمرانہ تو نہیں بن گیا " اوہ دری بن گئی "۔۔۔۔۔۔ عمران نے حیرت سے جسم پر موجود لباس یکھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے ایک جھٹکے سے نائٹی ں ڈوری کی گانٹھ کو کھینچا اور پھر وہ نائٹی اتار کر اس نے ایک رف اچھال دی۔ دوسرے لمحے اس کے منہ سے اطمینان کا ریل سانس نکل گیا کیونکہ ریشمی نائٹی کے نیچے اس کا ذاتی شب خوابی کا پاجامہ اور سٹرٹ موجود تھی۔ اس نے دروازے کو کھولنے کی کوشش کی لیکن دروازہ دوسری طرف سے بند تھا۔ دروازہ اپنی ساخت کے لحاظ سے خاصا مضبوط نظر آ رہا تھا۔ ابھی عمران دروازہ کھولنے کی کوئی ترکیب سوچ ہی رہا تھا کہ یکلخت اسے اپنے عقب میں فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور وہ بے اختیار اچھل کر مڑا اور دوسرے لمحے اس کی آنکھوں میں واقعی حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ فون سامنے میز پر پڑا تھا حالانکہ پہلے یہ فون اسے نظر ہی نہ آیا تھا۔ گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ کیونکہ فون کا ڈائل غائب تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ جس کسی نے بھی عمران کو اس کمرے میں بند کیا تھا اس نے جان بوجھ کر ڈائل اتار لیا تھا تاکہ عمران کسی کو فون نہ کر سکے لیکن عمران اس کی اس حماقت پر بے اختیار ہنس پڑا کیونکہ بغیر ڈائل کے بھی وہ صرف کریڈل ٹریپنگ کی مدد سے وہ پوری دنیا میں کہیں بھی اس قدر درست طور پر کال کر سکتا تھا کہ شاید دوسرا شخص ڈائل کے نمبر گھما کر بھی ایسا اس حد تک درست نہ کر سکتا تھا۔ فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی اس لئے عمران نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

" ہیلو ۔۔۔ کیا تم مر چکے تھے جو اتنی دیر تک فون نہیں اٹھایا " دوسری طرف سے کسی نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔ بولنے والے کے لہجے میں بے پناہ غراہٹ تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے کسی خوفناک جنگل میں دور کہیں بھوکے بھیڑیئے مل کر غرا رہے ہوں اور قریب

وہ آدمی کھڑا بات کر رہا ہو۔

"ہیلو بھی کہہ رہے ہو اور مرا ہوا بھی کہہ رہے ہو، اب تم خو بتاؤ جب تم جیسا مردہ بول سکتا ہے تو پھر مجھ جیسا ہل کیوں نہیں سکتا، سو ہل رہا ہوں بھائی" ـــــ لیکن ایک بات ہے ذرا آہستہ! اب اتنے بھی خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں کہ خوف چھپانے کی غرض سے اس قدر گلا پھاڑ پھاڑ کر بولنا شروع کر دو۔

"ہونہہ تو تم بولتے زیادہ ہو، جانتے ہو کس سے بات کر رہے ہو، میرا نام سلاپ ہے ـــ سلاپ" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سلاپ کی جگہ سیلاب رکھ لو تا کہ کم از کم میں قدرے خوفزدہ ہو سکوں۔ ویسے اب فون کرنے کی وجہ بھی بتا دو تو زیادہ بہتر ہے" عمران نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو کل سارے دارالحکومت کے بازاروں میں جہازی سائز کے رنگین پوسٹر ہر دیوار پر ہزاروں کی تعداد میں چسپاں نظر آئیں گے جن پر تمہاری تصویر ہو گی۔ تم نے نائٹی پہنی ہوئی ہو گی اور تمہارے چہرے پر باقاعدہ لیڈیز میک اپ ہو گا اور نیچے لکھا ہوا ہو گا ڈائریکٹر جنرل انٹیلی جنس سر رحمٰن کے اکلوتے لڑکے علی عمران کی جنس اچانک تبدیل ہو گئی ـــ بولو کیسی لگے گی یہ تصویر" ـــ دوسری طرف سے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"بہت خوبصورت تصویر ہو گی، ایک مجھے بھی بھجوا دینا، میں اسے فریم کرا کر رکھوں گا" ـــــ عمران نے بڑے بے نیاز لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب ـــ کیا اس تصویر سے تمہاری شہرت کو نقصان نہیں پہنچے گا" ـــــ دوسری طرف سے بولنے والے کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔ بولنے والے کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ غیر ملکی ہے لیکن غیر ملکی ہونے کے باوجود وہ مقامی زبان بالکل مقامی لہجے میں روانی سے بول رہا تھا۔

"شہرت کو نقصان ـــ ارے مسٹر خراب بلکہ خانہ خراب، اس سے میری شہرت تو اور زیادہ بڑھے گی۔ ظاہر ہے اس تصویر میں میک اپ کی وجہ سے میں خوبصورت لڑکی نظر آ رہا ہوں گا اور میری خوبصورتی دیکھ کر شہر کے سارے دل پھینک رئیس زادے میرے گھر کے چکر لگانے شروع کر دیں گے اور انتہائی خوشی سے میری فرمائشیں پوری کرتے رہیں گے اس طرح دولت سے میرا بینک بیلنس اور سامان سے میرا گھر بھر جائے گا اور مجھے اپنے باورچی کو نوکری سے فارغ کرنے کا موقع بھی مل جائے گا۔ اس کی تنخواہ بھی بچ جائے گی اور جو کمیشن وہ سودا سلف لانے کے دوران کماتا ہے، وہ بھی صاف بچ جائے گا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ـــ کیا مطلب۔ باورچی کو کیوں نکالو گے" ـــــ دوسری طرف سے بولنے والے کے لہجے میں ایسی بات تھی کہ یکلخت عمران کے حقیقی معنی میں کان کھڑے ہو گئے۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھری اور پھر وہ بے اختیار مسکرانے لگا۔

" اس لئے کہ میرا باورچی انتہائی نکما، جاہل اور قطعی ان پڑھ
قسم کا باورچی ہے۔ اپنے گاؤں میں بیچارہ تنور پر روٹیاں لگایا کرتا
تھا اور روٹیاں بھی پکی اور ایسے سائز کی کہ اس کی روٹیاں روٹیوں
کی بجائے ڈبل روٹیاں دکھائی دیتی تھیں۔ اس کے مالک نے اسے تنور
سے ہٹا دیا تو وہ بیچارہ مظلوموں کی طرح کھڑا رو رہا تھا کہ مجھے اس
پر رحم آ گیا اور میں اسے باورچی بنا کر اپنے پاس لے آیا اور بس
سے سوائے مونگ کی دال پکانے کے اور کچھ آتا ہی نہیں اور مونگ
کی دال بھی ایسی پکاتا ہے کہ وہ مونگ کی دال کم اور دال مونگ زیادہ
نظر آتی ہے اور تنخواہ مانگتا ہے آل پاکیشیا بلکہ آل ورلڈ باورچی ایسوسی ایشن
کے صدر جتنی۔ تمہارے اس پوسٹر سے مجھے یہ فائدہ ہو جائے گا کہ
شہر کے دل پھینک رئیس مجھے اعلیٰ ترین ہوٹلوں میں دعوتیں کھلایا
کریں گے۔ اس طرح مجھے باورچی رکھنے کی ضرورت بھی نہ رہے
گی اور خرچہ کم اور یعنی از سلیمان پاک والا معاملہ ہو جائے گا۔
جلدی سے پوسٹر لگا دو پلیز، مسٹر خراب بلکہ خانہ خراب۔ ویسے آپ
کا ایک اور قافیہ بھی ہے لیکن میں ذرا مہذب قسم کا آدمی ہوں
اس لئے اپنے باورچی کی طرح جاہل۔ کندہ ناتراش نہیں ہوں کہ آپ
کا نام لے لوں۔ مجھے تو ڈاکٹر بھی لیبارٹری میں اسے لے جا کر چیک
کرانے کے لئے کہتے ہیں تو میں اسے پیش کی بجائے زیر آب کہتا
ہوں۔ ویسے اگر تم میرے باورچی کی طرح جاہل۔ گنوار۔ کندہ ناتراش
نہیں ہو مسٹر خراب بلکہ خانہ خراب تو تم پیش کی بجائے زیر آب
کی خوبصورت ترکیب پر ضرور سر دھن رہے ہو گے بلکہ سر کیا پورا سر ہانہ

دھنک ڈالو گے "۔ ــــــ عمران کی زبان جب چل پڑی تو
ظاہر ہے رکنے کا کہاں نام لیتی تھی لیکن دوسری طرف سے
ریسیور رکھا جا چکا تھا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کریڈل دبایا اور
پھر اس نے تیزی سے اپنے فلیٹ کے نمبر ملانے کے لئے کریڈل
کو بار بار مخصوص وقفوں سے دبا کر ٹریپنگ شروع کر دی لیکن جب
مخصوص نمبرز ٹیپ کئے جانے کے باوجود دوسری طرف سے گھنٹی
بجنے کی آواز تک نہ سنائی دی تو عمران کی آنکھیں مزید چمک اٹھیں
اس نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر مخصوص نمبر ٹیپ کرنے
شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب اس نے ہاتھ ہٹایا تو دوسری
طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر ریسیور اٹھا لیا
گیا۔

" یس ــ رحمٰن سپیکنگ "۔ ــــــ دوسری طرف سے سر رحمٰن
کی آواز سنائی دی۔

" آپ سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل ہیں جناب ــــ
اور یہ آپ کی کوٹھی کا نمبر ہے "۔ ــــــ عمران کے حلق سے ایک
سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

" ہاں مگر تم کون ہو اور کیوں فون کیا ہے "۔ ــــــ سر رحمٰن
کے لہجے میں حیرت تھی۔

" جناب میں یونائیٹڈ سٹورز کا مالک ہوں۔ اختر علی میرا
نام ہے، آپ کا باورچی سلیمان آیا تھا مجھ سے لمبا ادھار لینے۔ میں
ادھار نہیں دیا کرتا جناب، لیکن جب اس نے آپ کا نام بتایا تو

جناب مجبوراً مجھے خاموشی سے ادھار دینا پڑا۔ اس نے آپ کا یہ گھر کا نمبر بھی بتایا تھا کہ بے شک میں کنفرم کر لوں چنانچہ میں نے جناب کنفرمیشن کے لئے فون کیا ہے۔" ——— عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ سر رحمٰن جیسے بڑے افسر سے بات کرتے ہوئے انتہائی خوفزدہ سا ہو۔

"اوہ نانسنس ——— وہ میرا باورچی نہیں ہے، میرے بیٹے علی عمران کا ہے اور اس کے فلیٹ میں رہتا ہے اور سُن لو کہ یہ ادھار وھار کا دھندہ اور اس کی وصولی کی بات اسی عمران سے جا کر کرنا، اب اگر تم نے میری کوٹھی پر دوبارہ فون کیا تو زندہ دفن کرا دوں گا۔" ——— سر رحمٰن توقع کے عین مطابق بُری طرح بگڑ گئے تھے۔

"جناب ایک تو میں نے آپ کی عزت رکھتے ہوئے آپ کے نام پر ادھار دے دیا ہے اُلٹا آپ مجھے دھمکیاں دے رہے ہیں، یہ اچھی شرافت ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ میں آپ کے لڑکے کو ادھار دے دے کر اب اس قدر تنگ آ چکا ہوں کہ میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب آپ کے لڑکے کو ادھار نہ دوں لیکن اب سلیمان نے آ کر بتایا کہ وہ آپ کے لڑکے کی نوکری چھوڑ کر آپ کی کوٹھی پر خانساماں بن گیا ہے اور اب آپ ادھار منگوا رہے ہیں تو میں نے آپ کی عزت رکھ لی لیکن آپ اچھے افسر ہیں کہ مجھے ہی زندہ دفن کر دینے کی دھمکی دے رہے ہیں۔" ——— عمران کا لہجہ خاصا ناخوشگوار سا ہو گیا تھا۔

"اوہ یو شٹ اپ، نانسنس ——— نہ میرا سلیمان باورچی ہے ورنہ میں نے اس سے ادھار منگوایا ہے، سمجھے۔" ——— سر رحمٰن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ڈیڈی اب فوراً ہی میرے فلیٹ پر پہنچیں گے اور پھر سلیمان بیچارے کا جو حشر ہو گا وہ واقعی دیکھنے والا ہو گا ——— بیچارہ سلیمان" عمران نے دروازے کے قریب پہنچ کر اونچی آواز میں کہا لیکن دوسری طرف سے خاموشی طاری تھی۔ ایسے جیسے اس کمرے کے باہر دور دور تک کسی انسان کا وجود ہی نہ ہو۔ عمران نے ایک بار پھر یہی الفاظ اونچی آواز میں دوہرائے اور پھر مڑ کر واپس ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔ جب کچھ دیر گزر گئی اور کوئی ردعمل ظاہر نہ ہوا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمودار ہوئے۔ اس نے بے اختیار بھنویں اچکائیں اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھایا ہی تھا کہ اسے دور سے ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی دروازہ ایک دھماکے سے کھلا ہو۔

"کہاں ہے ——— جلدی بتاؤ ——— ہائے ہائے اس کا تو خون ہی بے حد ہلکا ہے۔ اکلوتا جو ہوا، یہ موا ہر قسم کا سایہ اس پر ہو جاتا ہے۔" ——— ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران چونک کر اٹھ کھڑا ہوا کیونکہ آواز صریحاً اس کی اماں بی کی تھی اور پھر دوسرے لمحے دروازہ باہر سے کھلا اور عمران کو اماں بی اور اس

کے پیچھے کھڑے سلیمان کی شکل نظر آئی۔ سلیمان کے چہرے پر پر... کے تاثرات تھے۔

"ہوں تو تم لڑکی بن گئے ہو — کیوں — کیا میرے تم... علاوہ اور بیس پچیس لڑکے موجود ہیں جو تم لڑکی بن گئے ہو۔ ب... کیوں بنے ہوئے ہو لڑکی۔" —— اماں بی نے انتہائی قہر بھرا... لہجے میں صوفے کے سامنے کھڑے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اماں بی میں تو لڑکی نہیں بنا — میں تو ابھی تک علی عمرا... ہوں۔ آپ دیکھ نہیں رہیں۔" —— عمران نے قدرے سہ... ہوئے لہجے میں کہا کیونکہ اس نے اماں بی کا لہجہ سن لیا تھا اور... اچھی طرح معلوم تھا کہ اماں بی کا غصہ جب پورے عروج پر ہو... ہے تو وہ ایسے ہی لہجے میں بولتی ہیں، بالکل ٹھنڈا لہجہ۔

"بیگم صاحبہ — آپ نے دیکھا چھوٹے صاحب نے کمر... کا کیا حال کر دیا ہے۔ پھر بیگم صاحبہ وہ سامنے بستر پر ناٹی پڑ... ہے، یہی پہنی ہوئی تھی انہوں نے — آپ ان کے منہ پر... میک اپ دیکھ رہی ہیں۔" —— سلیمان نے انتہائی گھبرا... ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہوں میں دیکھ رہی ہوں اس کے ہونٹوں پر لگی ہوئی د... ہوئی سرخی اور گالوں پر موجود غازہ اور پلکوں پر لگے ہوئے سیا... میں سب دیکھ رہی ہوں۔ ابھی میں اندھی نہیں ہوئی۔ میں ابھی ا... کی کھوپڑی جوتیوں سے گنجی کرتی ہوں۔" —— اماں بی نے... غصہ سے دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر انہوں نے جھ...

اپنے پیروں سے جوتی اتارنے کی کوشش کی لیکن چونکہ وہ دہلیز میں کھڑی تھیں اس لیے توازن درست نہ ہونے کی وجہ سے لڑکھڑا کر گرنے ہی لگی تھیں کہ عمران نے جلدی سے آگے بڑھ کر انہیں سنبھالنے کی کوشش کی۔

"پرے ہٹ — مجھے ہاتھ مت لگا، شیطان روح۔ تمہیں میرا ہی بیٹا نظر آیا تھا لڑکی بنانے کے لیے۔" —— اماں بی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے انہوں نے جوتی پیر سے نکال لی۔

"چل نیچے بیٹھ اور سر جھکا — خبردار جو تم نے سر ہلایا۔" —— اماں بی نے جوتا ہاتھ میں لیتے ہی غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم مگر اماں بی آخر میرا قصور۔" —— عمران نے بے اختیار ان کے سامنے نیچے قالین پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اچھا ابھی قصور بھی پوچھ رہے ہو اور سنو مجھے اماں بی نہ کہنا سمجھے — یہ میرا بیٹا ہے — اکلوتا بیٹا اور جب یہ پیدا ہوا تھا تو میں نے بڑے پیر صاحب کا تعویذ اس کے گلے میں ڈالا تھا۔ یہ تو اب پہنتا نہیں وہ تعویذ موئی انگریزی جو پڑھ لی اس نے ورنہ تمہاری جرأت تھی کہ تم میرے بیٹے کو لڑکی بناتے۔" —— اماں بی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اب تو عمران بھی گھبرا گیا کیونکہ وہ اماں بی کی طبیعت اور فطرت کو اچھی طرح سمجھتا تھا۔ کہ ایک بار اماں بی کے ذہن میں یہ بات بٹھا دی جائے کہ عمران پر کسی شیطان روح کا سایہ ہے تو پھر اماں بی اپنے طور پر عمران

کے سر پر جوتے مارنے کی بجائے اس شیطان روح کے سر جوتے برسانی رہیں گی اور ظاہر ہے جب تک شیطان روح عم ی جان چھوڑ کر فرار ہونے کا اعلان نہ کرے گی اور کوئی نہ کو شانی نہ دے گی اس وقت تک اماں بی کا ہاتھ نہ رُکے گا۔ ظا ہے وہ نہ محبت سے جوتیاں مار رہی ہوتیں اور نہ عمران کو مار رہ ہوتیں پھر وہ لحاظ کیوں کریں گی۔

"اوہ — اوہ بیگم صاحبہ میں شیطان روح آپ کے بیٹے عمران کو چھوڑ کر اس کے باورچی سلیمان پر جا رہی ہوں، کیو یہی باورچی سلیمان ہی مجھے ہندوؤں کے پرانے مرگھٹ سے بلا لایا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ میں جا کر عمران کو لڑکی بنا دوں۔ اب اس کے سر پر جا رہی ہوں۔ جب تک مجھے کالا بکرا نہ ملے گا" اسے نہیں چھوڑوں گی چاہے آپ کتنی ہی جوتیاں اس کے سر پر ماریں" — عمران نے فوراً ہی پینترہ بدلتے ہوئے کہ اس کے ساتھ ہی وہ اس طرح تڑپ کر قالین پر گرا جیسے ا کی روح نکل گئی ہو مگر دوسرے لمحے وہ جلدی سے اٹھا اور اب حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا۔

"اماں بی آپ اور یہاں — آپ کب تشریف لائی ہی ہاں یہ سلیمان کو کیا ہو رہا ہے۔ اوہ اس کی آنکھوں سے تو ظا ہو رہا ہے کہ اس پر کوئی شیطان روح قابض ہے مگر کون کیوں" — عمران نے بڑے معصوم سے انداز میں کہا۔

"اوہ خدا کا شکر ہے میرا بیٹا ٹھیک ہو گیا — ہونہہ تو

ا کر لائے تھے اس شیطان روح کو — کیوں" — اماں بی بات رتے کرتے یکلخت سلیمان کی طرف مڑ گئیں جو اب بیرونی دروازے ی طرف آہستہ سے کھسک رہا تھا۔

"ب ب بیگم صاحبہ — میں بھلا ایسی جرأت کر سکتا ہوں یہ سب اداکاری ہے بیگم صاحبہ چھوٹے صاحب کی" — سلیمان نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا اور اس کے کھسکنے کی رفتار پہلے سے قدرے تیز ہو گئی۔

"ارے یہ سلیمان نہیں شیطان روح ہے۔ یہ تو کھسک رہی ہے۔ اوہ یہ بھاگنا چاہتی ہے" — عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہائیں بھاگنا چاہتی ہے — کیسے بھاگنا چاہتی ہے" — اماں بی نے کہا اور پھر جیسے بھوکی شیرنی اپنے شکار پر جھپٹتی ہے۔ اس طرح اماں بی باوجود بوڑھی ہونے کے سلیمان پر جھپٹ پڑیں اور دوسرے لمحے وہ اس کا کان پکڑے اسے نیچے جھکانے میں مصروف تھیں اور ساتھ ہی ان کا جوتی والا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آ گیا اور سلیمان کے سر پر تڑا تڑ جوتیاں برسنے لگیں۔

"نامراد روح میرے بیٹے پر آ گئی تھی تو۔ میں پوچھتی ہوں تمہیں جرأت کیسے ہوئی" — اماں بی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"میں دوبارہ جا رہی ہوں، تمہارے بیٹے کے سر پر — کیا کر لوگی تم میرا" — اچانک سلیمان کے حلق سے غراتی

ہوئی آواز نکلی اور اس کے ساتھ ہی وہ اس طرح دھڑام سے نیچے گرا جیسے اس کے جسم سے روح نکل گئی ہو۔

"ہائیں پھر عمران پر" ——— اماں بی تیزی سے مڑیں اور دوسرے لمحے انہوں نے پہلے جیسی پھرتی سے عمران کا کان پکڑا اور اب جوتیاں تڑاتڑ عمران کے سر پر پڑنے لگیں۔

"مم۔ مم میں جا رہی ہوں دوبارہ سلیمان کے سر پر" عمران نے روتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے سلیمان یکلخت اچھلا اور بجلی کی سی تیزی سے راہداری کی طرف دوڑ پڑا جو فلیٹ کے بیرونی دروازے کی طرف جاتی تھی۔

"کیا بات ہے احمق آدمی کیوں اس طرح دوڑ رہے ہو" ——— اچانک بیرونی دروازے والی راہداری کی طرف سر رحمٰن کی گرجدار آواز سنائی دی۔

"بب بب بڑی بیگم صاحبہ جوتیاں مار رہی ہیں" ——— سلیمان کی انتہائی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"نانسنس ——— بیگم صاحبہ یہاں کہاں سے آگئیں اور سنو تم نے میرے نام سے یونائیٹڈ سٹور سے ادھار کیوں لیا تھا" ——— سر رحمٰن کی گرجدار اور انتہائی غصیلی آواز سنائی دی۔

"اہ ——— ادھار ——— قسم سے میں ——— جج جج جناب میں نے کبھی آج تک ایک پیسے کا بھی ادھار نہیں لیا" ——— سلیمان کی روتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یہ تمہارے فلیٹ میں کیسے آئے ہیں اور کس ادھار کی بات ہو رہی ہے" ——— اماں بی نے حیرت بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا جو بڑے معصومیت بھرے انداز میں اماں بی کے قدموں میں بیٹھا الو کی طرح دیدے گھمانے میں مصروف تھا۔ اسی لمحے سر رحمٰن سلیمان کو کان سے پکڑے موڑ مڑ کر اس راہداری میں لے آئے جس میں عمران کی اماں بی موجود تھیں اور عمران دہلیز کی اندرونی طرف دری پر اکڑوں بیٹھا ہوا تھا۔

"کیا ——— کیا مطلب۔ بیگم تم اور یہاں" ——— سر رحمٰن اپنی بیگم کو دیکھ کر اس قدر حیران ہوئے کہ سلیمان کا کان بھی ان کے ہاتھ سے بے اختیار چھوٹ گیا۔

"ہاں۔ مجھے سلیمان یہاں لے آیا تھا کہ عمران پر کسی شیطان روح کا سایہ ہو گیا ہے اور وہ لڑکی بن گیا ہے۔ میں نے یہاں آکر جب اسے ڈانٹا تو وہ عمران کو چھوڑ بھاگی اور اب سلیمان پر سوار ہو کر فلیٹ سے باہر جا رہی تھی کہ تم نے اسے پکڑ لیا۔ میں پوچھتی ہوں کیا ضرورت تھی اسے پکڑنے کی۔ اب یہ اگر تم پر سوار ہو گئی تو پھر" ——— اماں بی نے وضاحت کرنے کے ساتھ ساتھ غصیلے لہجے میں کہا۔

"لاحول ولا قوۃ ——— کیا جہالت کی باتیں کر رہی ہو۔ اب ان معقول کے پاس یہی کام رہ گیا ہے کہ ہمیں الٹی سیدھی کہانیاں سنا کر ہمارا وقت ضائع کریں ——— کیوں" ——— سر رحمٰن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم نے لاحول ولا پڑھ دیا ہے اور لاحول کلام پاک ہے اور جس کی زبان سے کلام پاک ادا ہو رہا ہو اس پر شیطان روح قبضہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے تم بچ گئے ہو۔ لیکن تم تو دفتر

جا رہے تھے پھر ادھر کیسے آ گئے۔ کیا عمران کو رقم دینی ہے" اماں بی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"رقم ــــ وہ کیوں ــــ مجھے کیا ضرورت ہے اسے رقم دینے کی" ــــ سر رحمٰن نے حیران ہو کر کہا۔

"کیوں ــــ کیا تم اس کے باپ نہیں ہو" ــــ اماں بی کا غصہ عروج پر پہنچ گیا۔

"لاحول ولا قوۃ ــــ بیگم کم از کم سوچ کر تو بات کیا کرو، خواہ مخواہ جو منہ میں آتا ہے کہہ دیتی ہو" ــــ سر رحمٰن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اچھا اب یہ رشتہ تمہاری نظر میں لاحول ولا قوۃ ہو گیا ہے۔ تمہیں اس رشتے کے تقدس کا بھی خیال نہیں رہا جو تم اس پر لاحول ولا پڑھ رہے ہو ــــ کیوں" ــــ اماں بی نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"بیگم میں تمہارے رشتے پر نہیں تمہاری بات پر لاحول ولا پڑھ رہا تھا۔ بہرحال چھوڑو ـ میں یہاں یہ معلوم کرنے آیا تھا کہ عمران نے اس سلیمان سے میرا نام لے کر ادھار کیوں منگوایا ہے اس یونائیٹڈ سٹور سے ــــ اس نے مجھے فون کیا ــــ میں پوچھتا ہوں کہ آخر ان لوگوں نے یہ جرأت کیسے کی" ــــ سر رحمٰن نے فوری طور پر موضوع بدلنے کی خاطر کہا۔

"جب تم اس کے باپ ہو اور اس کے پاس رقم نہ ہو گی پھر یہ تمہارا نام لے کر ادھار نہ منگوائے گا تو کیا میرا نام اسی لئے تو کہہ رہی ہوں کہ رقم دے دیا کرو۔ موئی بینکوں میں پڑی سڑ رہی ہے اور بیٹا ادھار مانگتا پھر رہا ہے اور اگر کوئی بات کرے تو پھر لاحول ولا کی گردان شروع ہو جاتی ہے" ــــ اماں بی نے جلدی لہجے میں کہا۔

"لیکن اگر رقم نہ تھی تو مجھے کہتے یہ براہ راست میرے نام پر ادھار لینے کا کیا مطلب" ــــ سر رحمٰن اب ایسے لہجے میں بول رہے تھے جیسے اب وہ دل ہی دل میں بُری طرح پچھتا رہے ہوں کہ بیگم کے سامنے آخر انہوں نے رقم اور ادھار والی بات کی ہی کیوں۔

"اچھا تم اب بھی رقم دینے کی بات پر بحث کر رہے ہو۔ جبکہ تمہیں خود معلوم ہو گیا ہے کہ رقم نہ ہونے کی وجہ سے مجبوراً انہیں ادھار لینا پڑا ہے اور اس وقت تم رقم دے دیتے ــــ کیوں" ــــ اماں بی اپنی بات پر اڑی ہوئی تھیں۔

"کتنا ادھار لے کر آئے تھے، چلو میرے ساتھ میں اُسے ابھی ادائیگی کرتا ہوں" ــــ سر رحمٰن نے آخر زچ ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں ڈیڈی رہنے دیجئے آپ ــــ میں محنت مزدوری کر لوں گا۔ نان چھولے بیچ لوں گا۔ نہیں تو گھروں میں سفیدی وغیرہ کر لوں گا۔ بہرحال میں خود یہ معمولی سی رقم ادا کر دوں گا۔ اب آپ ادائیگی کرنے گئے تو وہ کیا کہے گا کہ باپ کو اپنی اولاد پر بھی اعتبار نہیں رہا جو خود ادائیگی کرنے آ گئے ہیں۔ رہنے دیجئے آپ

کی مہربانی۔ بس میں خود ہی محنت وغیرہ کرلوں گا۔" ——
مران نے سہمے سے لہجے میں کہا۔ وہ اب تک خاموش بیٹھا
وا تھا۔

"شٹ اپ —— اب تم نے پھر ڈرامہ شروع کر دیا۔ یہ ڈرامے
پنی ماں کے سامنے کیا کرو سمجھے —— کتنی رقم کا ادھار لیا ہے"
سر رحمٰن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ڈیڈی معمولی سی رقم ہے —— صرف ایک لاکھ کی —— لیکن
یڈی میں ڈرامہ نہیں کر رہا ہوں، میں محنت مزدوری کرلوں گا"
مران نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ —— اب ایک لاکھ روپلی کے لئے تم میرے بیٹے سے
نت مزدوری کراؤ گے۔ اس بیٹے سے جس سے میں نے کبھی پانی
کا گلاس تک نہیں بھروایا جسے میں نے پھولوں سے بھی زیادہ
اکت سے پالا ہے، جسے میں نے گرم ہوا تک نہیں لگنے دی۔
ب میرے اس معصوم بیٹے سے تم محنت مزدوری کراؤ گے۔ ایک
کھ روپلی کی خاطر —— کیوں؟" —— اماں بی کا پارہ اس قدر
ڑھ گیا کہ ان کا پورا جسم غصے کی شدت سے کانپنے لگ گیا۔

"ارے ارے ایک تو ذرا اس کی بات آ جائے تم غصے سے
ے قابو ہو جاتی ہو۔ یہ تک نہیں سوچتیں کہ یہ خواہ مخواہ ایسی
یں کرتا رہتا ہے" —— سر رحمٰن نے نرم لہجے میں کہا۔

"کہو —— یہ فراڈ کر رہا ہے —— ہاں ٹھیک ہے، تمہیں ایک
ھ روپلی جو دینا پڑ رہی ہے۔ میں پوچھتی ہوں آخر اتنی دولت
اتنی جاگیر کا کرو گے کیا —— اکلوتا بیٹا تو مزدوری کرتا پھرے
اور تم اس دولت پر سانپ بن کر بیٹھے رہو" —— اماں بی
کا جلال اور زیادہ بڑھ گیا۔

"لاحول ولا خواہ مخواہ کی مصیبت کھڑی کر دیتی ہو اور سنو
عمران اور تم بھی سن لو احمق آدمی، اب اگر تم نے میرے نام سے
کوئی ادھار لیا تو کھڑے کھڑے زندہ دفن کر دوں گا۔ ہاں مجھ
سے یہ لاڈ برداشت نہیں ہوتے" —— سر رحمٰن نے انتہائی
غصیلے لہجے میں کہا اور جیب سے بٹوہ نکال کر انہوں نے اس میں
سے چیک بک باہر کھینچی۔ اس کے ایک چیک پر ایک لاکھ روپیہ
اور دستخط کر کے اسے سلیمان کی طرف اچھال دیا۔

"چلو بیگم میں تمہیں گھر چھوڑتا جاؤں گا" —— سر رحمٰن
نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں ٹھیک ہے چلو —— ارے ہاں کیا کہہ رہے تھے
تم کہ زندہ دفن کر دوں گا —— کس کو دفن کرو گے —— عمران
کو —— کیوں یہی کہا تھا نا تم نے" —— اماں بی واپس مڑتے
مڑتے یکلخت ٹھٹک کر رک گئیں۔

"عمران کو نہیں سلیمان کو کہہ رہا تھا۔ یہ احمق جا کر میرے
نام سے ادھار لے آتا ہے۔ جلدی کرو میں نے دفتر بھی جانا ہے
خواہ مخواہ صبح صبح ایک فساد کھڑا ہو گیا ہے" —— سر رحمٰن
نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گئے۔

"ارے ارے آرام سے چلو آخر بھاگنے کی کیا ضرورت ہے

بیٹے کا فلیٹ ہے کسی غیر کا تو نہیں "۔۔۔۔۔ اماں بی نے اس کے پیچھے لپکتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

"میں دروازہ بند کر آتا ہوں جناب "۔۔۔۔۔ سلیمان نے جلدی سے اماں بی کے پیچھے جانے کے لئے مڑتے ہوئے عمران سے کہا۔

"اسے مجھے دو اور اب جاؤ جہاں جی چاہے "۔۔۔۔۔ عمران نے اس کے ہاتھ پر جھٹا مار کر بیگ چھینتے ہوئے کہا اور سلیمان برا سا منہ بناتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اس کمرے سے نکل کر اب ڈرائینگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

"سلیمان ادھر آؤ "۔۔۔۔۔ ڈرائینگ روم میں بیٹھتے ہی عمران نے انتہائی سخت لہجے میں سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا جو کان دبائے تیزی سے ڈرائینگ روم کے دروازے کے سامنے سے نکلا جا رہا تھا۔ وہ بیرونی دروازہ بند کر کے واپس جا رہا تھا۔

"جی صاحب "۔۔۔۔۔ سلیمان نے دروازے پر پہنچ کر سر جھکاتے ہوئے پوچھا۔

"یہ کیا حرکت کی ہے تم نے ۔۔۔ اور کیوں "۔۔۔۔۔ عمران کے لہجے میں بے پناہ سنجیدگی تھی۔

"کونسی حرکت جناب "۔۔۔۔۔ سلیمان نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ تو اب میرے سامنے بھی اداکاری کرو گے "۔۔۔۔۔ عمران کا لہجہ یکلخت بے حد سرد ہو گیا۔

"جناب اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے جناب ۔۔۔ رات کو جب آپ سو گئے تھے تو طاہر صاحب فلیٹ پر آئے تھے، ان کے ہاتھ میں ایک بڑا سا بیگ تھا۔ انہوں نے مجھے کہا کہ میں ان کے لئے سبز چائے بناؤں چنانچہ میں چائے بنانے کچن میں چلا گیا اور وہ آپ کے بیڈ روم کی طرف چلے گئے۔ جب میں سبز چائے بنا کر واپس آیا تو آپ کے بیڈ روم کا دروازہ اسی طرح بند تھا اور طاہر صاحب ڈرائینگ روم میں موجود تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ ایک اہم مقصد حاصل کرنے کے لئے ایک ڈرامہ تیار کیا گیا ہے اور تم نے اس میں انتہائی سنجیدگی سے ایک کردار ادا کرنا ہے کہ صبح آپ کے اٹھنے سے پہلے ڈرائینگ روم کے ٹیلیفون سیٹ سے بیڈ روم والی ایکسٹنشن سے ملا کر میں نے فون کرنا ہے۔ انہوں نے مجھے لہجہ اور سارے الفاظ نہ صرف اچھی طرح رٹا دیئے بلکہ اس کی باقاعدہ دو بار ریہرسل بھی سنی۔ اس کے بعد انہوں نے کہا کہ میں ریسیور رکھ کر فوراً کوٹھی جاؤں اور اماں بی کو اپنے ساتھ یہاں لے آؤں اور انہیں کہوں کہ عمران لڑکی بن گیا ہے۔ میں جب ان ساری باتوں پر حیران ہوا تو انہوں نے کہا کہ یہ نہ صرف انتہائی اہم مسئلہ ہے بلکہ اگر معمولی سی کوتاہی بھی ہوئی تو عمران کی زندگی کو شدید خطرہ لاحق ہو جائے گا۔ انہوں نے مجھے کہا کہ اگر عمران کو ان باتوں کا ذرا سا بھی شک پڑ گیا تو

پھر وہ جان تو دے دیں گے لیکن لڑکی بننے پر آمادہ نہ ہوں گے چنانچہ طاہر صاحب کی سنجیدگی اور آپ کی زندگی دونوں کے پیش میں تیار ہو گیا۔ اس پر طاہر صاحب میرے ساتھ بیگ اٹھا آپ کے بیڈ روم میں آئے۔ انہوں نے بیڈ روم کا دروازہ کھولا ا پھر سیدھے آپ کے بیڈ کی طرف گئے۔ آپ گہری نیند سو رہے تھے۔

"اوہ اوہ دیکھا سلیمان ـــ عمران کی جان کو خطرہ لاحق ہے۔ یہ بیہوش پڑے ہیں" ـــ طاہر صاحب نے آپ کی نبض چیک کرتے ہوئے کہا۔

میری طرف سے پریشانی کے اظہار پر انہوں نے مجھے تسلی دی اور کہا کہ اگر ان کی بتائی ہوئی تفصیل کے مطابق کام ہوا تو صبح عمران ٹھیک ہو گا۔ اس کے بعد انہوں نے بیگ کھول کر اس میں سے بہت سا سامان نکالا۔ دیواروں پر نئے رنگ کے وال پیپرز لگائے۔ فرش پر موجود قالین پر دری بچھا دی۔ صوفوں اور کرسیوں پر نئے کپڑے چڑھا دیئے۔ ٹیلی فون کا ڈائل اتار کر جیب میں رکھ لیا پھر آپ کے لباس کے اوپر ہی نائٹی پہنائی۔ بلا کی چادر تبدیل کی۔ سرہانہ تبدیل کیا پھر بیگ سے ایک میک اپ باکس نکالا اور پھر آپ کے چہرے پر انہوں نے میک اپ کر شروع کر دیا۔ جب میک اپ ختم ہوا تو انہوں نے آپ کو اس بستر پر لٹا دیا پھر انہوں نے مجھے کہا کہ میں جا کر ڈرائنگ روم بیڈ روم کی ایکسٹینشن پر کال کروں تاکہ وہ چیک کر لیں۔ چنانچہ

نے ڈرائنگ روم سے جا کر کال کی۔ اس پر انہوں نے رسیور رکھ دیا اور پھر جب میں ڈرائنگ روم سے باہر نکل کر دوبارہ بیڈ روم کی طرف آ رہا تھا۔ وہ بیگ اٹھائے مجھے راہداری میں ملے۔ انہوں نے ایک بار پھر مجھے کہا کہ میں ایک ایک لمحے کا پورا پورا خیال رکھوں اور معمولی سی کوتاہی بھی نہ کروں۔ اس کے بعد وہ واپس چلے گئے میں دروازہ بند کر کے واپس آیا تو آپ کے بیڈ روم کا دروازہ باہر سے بند تھا۔ میں نے کھول کر جھانکا تو آپ بیڈ پر اسی طرح نائٹی پہنے اور میک اپ کئے بے سدھ سوئے ہوئے تھے۔ میں نے دروازہ باہر سے بند کیا اور اپنے کمرے میں چلا گیا۔ ان عجیب و غریب حالات کی وجہ سے مجھے بالکل نیند نہ آئی۔ میں نے دانش منزل فون کر کے طاہر صاحب سے بات کرنا چاہی تو وہاں سے جواب ملا کہ پیغام ریکارڈ کرا دیا جائے جس پر میں نے رسیور رکھ دیا۔ مجھے سب سے زیادہ آپ کی فکر تھی چنانچہ صبح سب سے پہلے میں نے ڈرائنگ روم کے مین فون سے بیڈ روم کی ایکسٹینشن سے کال کی جو آپ نے کافی دیر بعد ریسیو کی اور اس کے بعد طے شدہ الفاظ میں نے کہے اور رسیور رکھ کر میں طاہر صاحب کے کہنے کے مطابق فلیٹ سے فوراً نکل کر کوٹھی چلا گیا۔ جب میں نے وہاں بڑی بیگم صاحبہ کو بتایا کہ آپ نائٹی پہنے اور میک اپ کئے ہوئے ہیں تو وہ بری طرح گھبرا گئیں اور انہوں نے کار نکالنے کی بھی دیر نہ کی اور فوراً ٹیکسی لے کر یہاں پہنچ گئیں۔ اس کے بعد جج صاحب آ گئے اور اب تک سارے حالات آپ کے سامنے

ہیں "۔۔۔۔۔ سلیمان نے پوری ذہانت سے سارے حالات بتاتے ہوئے کہا اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے سچ کہہ رہا ہے۔

" ہونہہ ۔۔ تو تمہارا مطلب ہے کہ یہ سب کچھ طاہر نے کیا ہے "۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" میں سچ کہہ رہا ہوں جناب "۔۔۔۔۔ سلیمان نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیا کیونکہ وہ عمران کا ہر لہجہ اچھی طرح پہچانتا تھا اور عمران نے جس لہجے میں بات کی تھی اس سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ اس وقت شدید غصے میں ہے۔

" لیکن طاہر تو گذشتہ تین روز سے چھٹی پر گیا ہوا ہے اس کے کسی عزیز کی شادی تھی اور اس کے والد کی شرکت اس میں ضروری تھی لیکن اس کے والد بیمار ہیں اس لئے ان کی جگہ اسے جانا پڑا اور ابھی اس کی چھٹی ختم ہونے میں دو روز باقی ہیں "۔۔ عمران کا لہجہ پہلے کی طرح انتہائی سنجیدہ تھا۔

" مم ۔ مگر باس وہ طاہر صاحب ہی تھے۔ میں اب انہیں پہچانوں گا "۔۔۔۔۔ سلیمان کی آنکھیں خوف سے پھیل گئی تھیں۔

" اس کا مطلب ہے کہ کل اگر کوئی طاہر کا میک اپ کر کے آجائے اور کہے کہ عمران کو گولی مارنی ہے تو تم اطمینان سے کانوں میں انگلیاں ڈال کر بیٹھ جاؤ گے ۔۔۔ کیوں "۔۔۔۔۔ عمران نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

" طاہر کے میک اپ میں نہیں باس وہ اصل طاہر صاحب تھے "۔۔۔۔۔ سلیمان نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ہونہہ ۔۔ ابھی پتہ چل جاتا ہے "۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس نے ڈرائینگ روم میں پڑے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس پام بیچ ہاؤس "۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی ایک آواز سنائی دی۔

" مسٹر طاہر صدیقی یہاں ہوں گے ان سے بات کرائیں۔ میں دارالحکومت سے علی عمران بول رہا ہوں "۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" طاہر صدیقی صاحب ۔۔ اچھا ہولڈ آن کریں "۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

" اب کھڑے میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو جاؤ چائے بنا کر لے آؤ "۔۔۔۔۔ عمران نے سامنے خاموش کھڑے سلیمان سے کہا اور سلیمان کان دبائے خاموشی سے مڑا اور ڈرائینگ روم سے باہر چلا گیا۔

" ہیلو طاہر بول رہا ہوں "۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد رسیور پر طاہر کی آواز ابھری۔

" طاہر تم نے وہاں شادی کے دوران میرے یا سلیمان کے متعلق کسی سے کوئی بات کی تھی "۔۔۔۔۔ عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"بات — آپ کے متعلق — اوہ ہاں، چند عزیزوں سے باتوں کے دوران آپ کا ذکر آگیا تھا۔ ان میں سے دو تو آپ کو جانتے تھے پھر آپ کی حرکات، سکنات اور عادات پر اچھی خاصی لطیفہ بازی ہوتی رہی۔ سلیمان کا بھی ذکر آیا تھا مگر آپ کو کیسے پتہ چلا اور آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟" — طاہر کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"وہ دونوں کون تھے اور اس محفل میں کتنے افراد موجود تھے" عمران نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے دوسرا سوال کر دیا۔

"ان میں سے ایک تو مسٹر اسلم رضا تھے۔ آپ کے ڈیڈی کے ماتحت رہے تھے۔ پھر تبدیل ہو کر وزارت خارجہ سے اٹیچ ہو کر غیر ملک سفارت کاری میں چلے گئے تھے۔ آج کل ریٹائرڈ ہیں اور دوسرے الفت حسین تھے، میرے دور کے رشتہ دار دل! سے ہیں۔ وہ یونیورسٹی میں پروفیسر رہے ہیں اور ثریا کو کوٹھی پر آ کر پڑھاتے رہے ہیں۔ آج کل ایک کالج کے پرنسپل ہیں" — طاہر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ٹھیک ہے — میں سمجھ گیا۔ باقی کتنے افراد تھے اس محفل میں؟" — عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"چار افراد اور تھے — جن میں سے دو تو غیر ملکی مہمان تھے اور دو میرے دور کے عزیز تھے مگر عمران صاحب بات

ہے؟" — طاہر نے کہا۔

"ان چاروں میں سے تمہاری جسامت کے کتنے افراد تھے؟" — عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میری جسامت کے — میری جسامت کا تو ایک بھی آدمی نہ تھا۔ وہ چاروں بوڑھے اور دبلے پتلے سے لوگ تھے؟" — طاہر نے جواب دیا۔

"اچھا — اس کا مطلب ہے کسی اور نے یہ گفتگو سن کر یہ حرکت کی ہے؟" — عمران نے کہا۔ اسی لمحے سلیمان چائے کی پیالی لئے اندر داخل ہوا اور اس نے پیالی بڑے مودبانہ انداز میں عمران کے سامنے میز پر رکھ دی۔

"کیسی حرکت عمران صاحب — آخر آپ کھل کر کیوں نہیں بتا رہے؟" — طاہر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران نے پوری تفصیل سے ساری بات بتا دی۔

"اوہ — اوہ یہ تو واقعی انتہائی حیرت انگیز بات ہے۔ سلیمان جیسا شخص بھی نہ پہچان سکا اور بظاہر اس نے آپ کو کوئی نقصان بھی نہیں پہنچایا لیکن پھر اس سارے کھیل کا مقصد کیا تھا؟" — طاہر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یعنی تمہاری نظر میں میرا کوئی نقصان بھی نہیں ہوا۔ لیڈیز نائٹی اور لیڈیز میک اپ اور لیڈیز بیڈ روم میں کھینچی گئی میری تصویریں مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتیں — کیوں — اگر یہ تصویریں میرے ہونے والے سسر کو بھجوا دی گئیں تو پھر...؟"

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تصویریں ـــــ مگر آپ نے تو نہیں بتایا کہ آپ کی تصویریں بھی کھینچی گئی ہیں "ـــــ طاہر اور زیادہ حیران ہو گیا۔

" اور اس سٹیج ڈرامے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔ لازماً اگر آنے والے نے پہلے دروازے میں سے کسی زود اثر گیس کے ذریعے مجھے بیہوش کیا اور پھر یہ ساری کارروائی مکمل کرنے کے بعد اس نے عین آخری لمحات میں سلیمان کو ڈرائینگ روم کال کی غرض سے بھجوا دیا۔ اس کا تو یہی مقصد ہو سکتا ہے کہ اس نے کسی خاص مقصد کے تحت یہ ساری کارروائی کی اور میری تصویر کھینچ کر وہ واپس چلا گیا۔ ڈرامے کو مزید کامیڈی بنانے کے لئے اس نے سلیمان کو یہ ہدایت بھی کر دی کہ وہ اماں بی کو بلا لائے۔ سلیمان کا مخصوص انداز میں فون پر ہی سمجھ گیا تھا۔ چنانچہ سلیمان کو سزا دلانے کے لئے میں نے ڈیڈی کو فون کر دیا۔ اس طرح مجھے تو ایک لاکھ روپے مل گئے۔ ارے ہاں ـــ بالکل ایسا ہی ہو گا۔ یہ کام یقیناً ان الفت حسین صاحب کا ہی ہو گا مجھے یاد آگیا ان کی قد و قامت بالکل میرے جیسی ہی ہے۔ اب بوڑھے ہو گئے ہوں گے لیکن ـــ میک اپ سے شکل و صورت بدلی جا سکتی ہے۔ وہ اماں بی سے واقف ہیں اور یقیناً تم نے باتوں باتوں میں ایسا کوئی اشارہ کر دیا ہو گا جس سے وہ تمہارے اور میرے درمیان دوستی اور تعلقات کو اچھی طرح سمجھ گئے ہوں گے اور چونکہ میرا اور تمہارا قد و قامت تقریباً ایک جیسا ہے اس لئے یقیناً وہی ہوں گے۔ تم اب انہیں تلاش کرو اور پھر مجھے فون کرنا "ـــــ عمران نے کہا۔

" الفت حسین صاحب ـــ ہاں واقعی وہ میری جسامت کے ہیں۔ ٹھیک ہے میں معلوم کرتا ہوں "ـــــ دوسری طرف سے طاہر نے چونکتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے او کے کہہ کر رسیور رکھا اور پھر سامنے رکھی پیالی اٹھا کر چائے پینے میں مصروف ہو گیا۔ سلیمان واپس جا چکا تھا۔ عمران کی پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیلا ہوا تھا۔ واقعی اسے اس سارے حیرت انگیز ڈرامے کا کوئی مقصد سمجھ نہ آ رہا تھا اور چائے پینے کے دوران وہ اس مقصد کی تلاش پر ہی غور کر رہا تھا۔

جیپ خاصی تیز رفتاری سے ڈومانی کی پہاڑیوں میں موج پتلی سی سڑک پر دوڑتی ہوئی ایک چھوٹے سے پہاڑی قصبے د کی طرف بڑھی چلی جارہی تھی۔ جیپ کے سٹیرنگ پر خاور بیٹھا ہوا تھا جبکہ اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر چوہان اور عقبی سیٹ پر صدیقی اور نعمانی موجود تھے۔ خاور نے بیگم فرہاد خان سے ملاقات کے بعد سب سے پہلے اپنے ان دوستوں سے ملاقات کی اور پھر سارا کیس ان کے سامنے رکھ دیا اور اس کے بعد ا میں یہ طے پایا کہ چونکہ وہ فارغ ہیں اس لئے اس فراغت کا اٹھاتے ہوئے وہ خود ہی رابیل کی برآمدگی کے سلسلے میں مل کر کریں گے اور اس کیلئے ان میں یہی طے پایا تھا کہ چونکہ رابیل آخری بار ڈومانی پہاڑیوں میں دیکھا گیا تھا اس لئے تلاش کا کا بھی انہی پہاڑیوں سے ہی شروع کیا جائے۔ دوشالی قصبہ ا ...ہاڑیوں میں موجود تمام قصبوں کی نسبتاً سب سے بڑا قصبہ تھا ...س لئے وہ دوشالی جارہے تھے۔

"ان غیر ملکیوں کا رابیل کے ساتھ موجود ہونے سے مجھے شک پڑتا ہے کہ رابیل کو کسی بڑے مقصد کی خاطر باقاعدہ اغوا کیا گیا ہے"۔۔۔ چوہان نے کہا۔

"لیکن یہ مقصد کیا ہو سکتا ہے، رابیل ایک عام سی لڑکی ہے۔ اس سے اس طرح اغوا سے ان کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے"۔۔۔ پیچھے بیٹھے ہوئے صدیقی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب اصل بات کا تو پتہ اس صورت میں چل سکتا ہے جب رابیل مل جائے"۔۔۔ سٹیرنگ پر بیٹھے خاور نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"تم نے رابیل کی ماں سے معلوم کیا کہ آخر رابیل ان جڑی بوٹیوں پر کس قسم کی ریسرچ کرتی رہتی تھی"۔۔۔ اس بار نعمانی نے سوال کیا

"نہیں۔۔۔ میں نے پوچھا نہیں، ویسے مجھے اس کا خیال ہی نہیں آیا اور ریسرچ کیا ہو سکتی ہے، وہی جو عام طور پر بیالوجسٹ کرتے رہتے ہیں۔ جڑی بوٹیوں کی مخصوص خصوصیات اور ان کا مختلف قسم کی بیماریوں پر اثرات پر ہی ریسرچ ہوتی ہے"۔۔۔ خاور نے جواب دیا۔ اور نعمانی نے سر ہلا دیا۔

چند لمحوں بعد ایک موڑ مڑتے ہی دوشالی قصبے کی حدود شروع ہو گئی۔ خاصا بڑا قصبہ تھا جس میں زندگی کی تقریباً تمام

سہولیات موجود تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ اس قصبے میں غیر ملکی بھی کافی تعداد میں آکر ٹھہرتے تھے۔ ڈوماٹی پہاڑیاں انتہائی خوبصورت پہاڑیوں میں شامل سمجھی جاتی تھیں۔ یہاں قدم قدم پر ایسے نظارے بکھرے ہوئے تھے کہ شاید پوری دنیا میں اس سے خوبصورت لینڈ سکیپ اور کہیں نہ ہو لیکن یہاں چونکہ سیاحوں کے لئے سہولیات ناکافی تھیں اور حکومت نے بھی اس طرف کبھی توجہ نہ کی تھی اس لئے یہاں سیاحوں کی وہ کثرت تو نہ تھی جو ان علاقوں میں ہونی چاہیے تھی لیکن اس کے باوجود یہاں بکھرا ہوا قدرتی حسن سیاحوں کو بہرحال اپنی طرف کھینچ لیتا تھا۔ اس لئے سیاحوں کی اچھی خاصی تعداد یہاں آتی جاتی رہتی تھی اور انہی سیاحوں کی آمدورفت کی وجہ سے ہی اس قصبے نما شہر میں ہوٹل، کلب، ریسٹ ہاؤسز، شاپنگ سنٹر وغیرہ کافی تعداد میں تھے۔ خاور نے جیپ یہاں کے ایک جدید ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور تھوڑی دیر بعد وہ یہاں چار کمرے حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ ہوٹل کے ہال میں کھانے کے بعد وہ بیٹھے چائے پی رہے تھے کہ اچانک چوہان کو ایک خیال آیا۔ اس نے ایک طرف کھڑے بوڑھے سے ویٹر کو اپنی طرف بلایا۔

"یس سر"۔۔۔۔۔۔ ویٹر نے قریب آکر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ میری عزیزہ چند غیر ملکی دوستوں کے ساتھ یہاں کی سیر کے لئے آئی ہوئی ہیں۔ کیا یہ اسی ہوٹل میں ٹھہری ہیں"۔۔۔۔۔

خاور نے جیب سے رابیل کا فوٹو نکال کر ویٹر کے سامنے کرتے ہوئے کہا اور ویٹر نے خاور کے ہاتھ سے فوٹو لیا۔ اسے غور سے دیکھا اور پھر انکار میں سر ہلاتے ہوئے فوٹو واپس کر دیا۔

"نہیں جناب ۔۔۔ میں نے تو انہیں یہاں نہیں دیکھا اور جناب اگر غیر ملکی صاحبان ساتھ ہیں تو پھر یہ لازماً گرین کلب میں ٹھہرے ہوں گے۔ غیر ملکی زیادہ تر وہیں ٹھہرنے کو ترجیح دیتے ہیں کیونکہ انہوں نے حکومت سے جوئے اور شراب کا باقاعدہ لائسنس لے رکھا ہے۔ سنا ہے دارالحکومت کے کسی بہت بڑے افسر کی ملکیت ہے، یہ کلب ۔۔۔ آپ وہاں معلوم کر لیں"۔۔۔۔۔ ویٹر نے فوٹو واپس دیتے ہوئے کہا اور خاور نے فوٹو تو واپس جیب میں ڈالا اور سو روپے کا ایک نوٹ نکال کر بوڑھے ویٹر کی مٹھی میں دیتے ہوئے کہا۔

"کوئی ایسا ذریعہ بتاؤ جس سے میری اس عزیزہ کو بھی علم نہ ہو سکے کہ میں انہیں تلاش کر رہا ہوں اور ان کا پتہ بھی چل جائے۔ یہ نوٹ تمہارا ہے"۔۔۔۔ خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ شکریہ سر، مہربانی ۔۔۔ آپ ایسا کریں کہ گرین کلب میں میرا چھوٹا بھائی بشیر سپیشل روم کا انچارج ہے۔ اسے رتی رتی کا حال معلوم رہتا ہے۔ آپ اس سے کہیں کہ تمہارے بڑے بھائی آغا نے بھیجا ہے۔ وہ آپ کی پوری پوری مدد کرے گا جناب"۔ ویٹر نے جلدی سے کہا اور پھر جیب سے ایک چھوٹا سا کارڈ نکال

کر اس نے خاور کے سامنے رکھ دیا۔

"یہ اسے دے دیں۔" ——— ویٹر نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ کارڈ اس ہوٹل کا تھا جس کے ایک کونے میں سرخ رنگ کے دستخط تھے۔ خاور نے مسکراتے ہوئے کارڈ اٹھایا اور جیب میں ڈال لیا۔

"بڑا مہنگا کارڈ ہے یہ ——— سو روپے کا ایک؟" ——— نعما نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"فرہاد خان کی جائیداد بہت وسیع و عریض ہے اس لئے کارڈ مہنگا نہیں ہے۔" ——— چوہان نے فقرہ کستے ہوئے کہا اور اس بار ان سب کے قہقہوں سے ارد گرد کی میزوں پر بیٹھے ہوئے افراد بھی چونک کر انہیں دیکھنے لگے۔

تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل سے نکل کر پیدل چلتے ہوئے گرین کلب کی طرف بڑھ گئے۔ شمال کی طرف گرین کلب ایک قدیم عمارت پر مشتمل تھا لیکن عمارت قدیم ہونے کے باوجود طرزِ تعمیر کے لحاظ سے شاندار تھی۔ کلب کا ہال واقعی غیر ملکی سیاحوں سے بھرا ہوا تھا اور وہاں کھلے عام شراب استعمال کی جا رہی تھی۔ ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا جس پر ایک غیر ملکی لڑکی کھڑی ویٹرز کو مختلف شرابیں دینے میں مصروف تھی۔ یہاں کا ماحول دیکھ کر لگتا ہی نہ تھا کہ یہ پاکیشیا کا کلب ہے۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے گرین کلب گریٹ لینڈ کا ایک حصہ ہو۔

خاور تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ ویسے اندر داخل ہو کر انہوں نے ہال کا جائزہ لے کر یہ دیکھ لیا تھا کہ وہاں رابیل موجود نہ تھا اور نہ ہی رابرٹ کی شکل و صورت کا کوئی آدمی نظر آیا تھا۔

"جی فرمائیے۔" ——— غیر ملکی کاؤنٹر گرل نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"یہاں کوئی سپیشل روم بھی ہے۔ ہم تو مقامی ہیں۔ یہاں کھلے عام . . . . ." ——— خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں ——— میں سمجھ گئی ——— ٹھیک ہے آپ بے فکر رہیں۔" لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ایک سائیڈ پر کھڑے ہوئے ایک نوجوان سے مخاطب ہو گئی۔

"رحمت ——— انہیں سپیشل روم میں لے جاؤ۔" ——— لڑکی نے کہا اور نوجوان سر ہلاتا ہوا ایک سائیڈ کی طرف بڑھ گیا۔ خاور اور اس کے ساتھی اس کے پیچھے چل پڑے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سیڑھیاں اتر کر ایک بڑے سے ہال میں پہنچ گئے۔ یہ سپیشل روم تھا۔ وہاں واقعی مقامی افراد کی کثرت تھی لیکن غیر ملکی بھی وہاں نظر آ رہے تھے وہاں شراب کے علاوہ منشیات کا دھواں ہر طرف پھیلا ہوا تھا اور وہ لوگ سمجھ گئے کہ یہ سپیشل روم شراب کے علاوہ منشیات کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ وہ چاروں ایک میز کے گرد جا کر بیٹھ گئے۔

"جی صاحب۔" ——— ایک ادھیڑ عمر ویٹر نے ان کے قریب آتے ہوئے کہا۔

"بشیر کو بھیجو۔ اس کے مہمان ہیں۔" ——— خاور نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ——— اچھا صاحب۔" ——— ویٹر نے سر ہلاتے ہوئے

کہا اور واپس چلا گیا۔ چند لمحوں بعد ایک نوجوان تیزی سے ان کی طرف بڑھا اور اس کی شکل دیکھتے ہی وہ سمجھ گئے کہ وہ واقعی اس بوڑھے ویٹر آغا کا بھائی ہے کیونکہ ان کی شکلیں آپس میں بے حد ملتی تھیں۔

"جی صاحب ۔۔۔ میرا نام بشیر ہے"۔۔۔۔۔۔ آنے والے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ ان چاروں کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ خاور نے جیب سے آغا کا دیا ہوا کارڈ نکال اور بشیر کے ہاتھ میں دے دیا۔

"اوہ بھائی آغا کا کارڈ ۔ فرمائیے"۔۔۔۔۔۔ بشیر نے چونک کر کہا۔

"کیا کوئی ایسی جگہ ہے جہاں ہم علیحدگی میں چند باتیں کر سکیں" خاور نے جیب سے سو روپے کا ایک نوٹ نکال کر بشیر کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا آئیے"۔۔۔۔۔۔ بشیر نے جلدی سے نوٹ لے کر جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور وہ چاروں اٹھ کھڑے ہوئے۔ بشیر انہیں اپنے ہمراہ لے کر ایک سائیڈ پر بنے ہوئے خالی کمرے میں لے آگیا یہاں بھی ایک میز کے گرد دو صوفے رکھے ہوئے تھے۔

"جی اب فرمائیے ۔۔۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔۔۔ بشیر نے کہا۔

"بیٹھو اور یہ فوٹو دیکھو۔ یہ میری عزیزہ کا فوٹو ہے اد

میری یہ عزیزہ چند غیر ملکی دوستوں کے ہمراہ یہاں آتی رہی ہے ہمیں نے اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ میری اس عزیزہ کو اس کا علم نہ ہو سکے"۔۔۔۔۔۔ خاور نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ۔ یہ مس مریم کا فوٹو ہے جناب ۔۔۔ مس مریم اپنے دوست مسٹر رابرٹ کے ہمراہ یہاں گرین کلب میں آئی ضرور تھیں لیکن پھر جلد ہی واپس چلی گئیں۔ یہ کچھ کھوئی کھوئی سی تھیں" بشیر نے جلدی سے جواب دیا۔

"کب آئی تھیں اور اب کہاں مل سکتی ہیں"۔۔۔۔۔۔ خاور نے پوچھا۔

"جناب شاید ایک ہفتہ پہلے کی بات ہے لیکن ......" بشیر نے کچھ تذبذب بھرے لہجے میں کہا تو خاور نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر سو روپے والے چار نوٹ نکال کر اس نے بشیر کے ہاتھ میں دے دیئے۔

"جناب پہلے آپ وعدہ کریں کہ میرا نام درمیان میں نہ آئے گا۔ اگر بھائی آغا کی سفارش نہ ہوتی تو میں ہرگز نہ بتاتا کیونکہ ہم لوگوں سے باقاعدہ حلف لیا جاتا ہے کہ ہم کلب میں آنے والے غیر ملکیوں کے راز لیک آؤٹ نہ کریں گے"۔۔۔۔۔۔ بشیر نے مدھم لہجے میں کہا۔

"وعدہ رہا ۔۔۔ تم بے فکر رہو"۔۔۔۔۔۔ خاور نے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"جناب ـــــ رابرٹ اپنے دو غیر ملکی ساتھیوں ہومر اور اسکاٹ کے ساتھ کوربا قصبے سے چالیس میل مشرق کی طرف سرخ پہاڑی کے دامن میں بنے ہوئے ایک پرانے ریسٹ ہاؤس میں رہ رہے تھے۔ مس مریم بھی ان کے ساتھ کبھی کبھی یہاں آتی رہتی ہیں۔ وہ ہفتے بھر کا مکمل راشن میرے ذریعے وہاں منگواتے تھے اور مجھے ان سے خاصا فائدہ ہوتا رہا ہے لیکن دو روز پہلے جب میرا آدمی وہاں سپلائی دینے گیا تو وہاں صرف اسکاٹ صاحب موجود تھے اور انہوں نے میرے آدمی سے کہا کہ ان کا کام ختم ہو گیا ہے اور وہ اب واپس اپنے وطن جا رہے ہیں اس لئے اب آئندہ سپلائی کی ضرورت نہ رہی ہے۔ انہوں نے وہ سپلائی بھی واپس کر دی اور ساتھ ہی میرے آدمی کو خاصی بڑی رقم انعام کے طور پر بھی دے دی۔ اس کے بعد مجھے معلوم نہیں کہ آیا وہ وہاں موجود ہیں یا چلے گئے ہیں"۔ ـــــ بشیر نے جواب دیا۔

"ان کا وطن کونسا ہے"۔ ـــــ خاور نے پوچھا۔

"معلوم نہیں جناب ـــــ میں نے پوچھا نہیں ہے۔ میرے ایک دوست کی معرفت وہ مجھ سے ملے تھے اور اس دوست کے ذریعے ہی یہ سپلائی کا کام شروع ہوا تھا۔ میرا وہ دوست بھی ان کے ساتھ ہی رہتا تھا۔ ان کا خانساماں تھا"۔ ـــــ بشیر نے جواب دیا۔

"وہ تمہارا دوست اب کہاں ہوگا"۔ ـــــ خاور نے پوچھا۔

"وہ دارالحکومت کا رہنے والا ہے جناب، پہلے یہاں ویٹر تھا پھر اس نے ویٹری کا دھندہ چھوڑ دیا اور غیر ملکی سیاحوں کا گائیڈ اور خانساماں بن گیا۔ ویسے وہ اس کے بعد یہاں دوبارہ نظر نہیں آیا"۔ ـــــ بشیر نے جواب دیا۔

"اس کا نام اور پتہ"۔ ـــــ خاور نے پوچھا اور بشیر نے ایک عام سا حلیہ بتا دیا ـــــ نام اس نے بشارت بتایا اور پھر خاور اور اس کے ساتھی گرین کلب سے نکل کر دوبارہ ہوٹل میں اپنے کمروں میں آ گئے۔

"بشیر نے صرف ہمیں بیوقوف بنایا ہے"۔ ـــــ چوہان نے بیٹھتے ہی فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"وہ کیسے"۔ ـــــ خاور نے چونک کر پوچھا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر رابیل اس طرح ان غیر ملکی افراد کے ساتھ کلب میں آتی جاتی رہتی تو یقیناً بیگم فرہاد خان کے آدمی اسے چیک کر لیتے اور دوسری بات یہ کہ اس نے اس بشارت کا وہ حلیہ بتایا ہے جو عام سا حلیہ ہے اور حتمی طور پر کوئی بات بھی نہیں بتائی"۔ ـــــ چوہان نے دلائل دیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے چوہان کہ بشیر نے صحیح باتیں بتائی ہیں۔ یہ رابرٹ اور اس کے ساتھی کسی خاص چکر میں ملوث ہیں۔ ہمیں ہر صورت میں سرخ پہاڑی والے اس ریسٹ ہاؤس کو چیک کرنا چاہیے۔ ہو سکتا ہے وہاں سے ایسے شواہد مل جائیں جن

سے آگے کے لئے کوئی کلیو حاصل ہو جاتے "۔۔۔۔۔ صدیقی نے کہا۔

"چیک کرنے میں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ظاہر ہے ہم تلاش کئے بغیر تو واپس جا نہیں سکتے "۔۔۔۔۔ چوہان نے جواب دیا۔

چنانچہ ان کے درمیان یہ بات طے ہو گئی کہ کل صبح وہ پر اسرار سرخ پہاڑی کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔ اس فیصلے کے بعد وہ آرام کرنے کے لئے اپنے اپنے کمروں کی طرف چلے گئے۔

رابیل ایک چھوٹے سے کمرے میں موجود ایک آرام کرسی پر نیم دراز تھی۔ اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور چہرہ اس طرح سپاٹ تھا جیسے پتھر کا بنا ہوا ہو۔ اس کے دونوں بازو کرسی کے بازوؤں پر چمڑے کے تسموں سے بندھے ہوئے تھے۔ اس سے چار فٹ کے فاصلے پر دیوار پر ایک بڑے سائز کی تصویر چسپاں نظر آ رہی تھی اور اس تصویر کی پشت پر اس طرح روشنی کی گئی تھی کہ جیسے ایکسرے چیک کرنے کے لئے اس کے عقب میں روشنی کی جاتی ہے۔ اس مدھم روشنی کی وجہ سے تصویر کے خدوخال جاندار سے محسوس ہو رہے تھے۔ یہ تصویر ایک ایسے نوجوان کی تھی جس کے جسم پر شب خوابی کا زنانہ لباس تھا اور چہرے پر بھی خالص لیڈیز میک اپ کیا گیا تھا۔ اس نوجوان کی آنکھیں بند تھیں اور یوں لگتا تھا جیسے وہ سویا ہوا ہو۔ رابیل کی

نظریں اس تصویر میں موجود نوجوان کے چہرے پر اس طرح جمی ہوئی تھیں کہ جیسے لوہا مقناطیس سے چمٹ جاتا ہے۔ رابیل پلکیں بھی نہ جھپکا رہی تھی۔ رابیل کے سر پر ایک شفاف شیشے کا کنٹوپ چڑھا ہوا تھا جس میں سے بے شمار رنگ برنگی تاریں نکل کر سائیڈ پر موجود ایک اونچی مشین کے اندر غائب ہو رہی تھیں۔ مشین چل رہی تھی اور اس پر موجود بے شمار ڈائلوں کی سوئیاں آہستہ آہستہ مختلف سمتوں میں حرکت کر رہی تھیں۔ مشین کے سائیڈ پر ایک غیر ملکی کھڑا تھا۔ اس غیر ملکی کی نظریں مسلسل اس مشین پر جمی ہوئی تھیں اور وہ وقفے وقفے سے اس کی مختلف نالوں کو مخصوص انداز میں حرکت دے رہا تھا جس سے کبھی مشین سے نکلنے والی گونج ہلکی ہو جاتی اور کبھی تیز ہو جاتی۔

کمرے میں موجود روشنی بے حد ہلکی تھی اور ایک طرف دیوار کے ساتھ دو غیر ملکی مجسموں کی طرح خاموش کھڑے ہوئے تھے ان تینوں کی نظریں رابیل پر جمی ہوئی تھیں۔ کمرے میں سوائے مشین کی گونج کے اور کوئی آواز سنائی نہ دے رہی تھی۔ کچھ دیر بعد رابیل کے جسم نے ہلکا سا جھٹکا کھایا اور مشین کے ساتھ کھڑے ہوئے آدمی نے تیزی سے مشین کا ایک بٹن دبا دیا۔ مشین میں سے نکلنے والی گونج تیز ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی رابیل کے جسم کو لگنے والے جھٹکے بھی تیز ہوتے گئے۔ کچھ دیر بعد اچانک رابیل کا جسم ایک زور دار جھٹکا کھا کر ڈھیلا ہو گیا۔ اور مشین کے ساتھ کھڑے ہوئے غیر ملکی نے جلدی سے مشین کا ایک ہینڈل اوپر کی طرف کر دیا۔ مشین ساکت ہو گئی۔

"کچھ کامیابی ہوئی پروفیسر اسکاٹ؟" ——— ایک لمبے تڑنگے غیر ملکی نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں کچھ ہوئی تو ہے۔ بہرحال رابیل کو اٹھا کر دوسرے کمرے میں بستر پر لٹا دو۔ پھر چیک کر لیتے ہیں" ——— اس غیر ملکی نے جو مشین آپریٹ کر رہا تھا دھیمے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر رابیل کے سر پر موجود شفاف شیشے کا کنٹوپ ہٹانا شروع کر دیا۔

"رابرٹ ——— رابیل کو اٹھا کر لے جاؤ" ——— اس لمبے تڑنگے غیر ملکی نے ساتھ کھڑے ایک خوبرو نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس" ——— اس نوجوان نے کہا اور تیزی سے رابیل کی طرف بڑھ گیا۔ پروفیسر نے کنٹوپ ہٹانے کے بعد رابیل کے بازو بھی چمڑے کے تسموں سے آزاد کر دیئے۔ رابیل کی آنکھیں بند ہو چکی تھیں اور جسم کرسی پر ڈھیر پڑا ہوا تھا۔ وہ بیہوش تھی یا پھر بے سُدھ ہو چکی تھی۔ رابرٹ نے آگے بڑھ کر اسے کھینچ کر اپنے کاندھے پر لادا اور پھر مڑ کر وہ کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

پروفیسر اسکاٹ نے اب مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ دوسرے لمحے مشین کے درمیان موجود ایک سکرین جھماکے سے روشن ہو گئی، اور اس پر آڑی ترچھی لہریں سی مسلسل

دوڑنے لگیں۔ کافی دیر تک اسی طرح کی آڑی ترچھی لہریں سکرین پر دوڑتی رہیں پھر ایک جھماکے سے سکرین پر تیز روشنی پھیل گئی۔ پھر روشنی ذرا سی مدھم ہوئی تو سکرین پر چار نقطے مختلف جگہوں پر تیزی سے ادھر اُدھر دوڑتے نظر آنے لگے۔ لمحہ، لمحہ ان نقطوں کی حرکت تیز ہوتی گئی اور یکلخت وہ چاروں نقطے آپس میں مل کر ایک نقطے کی شکل اختیار کر گئے۔ اس کے بعد نقطہ تیزی سے پھیلتا ہوا پوری سکرین پر چھا گیا۔ پھر اس نقطے کے بطن سے ایک سرخ رنگ کی لکیر سی برآمد ہوئی۔ وہ چند لمحا تک دائیں بائیں اس طرح حرکت کرتی رہی جیسے اس کا توازن بگڑ گیا ہو، پھر یکلخت سکرین ایک جھماکے سے تاریک ہو گئی اور پروفیسر نے ہاتھ بڑھا کر مشین کے بٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔

"کیا رزلٹ رہا پروفیسر؟" ــــــ اس لمبے تڑنگے سے غیر ملکی نے پروفیسر اسکاٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"صرف دس فیصد کامیابی ہوئی ہے مسٹر ہومر ــــ اس عورت کے ذہن میں بے پناہ پیچیدگیاں موجود ہیں" ــــ پروفیسر اسکاٹ نے قدرے مایوسانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ــ اس طرح تو اصل مشن کے لئے بہت سا وقت چاہیے" ہومر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں، مجھے اندازہ ہی نہ تھا کہ اس کے ذہن میں اس قدر گہری پیچیدگیاں موجود ہیں" ــــــ پروفیسر اسکاٹ نے واپس دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب کیا کیا جائے" ــــــ ہومر نے اُلجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آؤ بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔ ہمیں نئے سرے سے کوئی منصوبہ بندی کرنی پڑے گی" ــــــ پروفیسر اسکاٹ نے کہا اور پھر وہ اس کمرے سے نکل کر ایک راہداری میں داخل ہوئے اور وہاں سے نکل کر وہ ایک اور دروازے میں داخل ہو گئے۔ یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا جس میں کرسیاں اور درمیان میں ایک میز موجود تھی۔ وہ دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ اسی لمحے رابرٹ بھی اندر داخل ہوا۔

"دروازہ بند کر دو رابرٹ" ــــــ ہومر نے کہا اور رابرٹ نے مڑ کر دروازہ بند کیا اور پھر ان کی طرف بڑھنے لگا۔

"کیا بات ہے ــــ آپ کے چہروں پر مایوسی موجود ہے" رابرٹ نے ایک کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھتے ہوئے ہومر اور پروفیسر اسکاٹ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"مسئلہ حل نہیں ہو رہا رابرٹ ــــ اس قدر کوشش کے باوجود بقول پروفیسر صرف دس فیصد کامیابی ہوئی ہے اور ہمیں سو فیصد کامیابی چاہیے" ــــــ ہومر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"مسٹر ہومر ــــ کامیابی تو ہو جائے گی لیکن جس رفتار سے کامیابی ہو رہی ہے اس رفتار سے تو کامیابی کو کم از کم ایک

سال لگ جائے گا کیونکہ زیرو آپریشن کے بعد رابیل کا اپنا ذہن ایک ہفتے تک اس قابل نہ ہوگا کہ اسے مزید آپریٹ کیا جائے۔ مجھے دراصل یہ توقع نہ تھی۔ رابیل کے ذہن میں اس قدر گہری نفسیاتی پیچیدگیاں موجود ہوں گی۔ پہلے تجزیے میں یہ پیچیدگیاں سامنے نہ آئی تھیں اور آ بھی نہ سکتی تھیں۔ وہ عام سا تجزیہ تھا لیکن اب اس مشین کا رزلٹ بتا رہا ہے کہ اس کے ذہن میں بے حد گہری پیچیدگیاں موجود ہیں۔ ورنہ آج مجھے یقین تھا کہ ہم سو فیصد کامیابی حاصل کر لیں گے ـــــ مگر نہیں ہو"ــــــ پروفیسر اسکاٹ نے قدرے مایوس لہجے میں کہا۔

" دیکھو پروفیسر ـــ ہم نے اب تک اس مشن میں بہت وقت بھی لگایا ہے اور پیسہ بھی خرچ کیا ہے۔ اس عمران کا اس قسم کا فوٹو حاصل کرنے کے لئے ہمیں آٹھ لاکھ روپے خرچ کرنے پڑے ہیں۔ پھر رابیل کو یہاں لے آنے، اسے مخصوص خوراک دیتے اور اس کے ذہن کو مکمل کنٹرولڈ کرنے میں بھی لاکھوں روپے خرچ ہو چکے ہیں اور ایک ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن اگر اس سارے اخراجات اور بھاگ دوڑ کا نتیجہ دس فیصد نکلا ہے تو اس کا مطلب ہے، تمہارا ایم ٹی فارمولا قطعی طور پر ناکام ہے" ــــــ ہومر کا لہجہ خاصا سخت تھا۔

" مسٹر ہومر ــــ تم ۔۔ سے معاہدہ کرنے سے پہلے میرے اس فارمولے کو تین بار ٹسٹ کیا تھا اور ہر بار کامیابی سو فیصد تھی اس لئے میرا فارمولا غلط نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اس عورت کا ذہن میری توقع سے کہیں زیادہ پیچیدہ نکلا ہے"۔ پروفیسر اسکاٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تو پھر اب بتاؤ کیا کریں ـــ ایک سال تک ہم خاموش بیٹھے رہیں ـــ نہیں پروفیسر ہمیں فوراً اپنا مشن مکمل کرنا ہے۔ ہم مزید زیادہ دیر تک انتظار نہیں کر سکتے ورنہ چیف باس ہمیں ہی گولیوں سے اڑا دے گا۔ اس کا کوئی حل نکالو ـــ کوئی حل"۔ ہومر نے تیز لہجے میں کہا۔

" ایک حل ہے تو سہی لیکن تم ویسا کرنے کے لئے تیار نہیں ہو"ــــــ پروفیسر اسکاٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" کس حل کی بابت کر رہے ہو"ــــــ ہومر نے چونک کر پوچھا۔

" ڈائریکٹ میتھڈ کی ـــ اگر عمران کسی طرح اغوا ہو کر یہاں آجائے تو میں زیادہ سے زیادہ تین دن کے اندر مشن مکمل کر لوں گا"ــــــ پروفیسر اسکاٹ نے کہا۔

" نہیں ـــ عمران کو اگر معمولی سی بھنک بھی پڑ گئی تو پھر مشن تو ایک طرف ہم بھی اس کے ہاتھوں مارے جائیں گے۔ ہیڈ کوارٹر نے ہمیں اس معاملے میں انتہائی سخت ہدایات دی ہیں۔ اس چیز سے بچنے کے لئے تو ہم نے اس کی اس نسوانی تصویر کا چکر چلایا تھا ورنہ جس طرح ہم نے اس کی یہ تصویر بنوائی ہے، اسے اغوا بھی کیا جا سکتا تھا"ــــــ ہومر نے جواب دیا۔

" باس ۔۔۔ ویسے ہیڈ کوارٹر کی یہ ہدایات میری تو سمجھ میں نہیں آتیں۔ خواہ مخواہ اتنا لمبا پروسس اختیار کرنے کا کیا فائدہ ہے۔ میرا تو خیال ہے کہ ہم اسے یہاں اٹھا لائیں" اور پروفیسر اسکاٹ اپنا مشن آسانی سے مکمل کر لیں۔ ہیڈ کوارٹر کو تو مشن چاہیے خواہ کسی طرح بھی ہو" ۔۔۔۔۔۔ رابرٹ نے کہا۔

" نہیں رابرٹ ۔۔۔ ہیڈ کوارٹر نے مجھے اس معاملے میں انتہائی سختی سے ہدایات دی ہیں۔ اس لئے اس بات کو ذہن سے نکال دو اور کوئی تجویز سوچو" ۔۔۔۔۔۔ ہومر نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

" پروفیسر ۔۔۔ میں کافی عرصے سے تم سے ایک بات پوچھنا چاہتا تھا کہ آخر تم نے اس عمران کی یہ نسوانی تصویر کیوں بنوائی کیا اس کی عام تصویر سے مقصد حل نہ ہو سکتا تھا" ۔۔۔۔۔۔ رابرٹ نے کہا اور پروفیسر مسکرا دیا۔

" میں ہومر کو تفصیل پہلے بتا چکا ہوں۔ بہرحال تمہیں بھی بتا دیتا ہوں لیکن چونکہ سائنس اور نفسیاتی اصطلاحیں تمہاری سمجھ میں نہ آ سکیں گی اس لئے عام الفاظ میں بتا دیتا ہوں۔ رابیل ایک مشرقی لڑکی ہے۔ میں نے پہلے اس کے ذہن کا تفصیلی تجزیہ کیا تو مجھے پتہ چلا کہ اس کے ذہن میں کچھ نفسیاتی گرہیں مردوں کے خلاف موجود ہیں اس لئے وہ عام حالات میں تو مردوں سے نارمل انداز میں ٹریٹ کرتی ہے لیکن جب اس پر نفسیاتی دورہ پڑتا ہے تو پھر وہ مردوں سے بُری طرح بیزار ہو جاتی ہے اس لئے اگر ہم اس کے سامنے کسی مرد کی تصویر رکھ کر مشن مکمل کرنے کی کوشش کرتے تو اس کا ذہن کبھی بھی اسے قبول نہ کرتا۔ اس طرح ہمارا مشن ناکام ہو جاتا اس لئے میں نے اس عمران کی وہ تصویر حاصل کی جس میں وہ بظاہر عورت ہی نظر آئے۔ اس کے چہرے پر میک اپ بھی عورتوں جیسا ہی ہے نتیجہ رابیل کا ذہن جب اس تصویر کو دیکھتا ہے تو پھر وہ اسے عورت ہی سمجھتا ہے اور اس طرح اس کی وہ نفسیاتی گرہیں میرے مشن میں رکاوٹ نہیں بنتیں۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو شاید یہ دس فیصد کامیابی بھی نہ ہو سکتی" ۔۔۔۔۔۔ پروفیسر اسکاٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور رابرٹ نے سر ہلا دیا۔

" پروفیسر اسکاٹ ۔۔۔ ان کہانیوں میں وقت ضائع کرنے کی بجائے ہمیں کوئی ترکیب سوچنی چاہیے یا پھر میں ہیڈ کوارٹر کو اطلاع کر دوں کہ ہمارا مشن ناکام ہو چکا ہے اور تم جانتے ہو اس کا نتیجہ کیا نکلے گا۔ میں تم اور رابرٹ تینوں دوسرا سانس نہ لے سکیں گے کیونکہ ہیڈ کوارٹر کی لغت میں ناکامی کا مطلب موت ہی لکھا ہوا ہے۔ دوسرا کوئی مطلب ہی نہیں ہے" ۔۔۔۔۔۔ ہومر نے کرخت لہجے میں کہا۔

" باس ۔۔۔ آخر اس مشن سے ہیڈ کوارٹر کو کیا فائدہ ہو گا۔ میری تو سمجھ میں ابھی تک یہ بات نہیں آئی" ۔۔۔۔۔۔ رابرٹ نے کہا۔

"تو تمہارے خیال میں ہیڈ کوارٹر میں احمق بیٹھے ہوئے ہیں جو اس مشن پر خواہ مخواہ لاکھوں روپے خرچ کر رہے ہیں"۔۔۔ ہومر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم میرا یہ مطلب نہیں ہے باس"۔۔۔ رابرٹ بری طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو رابرٹ ۔۔۔ آئندہ ہیڈ کوارٹر کے کسی اقدام کے بارے میں سوالیہ لہجے میں بات نہ کرنا۔ ہیڈ کوارٹر کو اس علی عمران نے کافی نقصان پہنچایا ہے۔ اس کا ایک تیز طرار ایجنٹ ٹرومین، عمران کی وجہ سے بیکار ہو گیا ہے اور نہ صرف بیکار ہو گیا ہے بلکہ وہ اب ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام کر رہا ہے۔ ہیڈ کوارٹر نے اس کی موت کے آرڈر جاری کر دیئے ہیں اور ہیڈ کوارٹر کے ایجنٹ سرگرمی سے اسے تلاش کر رہے ہیں۔ وہ جلد ہی مارا جائے گا لیکن ٹرومین کی وجہ سے ہیڈ کوارٹر اس عمران کے متعلق سنجیدگی سے سوچنے پر مجبور ہو گیا ہے اور پھر ہیڈ کوارٹر نے پوری دنیا میں موجود اپنے ایجنٹس سے عمران کے متعلق تفصیلات اور ریکارڈ طلب کیا اور اس ریکارڈ کی چھان بین کے بعد ہیڈ کوارٹر کے بڑے اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ عمران چونکہ ہزار آنکھیں رکھتا ہے اور انتہائی طاقتور ذہن۔ اور آج تک اسے مارنے کے لئے جس قدر بھی براہ راست حملے کئے گئے ہیں سب ناکام ہو گئے ہیں۔ اس لئے ہیڈ کوارٹر کے بڑوں نے عمران کے لئے ایک بالکل نئی منصوبہ بندی کی ہے۔ اس منصوبہ بندی کے تحت عمران کو مارنے

بجائے اسے ہیڈ کوارٹر کا ایجنٹ بنایا جائے گا تا کہ اس کے
ن سے صحیح معنوں میں ہیڈ کوارٹر فائدہ اٹھا سکے۔ ہیڈ کوارٹر
، فیصلہ کر لیا ہے کہ عمران کو پورے ایشیا کے لئے بلیک تھنڈر
سپر ایجنٹ بنا دیا جائے۔ اگر ایسا ہو گیا تو بلیک تھنڈر کی یہ
ت بڑی کامیابی ہو گی لیکن علی عمران کا ذہن مجرم تنظیموں کے
اف کام کرتا ہے۔ اس کے حق میں نہیں اور وہ بے پناہ محب وطن
ی ہے۔ اس لئے اس کے ذہن کو بدلنا انتہائی ضروری ہے۔
ن کے لئے ہیڈ کوارٹر نے یہ منصوبہ بندی کی ہے۔ رابیل ایک
جوان اور خوبصورت لڑکی ہے، یہ ہے بھی پاکیشیائی۔ اس نے
ب بین الاقوامی سائنسی رسالے میں ایک مضمون لکھا تھا جس میں
ن نے پاکیشیا کے کسی جنگل میں پائی جانے والی ۔ جڑی بوٹی
ر ریسرچ کر کے اس کی حیرت انگیز خصوصیت دریافت کی تھی۔
ن بوٹی کا نام جانگا ہے۔ اس کی حیرت انگیز خصوصیت یہ ہے
نہ اگر اس بوٹی کے جوہر کو کوئی عورت چالیس روز تک لگاتی رہے
و اس کے جسم سے ایسی خوشبو نکلنے لگتی ہے جو عام طور پر تو
محسوس ہی نہیں ہوتی لیکن اگر اس خوشبو میں بسا ہوا کوئی کپڑا مرد
سونگھ لے تو پھر اس مرد کو اس عورت کی خوشبو میلوں دور سے
آنے لگ جاتی ہے اور اس کے بعد اس مرد کا ذہن خود بخود اس
خوشبو دار عورت کے ذہن کے تابع ہو جاتا ہے۔ ایسا تابع کہ وہ
مرد اس عورت کا مکمل طور پر ذہنی غلام ہو جاتا ہے اور اس کے
اشاروں پر وہ دنیا کا ہر کام کرنے پر تیار ہو جاتا ہے جو عام حالات

میں وہ کبھی نہیں کر سکتا لیکن مکمل ذہنی غلامی کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس عورت کا ذہن بھی اس مرد کو سو فیصد مانوسیت کی بنا پر قبول کر لے۔ عمران کے کردار کی یہ خصوصیت مشہور ہے کہ وہ عورتوں کے معاملے میں قطعی پتھر واقع ہوا ہے۔ وہ زبانی تو ان پر توجہ کرتا رہتا ہے لیکن عورت کبھی اس کے ذہن اور اعصاب پر سوار نہیں ہو سکتی اور چونکہ عمران انتہائی محب وطن آدمی ہے اس لئے ظاہر ہے اس کا ذہن کسی غیر ملکی لڑکی کی غلامی نفسیاتی طور پر قبول نہیں کرے گا چاہے جانگلا بوٹی ہی کیوں نہ استعمال کی جائے۔ چنانچہ ہیڈ کوارٹر نے اس مضمون کے ساتھ رابیل کے شائع شدہ فوٹو دیکھ کر یہ پروگرام بنایا کہ عمران کو ذہنی غلام بنانے کے لئے رابیل کو ہی استعمال کیا جائے۔ چنانچہ ہیڈ کوارٹر نے رابرٹ کے ذریعے اس کا ذہنی تجزیہ کرایا جو کہ رابرٹ نے ایک مشین کے ذریعے رابیل کی ذاتی لیبارٹری میں حاصل کر کے مجھ تک پہنچایا۔ اس ذہنی تجزیے سے یہ بات سامنے آئی کہ رابیل کے ذہن میں مردوں کے خلاف نفسیاتی گرہیں موجود ہیں۔ یہ ایک بہت بڑی رکاوٹ تھی اس لئے پروفیسر اسکاٹ کی مدد حاصل کی گئی۔ پروفیسر اسکاٹ کے ذمے یہ مشن ہے کہ وہ رابیل کے ذہن کو عمران سے سو فیصد مانوس ہونے کے لئے اپنا مشہور ایم ٹی فارمولا استعمال کرے۔ اس فارمولے کے تحت کسی بھی عورت کے ذہن سے نکلنے والی مخصوص ریز کو جب کسی بھی مرد کی تصویر یا براہِ راست مرد پر مرکوز کر دیا جائے تو پھر وہ عورت اس مرد

سے اس طرح مانوس ہو جاتی ہے جیسے کوئی سدھایا ہوا جانور اپنے مالک سے مانوس ہوتا ہے۔ ہیڈ کوارٹر چونکہ عمران کو اس مشن کی بھنک نہ ڈالنے دینا چاہتا تھا اس لئے یہ طے ہوا کہ عمران کی تصویر پر پروفیسر اپنا عمل مکمل کرے۔ اس کی تکمیل کے لئے مجھے اور پروفیسر کو یہاں خاص طور پر بھیجا گیا۔ رابرٹ رابیل کو لے کر ہماری مخصوص پناہ گاہ میں آیا جہاں پروفیسر نے اپنے طور پر اس کا ذہنی تجزیہ کیا تو پروفیسر نے کہا کہ اگر عمران کا عام فوٹو سامنے رکھا گیا تو رابیل کبھی عمران سے مانوس نہ ہو سکے گی اس لئے عمران کا زنانہ میک اپ والا فوٹو چاہیے۔ میں یہاں جس غیر ملکی دوست کا مہمان تھا وہ مجھے ایک شادی میں لے گیا۔ وہاں عمران اور اسکی بال کا ذکر چھیڑ گیا۔ ذکر کرنے والا ایک مقامی کالج کا پرنسپل تھا۔ اس نے کسی طاہر کا ذکر کیا جو عمران سے بے حد کلوز تھا۔ میں اس طاہر کو ٹٹولنے کے لئے اس سے ملا تو میں نے دیکھا کہ وہ بالکل میرے ہی قد و قامت اور جسامت کا تھا۔ میں چونکہ یہاں کی مقامی زبان بالکل مقامی لہجے میں بول سکتا تھا اس لئے میں نے چند گھنٹے پریکٹس کر کے اس طاہر کا لب و لہجہ اور انداز مکمل طور پر نقل کر لیا۔ اس کے بعد میں عمران کے فلیٹ میں اسی طاہر کے میک اپ میں اس وقت جا پہنچا جب عمران اپنے بیڈ روم میں سویا ہوا تھا۔ ہاں اس کا باورچی سلیمان موجود تھا جس نے مجھے دیکھتے ہی ایسا رویہ اپنایا کہ میں سمجھ گیا کہ وہ اس طاہر سے بہت زیادہ مانوس بھی ہے اور اس کی بات مانتا بھی ہے۔ میں نے اُسے چکر

دیا اور عمران کو بیہوش کر کے میں نے اس کے کمرے کا
بدلا، اس کے جسم پر زنانہ لباس پہنایا، چہرے پر میک اپ
اور پھر اس سلیمان کو دوسری طرف بھیج کر میں نے اس
پولر رائڈ کیمرے سے تصویریں بنائیں اور اسے ایک کہانی سنا
واپس آ گیا تاکہ عمران کو اصل حقیقت کا علم نہ ہو سکے اور
طور پر الجھا رہے۔ یہ فوٹو پروفیسر کے حوالے کر دیا گیا اور پروفیسر
نے اس فوٹو کے ذریعے رابیل کے ذہن پر تجربات شروع کر
لیکن اب پروفیسر کہہ رہا ہے کہ مکمل کامیابی کے لئے ایک
چاہیے۔ رابیل کا ذہن اس حد تک اس عمران سے مانوس
ہو پا رہا جس حد تک ہم چاہتے ہیں۔" ——— ہومر نے پو
تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا اور رابرٹ آنکھیں پھاڑے
سے یہ حیرت انگیز کہانی سنتا رہا۔

"اوہ اب میں سمجھا کہ ہیڈ کوارٹر کا کیا مقصد ہے۔ وہ را
کے ذہن کو عمران سے مانوس کر کے رابیل کو جانگا خوشبو د
عورت بنا کر اس کا کپڑا عمران کو سنگھایا جائے گا تو عمران
کے پیچھے کتے کی طرح دُم ہلانا شروع کر دے گا اور پھر را
عمران کی شادی کر دی جائے گی اور رابیل کا ذہن ہیڈ کوار
اپنے کنٹرول میں لے کر اس طرح بلا واسطہ طور پر عمران کا ذ
کنٹرول میں لے لے گا اور پھر عمران بلیک تھنڈر کا ہمیشہ
کے لئے غلام بن جائے گا۔ یہی بات ہے ناں۔" ——— را
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں بالکل یہی بات ہے۔" ——— ہومر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ بڑی پیچیدہ منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ اس عمران کی خاطر اس کا مطلب ہے ہیڈ کوارٹر کے نزدیک اس کی بہت اہمیت ہے۔" رابرٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور ہومر نے اس بار کوئی جواب دینے کی بجائے صرف اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مسٹر ہومر ——— تمہاری باتوں کے دوران میں ایک پوائنٹ سوچتا رہا ہوں۔ میرا خیال ہے اس پوائنٹ پر ہیڈ کوارٹر کو بھی کوئی اعتراض نہ ہوگا اور کام بھی آسانی سے ہو جائے گا۔" ——— پروفیسر اسکاٹ اچانک بول پڑا۔ وہ اب تک بالکل خاموش بیٹھا رہا تھا۔

"کیسا پوائنٹ ——— تفصیل سے بتاؤ۔" ——— ہومر نے چونک کر پوچھا۔

"میں اس عمران کو ذہنی طور پر عورت بنا سکتا ہوں اور اس رابیل کو مرد۔ صرف صورت حال پلٹ جائے گی، باقی ویسا ہی رہے گا۔" ——— پروفیسر اسکاٹ نے کہا تو ہومر اور رابرٹ دونوں کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"کیا مطلب ——— عمران کو ذہنی طور پر عورت اور رابیل کو مرد، کیا مطلب ——— میں سمجھا نہیں۔" ——— ہومر نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"سنو ——— ہر مرد اور عورت کے ذہنوں میں ایسے خلیات قدرتی طور پر موجود ہوتے ہیں جو اسے ذہنی طور پر مرد یا عورت سمجھنے

میں پوری طرح مدد کرتے ہیں۔ اگر ان خلیات کی ہیئت تبدیل کر
جائے تو پھر وہ مرد جسمانی طور پر مرد ہونے کے باوجود ذہنی ط
پر اپنے آپ کو عورت سمجھے گا اور وہ اپنے آپ کو بالکل عورت ک
طرح ہی ٹریٹ کرے گا۔ اس طرح اگر عورت کے ان خلیات ک
ہیئت تبدیل کر دی جائے تو وہ اپنے آپ کو عورت ہونے کے با
مرد سمجھے گی اور اپنے آپ کو مرد کی طرح ہی ٹریٹ کرے گی۔ ت
نے لازماً اخبارات میں یا سائنسی مضامین میں کہیں ایسے نفسیاتی کیس
کی رپورٹیں ضرور پڑھی ہوں گی جن میں کوئی آدمی یا عورت اچانک
اپنے آپ کو کتا یا اسی طرح کا کوئی جانور سمجھنے لگ جاتے ہیں ا
پھر ان کی سب حرکات اس جانور جیسی ہو جاتی ہیں حالانکہ و
جانور نہیں ہوتے صرف ذہنی طور پر اپنے آپ کو ایسا سمجھنے لگتے
ہیں“ ——— پروفیسر اسکاٹ نے کہا۔

”اوہ ہاں ——— واقعی تم درست کہہ رہے ہو پروفیسر، مجھے یاد آ
ایسے کئی کیس میں نے پڑھے ہیں۔ میرے خیال میں یہ کوئی خاص ذ
بیماری ہوتی ہے“ ——— ہومر نے اثبات میں سر ہلاتے
ہوئے کہا۔

”ہاں عام طور پر تو ایسا ایک مخصوص ذہنی مرض کی وجہ سے
ہوتا ہے لیکن مصنوعی طور پر ایسی بیماری پیدا کی جا سکتی ہے“ ———
پروفیسر اسکاٹ نے جواب دیا۔

”لیکن اگر اس عمران نے اس ذہنی بیماری کا علاج کرا لیا تو“
رابرٹ نے کہا۔

”نہیں ——— میں جو طریقہ استعمال کروں گا اس سے اس کا
علاج کبھی نہ ہو سکے گا اور یہ عمران جب تک زندہ رہے گا اپنے
آپ کو عورت ہی سمجھتا رہے گا“ ——— پروفیسر اسکاٹ نے
کہا۔

”تو تمہارا مطلب ہے پروفیسر اسکاٹ ——— رابیل کو مرد بنا دیا
جائے اور عمران کو عورت اور پھر عمران کو پکڑ کر اسے جانگا
خوشبو دار بنا دیا جائے جبکہ جانگا خوشبو دار کپڑا رابیل کو دے دیا
جائے“ ——— ہومر نے سوچنے کے سے انداز میں کہا۔

”ہاں ——— ایسا ہو سکتا ہے“ ——— ڈاکٹر اسکاٹ نے
کہا۔

”کیا تم صرف عمران کی تصویر کی مدد سے ایسا کر دو گے“ ———
ہومر نے پوچھا۔

”نہیں ——— اس کے لئے مجھے عمران کے ذہن میں مخصوص
کاشن دینا پڑے گا۔ یہ کام تصویر سے نہیں ہو سکتا۔ بہرحال یہ ایک
تجویز ہے اگر تمہیں پسند آئے تو۔ ورنہ یہ ایم۔ ڈی فارمولے والا
مسئلہ تو سمجھو فوری طور پر کامیاب نہیں ہو سکتا“ ——— پروفیسر
اسکاٹ نے کہا۔

”مسئلہ تو وہی آ گیا کہ ہمیں عمران کو اغوا کرنا پڑے گا جس
سے ہیڈ کوارٹر نے منع کر دیا ہے۔ بہرحال تمہاری یہ تجویز قابل غور
ہے۔ میں ہیڈ کوارٹر سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ کرتا ہوں، پھر ہی کوئی
فیصلہ کیا جا سکے گا“ ——— ہومر نے کہا اور ایک جھٹکے سے

اُٹھ کھڑا ہوا۔

رابرٹ اور پروفیسر اسکاٹ وہیں بیٹھے رہے جبکہ ہومر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا پھر اس کی واپسی تقریباً آدھے گھنٹے بعد ہوئی۔ اس کی آنکھوں میں چمک تھی۔

" ہیڈ کوارٹر نے اس نئے پلان کی منظوری دے دی ہے۔" ہومر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اچھا۔۔ گڈ شو !" ـــــــــ پروفیسر اسکاٹ کے چہرے پر بھی مسرت کے آثار نمودار ہو گئے تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ناکامی کی صورت میں اس کی موت یقینی تھی اور بہرحال اس کا پہلا فارمولا ناکام ہو چکا تھا۔ نئے پلان کی منظوری کا مطلب تھا کہ پچھلی ناکامی پر اب اسے سزا نہ دی جا سکے گی۔

" ہیڈ کوارٹر کو جب میں نے تمہارے اس تجربے کی تفصیلی رپورٹ دی تو پہلے تو ہیڈ کوارٹر نے اسے ناکامی سے گردانا لیکن پھر جب میں نے تمہاری بتائی ہوئی نفسیاتی رکاوٹوں کی تفصیل بتائی تو انہوں نے اپنا خیال اس لئے بدل دیا کہ بہرحال ایسا ممکن ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد جب میں نے تمہارا نیا پلان انہیں بتایا تو وہ اس پلان پر رضامند ہو گئے لیکن اب یہ رابیل والا قصہ ڈراپ کر دیا گیا ہے۔ اب معاملہ براہ راست ہو گیا ہے کہ ہم عمران کو اغوا کریں اور پروفیسر اسکاٹ اس کا ذہن تبدیل کر دے۔ اس کے بعد ہمارا مشن ختم کیونکہ پھر عمران اس قدر خطرناک نہیں رہے گا جس قدر وہ مرد عمران ہونے کی وجہ سے ہے۔ اس کی ساری تیزی طراری سوچنے کا انداز سب کچھ بدل جائے گا چنانچہ ایک لحاظ سے وہ مکمل طور پر بیکار ہو کر رہ جائے گا پھر وہ بلیک تھنڈر کے لئے بھی کسی کام کا نہ رہے گا اور نہ ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے بلکہ اسکی اہمیت ہی سرے سے زیرو ہو کر رہ جائے گی۔ اس طرح ہیڈ کوارٹر کے مطابق عمران بلیک تھنڈر کا ایجنٹ تو نہ بن سکے گا لیکن بہرحال بلیک تھنڈر کے نزدیک یہ بھی بہت بڑی کامیابی ہو گی کہ ایک بڑا خطرہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔" ـــــــــ ہومر نے کہا۔

" اگر یہ بات ہے باس تو پھر کیوں نہ اس کا ذہن بدلنے کی بجائے اسے ختم کر دیا جائے۔ ظاہر ہے جب ہم اسے اغوا کریں گے تو وہ بے بس ہو جائے گا، پھر اس آپریشن کرنے کا کیا فائدہ۔" ـــــــــ رابرٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی ایک جذباتی نوجوان تھا اس لئے جذباتی انداز میں ہی سوچتا تھا۔

" تمہاری بات اپنی جگہ پر درست ہے۔ واقعی عمران کو بے بس کر لینے کے بعد اس کا آپریشن کر کے اسے چھوڑ دینے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ وہ آسانی سے ہلاک بھی کیا جا سکتا ہے اور میں نے بھی ہیڈ کوارٹر سے یہی بات کی تھی لیکن ہیڈ کوارٹر ایک اور انداز سے سوچ رہا ہے۔ وہ صرف یہ چیک کرنا چاہتے ہیں کہ عمران کے ذہنی طور پر عورت بن جانے کے بعد اس کا ذہن کس انداز میں کام کرتا ہے اور کیا وہ پہلے جیسا ہی عمران رہے گا یا بے کار

ہو جائے گا۔ ہیڈ کوارٹر دراصل اس عمران کی صلاحیتوں سے بے پناہ مرعوب ہو چکا ہے اس لئے وہ اسے مکمل طور پر ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ وہ اسے مزید چیک کرنا چاہتا ہے کہ اگر اس کے باوجود عمران کارآمد رہتا ہے تو پھر رابیل والا طریقہ دوبارہ آزما کر اس عمران کو بلیک تھنڈر کا مطیع بنا دیا جائے اور اس کی صلاحیتوں سے بلیک تھنڈر بھرپور فائدے اٹھائے اور اگر وہ بیکار ہو جائے گا تو پھر عمران کو مارنا یا نہ مارنا ایک برابر ہو جائے گا"۔۔۔۔ ہومر نے جواب دیا۔

" اس کا مطلب ہے ہیڈ کوارٹر ہر صورت میں اس عمران کو اپنا مطیع دیکھنا چاہتا ہے۔ کمال ہے ایک آدمی کے لئے اس قدر بے چینی ۔۔۔ کیا اسے دولت کا لالچ دے کر خریدا نہیں جا سکتا"۔ رابرٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اگر خریدا جا سکتا ہوتا تو پھر اتنا لمبا چوڑا گورکھ دھندہ پھیلانے کی کیا ضرورت تھی"۔۔۔۔ ہومر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" لیکن باس ۔۔۔ یہ چیکنگ کیسے ہو گی"۔۔۔۔ رابرٹ نے دوسرا سوال کر دیا۔

" اس کے لئے ہیڈ کوارٹر نے ایک پلان بنایا ہے ۔۔۔ کوئی اہم مشن جسے ہم نے پورا کرنا ہے۔ ہماری مدد کے لئے ایک ٹیم بھیجی جائے گی۔ مشن اس وقت بتایا جائے گا جب ہم عمران کے آپریشن کی رپورٹ دے دیں گے۔ اگر ہم اس مشن میں کامیاب ہو گئے تو ہیڈ کوارٹر سمجھ جائے گا کہ عمران بیکار ہو چکا ہے اور اگر کامیاب نہ ہوئے تو پھر وہ کارآمد رہے گا البتہ ہم ناکام ہونے کی صورت میں ہلاک کر دیئے جائیں گے"۔۔۔۔ ہومر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" اوہ باس ۔۔۔ ایسی صورت میں تو ہر حال میں اس مشن کو کامیاب کرنا ہو گا۔ چاہے عمران کی صلاحیتیں وہی رہیں یا نہ رہیں"۔۔۔۔ رابرٹ نے چونکتے ہوئے کہا۔

" ہاں ظاہر ہے ہم پوری کوشش کریں گے اور ہیڈ کوارٹر ہومر کی صلاحیتوں سے بھی اچھی طرح واقف ہے۔ اس طرح عمران کا صحیح ٹسٹ بھی ہو جائے گا"۔۔۔۔ ہومر نے کہا اور رابرٹ نے سر ہلا دیا۔

" تو اب اس مشن کے سلسلہ میں کیا پلاننگ ہے"۔۔۔۔ پروفیسر اسکاٹ نے کہا۔

" تم یہ آپریشن کہاں اور کس طرح کرنا چاہتے ہو۔ مجھے تفصیل سے بتاؤ تاکہ میں اس کے مطابق اس عمران کو اغوا کرنے کا بندوبست کروں"۔۔۔۔ ہومر نے کہا۔

" یہ تو کہیں بھی ہو سکتا ہے ۔۔۔ مجھے بیہوش عمران چاہیے میرے پاس خصوصی آلات موجود ہیں۔ میں صرف دس منٹ لوں گا"۔۔۔۔ پروفیسر اسکاٹ نے جواب دیا۔

" اوکے اگر ایسا ہے تو پھر ہمیں لمبے چکر میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ آپریشن عمران کے فلیٹ میں بھی ہو سکتا

ہے۔ میں اس کے فلیٹ میں ہو آیا ہوں، وہاں اس کا باورچی
ور وہ اکیلا رہتا ہے۔ ہم تینوں اچانک وہاں جائیں گے اور فوراً
ور پر عمران اور اس کے باورچی کو بیہوش کر دیں گے اور اس
ے بعد آپریشن کرکے واپس آجائیں گے۔" ——— ہومر نے
یصلہ کن لہجے میں کہا۔
"ٹھیک ہے جیسے تم مناسب سمجھو۔" ——— پروفیسر اسکاٹ
نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔
"اب اس رابیل کا کیا کرنا ہے باس۔" ——— رابرٹ نے
وچھا۔
"کچھ نہیں ——— پروفیسر اسکاٹ اس کے ذہن کو آزاد کر دے
ا اور یہ دوبارہ مریم کی بجائے رابیل بن جائے گی اور ہم اسے
ارالحکومت میں کسی بھی جگہ بیہوشی کے عالم میں ڈال دیں گے
وش میں آنے کے بعد خود ہی واپس چلی جائے گی کیونکہ اگر
عد میں عمران ہیڈ کوارٹر کے لئے کارآمد ثابت ہوا تو دوبارہ رابیل
و استعمال کیا جاتا ہے لیکن پروفیسر اسکاٹ اس کے ذہن
ے ہمارے ساتھ گزرے ہوئے تمام واقعات صاف کر دے گا
کہ رابیل ان واقعات کے بارے میں کسی قسم کی کوئی نشاندہی نہ
ر سکے۔" ——— ہومر نے کہا۔
"ٹھیک ہے ——— میں ایسا کر دوں گا، وہ سب کچھ بھول جائے
ی۔" ——— پروفیسر اسکاٹ نے کہا اور ہومر نے اطمینان بھرے
ندا ز میں سر ہلا دیا۔

"لیکن باس ——— میں تو اس کی کوٹھی میں رہا ہوں، اس کی ماں، اس کا باپ اور اس کے سارے ملازمین مجھے اچھی طرح پہچانتے ہیں۔" ——— رابرٹ نے کہا۔

"کوئی فرق نہیں پڑتا رابرٹ ——— ہم اب اپنا یہ میک اپ ختم کرکے اپنی اصل شکلوں میں آجائیں گے کیونکہ اب عمران کے ذہن بدلنے کے بعد ہم نے ہیڈ کوارٹر کا کوئی خاص مشن بھی مکمل کرنا ہے اور اس مشن کے لئے ہمیں مستقل دارالحکومت میں رہنا ہوگا اور ہمارے کاغذات پر ہماری اصل شکلیں ہیں۔ اس طرح ہمیں مکمل تحفظ حاصل رہے گا۔" ——— ہومر نے جواب دیا اور رابرٹ نے سر ہلا دیا۔

"پھر میرے خیال میں یہاں سے کوچ کیا جائے۔" ——— پروفیسر اسکاٹ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں اب ہم نے تیاری کرنی ہے۔ تم آپریشن کا مخصوص سامان لے لو۔ میں اور رابرٹ اپنا میک اپ ختم کر دیتے ہیں۔ تم اس دوران رابیل کے ذہن سے سارے واقعات کھرچ دو۔ اس کے بعد ہم یہاں سے سیدھے دارالحکومت پہنچ جائیں گے اور وہاں فوری طور پر عمران اور اس کے فلیٹ کا جائزہ لے کر اپنا مشن مکمل کرنے کی کوشش کریں گے۔" ——— ہومر نے تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"باس میرا خیال ہے میں رابیل کو لے کر علیحدہ دارالحکومت جاؤں اور آپ دونوں علیحدہ جائیں کیونکہ ہو سکتا ہے رابیل کی

لشدگی کی اطلاع پولیس کو دے دی گئی ہو۔ اس طرح کم از کم اِ
دونوں تو سامنے نہ آئیں گے" ــــــ رابرٹ نے کہا اور ہومر
بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ تم نے بالکل درست بات کی ہے۔ میرے ذہن میں یہ
ت آئی ہی نہ تھی۔ ہاں بالکل ایسا ہوسکتا ہے۔ پروفیسر اسکاٹ
یا ایسا ہوسکتا ہے کہ تم رابیل کے ذہن میں یہ بات ڈال دو کہ اگر
لیس روکے تو وہ اسے یہ بتا سکے کہ وہ اپنی مرضی سے سیر و تفریح
ے لئے رابرٹ کے ساتھ گئی تھی اور رابرٹ تم اب اسی میک اپ
ں رہو گے" ــــــ ہومر نے کہا۔

" ہاں کیوں نہیں ــ اس کا ذہن مکمل طور پر میرے کنٹرول
ں ہے۔ میں اسے ہر قسم کی ہدایات دے سکتا ہوں" ــــــ
وفیسر اسکاٹ نے کہا۔

" او۔کے ــ اب یہ کام شروع کر دیا جائے" ــــــ
ومر نے کہا اور وہ تینوں اُٹھ کر ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے
رے سے باہر آ گئے۔

خاور اور اس کے ساتھیوں کی جیپ تیزی سے کوربا قصبے کی طرف بڑھی جا رہی تھی کیونکہ سرخ پہاڑی کو جانے والی سڑک کوربا قصبے سے ہی نکلتی تھی۔ اس لئے انہیں پہلے کوربا قصبے میں پہنچنا تھا۔ انہیں مسلسل سفر کرتے ہوئے دو گھنٹے ہو گئے تھے اور پہاڑی سفر کرنے کی وجہ سے ان دو گھنٹوں نے صحیح معنوں میں ان کے انجر پنجر ہلا کر رکھ دیئے تھے چنانچہ جب وہ کوربا کے چھوٹے سے قصبے میں پہنچے تو وہاں ایک ہوٹل دیکھ کر ان کی بھوک چمک اُٹھی۔

" کھانا کھا لیتے ہیں اور کچھ ریسٹ بھی کر لیتے ہیں" ــــــ خاور نے ہوٹل دیکھتے ہی کہا اور سب نے اس طرح تیزی سے اثبات میں سر ہلائے جیسے وہ خود خاور کے منہ سے یہ بات سننے کے لئے بے چین ہوں۔

خاور نے جیپ کا رُخ ہوٹل کی طرف موڑ دیا۔ وہاں دو تین

جیپیں پہلے ہی موجود تھیں۔ ہوٹل عام سا تھا جیسے کہ پہاڑی ہوٹل ہوتے ہیں لیکن عام پہاڑی ہوٹلوں کی نسبت اس کی عمارت اور ماحول صاف ستھرا ضرور تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہاں امیر اور معزز لوگ آتے جاتے رہتے ہیں۔ خاور نے جیپ روکی۔ اور نیچے اُتر آیا۔ باقی ساتھی بھی نیچے اُترے اور پھر وہ سب ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ مین گیٹ پر کوئی دربان نہ تھا اس لئے خود ہی وہ شیشے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے۔ ہال چھوٹا تھا اس میں زیادہ سے زیادہ بارہ چیئر سیٹ تھے جن میں سے صرف چار پانچ پر ہی لوگ بیٹھے نظر آ رہے تھے لیکن اندر داخل ہوتے ہی خاور اس طرح ٹھٹھک کر رک گیا جیسے اسے اچانک کوئی بھوت نظر آ گیا ہو۔

" ارے کیا ہوا — رک کیوں گئے دروازے میں " — اس کے پیچھے آنے والے صدیقی نے کہا۔

" رابیل اور رابرٹ دونوں موجود ہیں " — خاور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور آگے بڑھ گیا۔

" کیا — کیا کہہ رہے ہو " — صدیقی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور پھر وہ بھی یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ واقعی ایک کونے میں وہ دونوں موجود تھے اور کھانا کھانے کے ساتھ ساتھ بڑے خوشگوار موڈ میں باتیں بھی کر رہے تھے۔ باقی ساتھیوں نے بھی یہ منظر دیکھ لیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ بیگم فرہاد کی یہ بات غلط ہے کہ رابیل کو اس کی مرضی کے خلاف لے جایا گیا ہے " — خاور نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ دوسرے ساتھی اس کی بات کا کوئی جواب دیتے خاور تیز تیز قدم اٹھاتا ان دونوں کی طرف بڑھتا گیا۔ ظاہر ہے باقی ساتھیوں کو بھی اس کے پیچھے جانا پڑا۔

" میں معذرت خواہ ہوں کہ مجھے آپ کی خوشگوار باتوں میں دخل دینا پڑا۔ میرا نام خاور ہے اور میں بیگم فرہاد کا منہ بولا بیٹا ہوں۔ اور ان کے حکم پر مس رابیل کو تلاش کر رہا ہوں " — خاور نے ان کے قریب جا کر بڑے شائستہ لہجے میں کہا اور وہ دونوں چونک کر خاور کو اور پھر اس کے پیچھے آنے والے ساتھیوں کو دیکھنے لگے۔

" کیا — کیا مطلب — آپ اور ممی کے منہ بولے بیٹے، میں نے تو آپ کو کبھی نہیں دیکھا اور پھر مجھے تلاش کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ کیا میں دودھ پیتی بچی ہوں کہ کہیں گم ہو جاؤں گی "۔ رابیل نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔

" کیا آپ ہمیں بیٹھنے کے لئے نہیں کہیں گی مس رابیل " — خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ آپ تشریف رکھیے، میرا نام رابرٹ ہے اور میں مس رابیل کا دوست ہوں " — رابرٹ نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے بڑے مؤدبانہ انداز میں کہا اور ساتھ ہی مصافحے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھا دیا۔

" شکریہ مسٹر رابرٹ — میں اپنا نام تو بتا چکا ہوں۔ یہ میرے

دوست چوہان، صدیقی اور نعمانی ہیں۔ ہم سب امپورٹ ایکسپ کا بزنس کرتے ہیں اور بزنس پارٹنرز بھی ہیں۔" ——— خاور نے سب سے تعارف کراتے ہوئے کہا۔ اور رابرٹ نے سب سے مسکراتے ہوئے مصافحہ کیا اور پھر انہیں اپنے ساتھ بیٹھنے کا اشارہ کیا اور وہ سب بیٹھ گئے جبکہ رابیل ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھی رہی۔

"آپ کو ہماری آمد شاید ناگوار گزری ہے۔ بہرحال مجھے افسوس ہے۔ دراصل آپ کی والدہ سے ایک رشتے دار ہیں الطاف خان صاحب وہ میرے محسن ہیں اور مجھے اپنے بیٹے کی طرح سمجھتے ہیں۔ آپ کی والدہ نے آپ کی اچانک گمشدگی پر پریشان ہو کر ان سے رابطہ قائم کیا تو انہوں نے مجھے آپ کی والدہ کے پاس بھیج دیا۔ وہ بے حد محبت کرنے والی خاتون ہیں۔ انہوں نے مجھے منہ بولا بیٹا بنا لیا۔ وہ آپ کی گمشدگی کی وجہ سے بے حد پریشان تھیں۔ انہوں نے آپ کو تلاش کرانے کی بھی کوشش کی تھی اور انہیں صرف یہی اطلاع ملی تھی کہ آپ کو ڈوماٹی پہاڑیوں میں ایک جیپ میں موجود دیکھا ہے، جن مسٹر رابرٹ کے ساتھ دو اور غیر ملکی صاحبان بھی تھے۔ میں نے ان کی پریشانی دیکھتے ہوئے ان سے وعدہ کیا کہ میں آپ کو تلاش کروں گا۔ چنانچہ ہم دوست اپنی کاروباری مصروفیات ترک کر کے صرف آپ کی والدہ کی پریشانی کے مدنظر یہاں پہاڑیوں پر آ گئے تھے۔ پہلے ہم نے دوشالی قصبے میں آپ کو تلاش کیا اور اب یہاں پہنچے ہیں اور خدا کا شکر ہے کہ آپ بخیر و عافیت یہاں موجود ہیں۔ بہرحال ہمارا کام ختم ہو گیا ہے۔ ہم اب صرف آپ کی والدہ

کو آپ کے مل جانے کی اطلاع دے کر یہاں سے رخصت ہو جائیں گے۔" ——— خاور نے بڑے مہذب لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ممی کی وجہ سے آپ کو پریشانی ہوئی، میں آپ کی بے حد مشکور ہوں۔ ممی تو بہت جلد گھبرا جاتی ہیں۔ میں تو رابرٹ کے ساتھ ان پہاڑیوں میں ملنے والی جڑی بوٹیوں کے تجزیے کے لئے آئی تھی۔ یہ اور بات ہے کہ پروگرام اچانک بن گیا اور میں اطلاع نہ دے سکی۔ بہرحال میں آپ کی تکلیف پر معذرت خواہ ہوں۔" ——— رابیل نے مسکراتے ہوئے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بہت شکریہ ——— اب ہمیں اجازت۔" ——— خاور نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں ——— اب میں اتنی بھی بداخلاق نہیں ہوں مسٹر خاور، آپ تشریف رکھیں میں آپ کے لئے کھانے کے لئے منگواتی ہوں۔ یہاں کے کھانے بے حد لذیذ ہیں، تھوڑی دیر پہلے رابرٹ بھی ان کھانوں کی بڑی تعریف کر رہے تھے۔" ——— رابیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ ——— اب آپ کا مزید کیا پروگرام ہے۔" ——— خاور نے کہا۔

"ہم دونوں واپس جا رہے ہیں دارالحکومت، باہر ہماری جیپ موجود ہے۔" ——— اس بار رابرٹ نے جواب دیا۔

اتنے میں بیرا آیا تو رابیل نے خاور اور اس کے ساتھیوں

کے لئے کھانے کا آرڈر دے دیا۔

"مس رابیل ـــ آپ کے بھائی آپ کو تلاش کرنے آ گئے ہیں، اگر آپ مناسب سمجھیں تو ان کے ساتھ دارالحکومت چلی جائیں۔ میں ابھی کچھ روز یہاں مزید رکنا چاہتا ہوں۔ میں بعد میں آپ سے ملاقات کے لئے کوٹھی پر حاضر ہوں گا۔" ـــــ رابرٹ نے کہا۔

"لیکن کیوں ـــ یہاں کیوں رکنا چاہتے ہو ـــ پہلے تو تم نے ایسا کوئی ارادہ ظاہر نہ کیا تھا۔" ـــــ رابیل نے چونک کر پوچھا۔

"اس وقت مقصد صرف تمہیں دارالحکومت تک پہنچانا تھا کیونکہ تم نے واپسی کی خواہش ظاہر کی تھی۔" ـــــ رابرٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ ہمیں کوئی اعتراض نہیں، ہم مس رابیل کو ساتھ لے کر جا سکتے ہیں۔" ـــــ خاور نے کہا۔

"او۔ کے رابرٹ ـــ میں خاور اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ چلی جاؤں گی لیکن تم وعدہ کرو کہ جلد از جلد مجھے ملو گے کیونکہ میں تمہاری بوٹی پر نئے تجربات کرنا چاہتی ہوں۔" ـــــ رابیل نے کہا اور رابرٹ نے سر ہلا دیا۔ اسی دوران کھانا خاور اور اس کے ساتھیوں کے سامنے رکھا جا چکا تھا۔ اس لئے وہ سب سر جھکا کر کھانے میں مصروف ہو گئے۔ کھانے کے بعد چائے کا دور چلا اور پھر وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ رابیل نے ضد کر کے سب کے کھانے کا بل ادا کیا اور سب ہوٹل سے باہر آ گئے۔

"خاور تم رابیل کو ساتھ لے کر دارالحکومت چلے جاؤ، ہم تو ابھی یہاں رکیں گے۔ یہ علاقہ بے حد خوبصورت ہے۔" ـــــ اچانک چوہان نے خاور سے مخاطب ہو کر کہا اور خاور حیرت سے چوہان کو دیکھنے لگا۔ چوہان نے مخصوص انداز میں پلکیں جھپکاتے ہوئے اسے آئی کوڈ میں پیغام دیا کہ وہ مان جائے۔

"او۔ کے ٹھیک ہے ـــ پھر میں جیپ لے جاتا ہوں۔ آپ لوگ واپسی پر کرائے کی جیپ لے لیں۔" ـــــ خاور نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"مسٹر رابرٹ ـ آپ یہاں رکیں گے یا کہیں اور جائیں گے۔" چوہان نے رابرٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں تو سرخ پہاڑی کے ریسٹ ہاؤس میں جاؤں گا، وہاں ارد گرد کا علاقہ نئی نئی جڑی بوٹیوں سے بھرا ہوا ہے۔" ـــــ رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے پھر ہم اسی ہوٹل میں کمرے لے لیتے ہیں۔" ـــــ چوہان نے کہا۔ رابیل اس دوران خاموش کھڑی رہی جبکہ خاور نے اپنے ساتھیوں سے اور رابرٹ سے مصافحہ کیا اور پھر رابیل کو ساتھ لے کر وہ جیپ میں سوار ہو گیا اور جب اس کی جیپ واپس روانہ ہو گئی تو رابرٹ ان سے مخاطب ہوا۔

"اب مجھے اجازت دیجئے۔" ـــــ رابرٹ نے مسکراتے ہوئے چوہان اور اس کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اتنی بھی کیا جلدی ہے مسٹر رابرٹ ـــ آئیے ہمارے ساتھ

چائے کا ایک دور اور ہو جائے۔ آپ بڑی دلکش شخصیت کے مالک ہیں، کچھ دیر باتیں کریں گے۔" ——— چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا آئیے۔۔۔ اب میں آپ جیسے دوستوں کو تو ناراض نہیں کرسکتا۔" ——— رابرٹ نے ہنستے ہوئے کہا اور وہ سب دوبارہ ہوٹل میں جاکر بیٹھ گئے۔ چوہان نے چائے کا آرڈر دے دیا۔

"مسٹر رابرٹ ۔۔ آپ اور رابیل اتنے سارے دن وہیں اس پہاڑی کے ریسٹ ہاؤس میں رہتے ہیں۔" ——— چوہان نے کہا

"ہاں ——— ہم وہاں جڑی بوٹیاں تلاش کرتے رہتے ہیں" رابرٹ نے ایک لمحے چونک کر جواب دیا۔

"آپ کے وہ دوسرے دو ساتھی ابھی تک وہیں ہوٹل میں گئے" چوہان نے دوسرا سوال کردیا۔

"ارے نہیں ——— وہ ہمارے ساتھی نہیں ہیں، دارالحکومت سے آتے ہوئے انہوں نے ہم سے لفٹ مانگی تھی چنانچہ ہم نے انہیں ساتھ لے لیا۔ وہ دوشالی قصبے میں اتر گئے تھے اور ہم آگے آگئے۔" ——— رابرٹ نے کہا۔ اسی لمحے بیرے نے چائے کے برتن لگا دیئے اور وہ سب چائے پینے میں مصروف ہوگئے۔

"کیا آپ ہمیں اس سرخ پہاڑی کی سیر نہ کرائیں گے۔ ہم سیر و تفریح کے لئے ہی تو رکے ہیں۔" ——— چوہان نے چائے پیتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں ——— سوری، اس طرح میں ڈسٹرب ہوں گا۔ آپ کو معلوم ہے کہ سائنسی تجربات کے لئے ڈسٹربنس کتنی تکلیف دہ ثابت ہوتی ہے۔" ——— رابرٹ نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں ٹھیک ہے ——— اچھا آپ ایسا کریں راستے میں کسی اچھے تفریحی سپاٹ پر ہمیں اتار دیں۔ ہم وہاں گھوم پھر کر پیدل واپس آجائیں گے۔" ——— چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا اور رابرٹ نے سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے ——— اس میں کیا حرج ہے۔ یہاں سے دو کلومیٹر کے فاصلے پر ایک خوبصورت تفریحی سپاٹ موجود ہے۔ وہاں بہت خوبصورت آبشار ہے۔ میں آپ کو وہاں اتار دوں گا۔" ——— رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا اور چوہان نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ اور پھر چائے پینے کے بعد وہ ہوٹل سے باہر آگئے۔ چند لمحوں بعد وہ رابرٹ کی جیپ میں بیٹھے آگے بڑھے جارہے تھے۔ چوہان فرنٹ سیٹ پر رابرٹ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا جبکہ صدیقی اور نعمانی عقبی سیٹوں پر تھے۔ وہ اب تک بالکل خاموش رہے تھے۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ رابرٹ کے پاس تھی

"واہ کیا خوبصورت منظر ہے ——— مسٹر رابرٹ ہمیں آپ یہیں اتار دیں۔" اچانک چوہان نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی۔" ——— رابرٹ نے کہا اور جیپ کو ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ بھی جلد از جلد ان سے پیچھا چھڑانا چاہتا تھا لیکن جیسے

کیا جائے جبکہ وہ ڈرماٹی پہاڑیوں میں آئے اور رابیل کہہ رہی تھی کہ جلد ہی وہ اطلاع نہ دے سکی اور بقول رابرٹ وہ سرخ پہاڑی کے دامن میں موجود ہاؤس میں رہے ہیں اور آخری بات یہ بھی بتا دوں کہ سرخ پہاڑی اور اس کا اردگرد علاقہ میرا اچھی طرح دیکھا بھالا ہوا ہے۔ وہاں جڑی بوٹیاں سرے سے ہی نہیں ہیں۔ رہی پھول اور پودے ہیں جو عام طور پر سارے علاقے میں پائے جاتے ہیں؟" ——— چوہان نے کسی تجربہ کار وکیل کی طرح ایک کے بعد دوسری دلیل دیتے ہوئے باقاعدہ دلائل کے انبار لگا دیئے۔

"کمال ہے چوہان ——— تم نے تو شرلاک ہومز کو بھی مات دے دی ——— ویری گڈ ——— آج صحیح معنوں میں مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم ذہنی طور پر اس عمران سے کم نہیں ہو بس تم اپنی ان صلاحیتوں کا اظہار نہیں کرتے "——— نعمانی نے ہنستے ہوئے کہا اور چوہان کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"عمران کی بات مت کرو۔ وہ واقعی سپر مائنڈ آدمی ہے۔ میرا اور اس کے ذہن کا تو کوئی مقابلہ ہی نہیں ہو سکتا۔ یہ تو سورج کو چراغ دکھانے والی بات ہے" ——— چوہان نے کہا اور سب کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

" اب تمہارا پروگرام کیا ہے مسٹر شرلاک ہومز ——— ناراض نہ ہونا تمہارا یہ خطاب طنزیہ نہیں بلکہ تعریفی ہے" ——— نعمانی نے کہا اور جیپ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھی۔

" میرا خیال ہے ہمیں وہیں ریسٹ ہاؤس جانا چاہیے جہاں

تک میرا ذہن کام کرتا ہے۔ رابیل کو کسی خاص مقصد کے لئے اغوا کیا گیا تھا اور اس خاص مقصد کے پورا ہو جانے کے بعد اسے فارغ کر کے واپس دارالحکومت بھجوایا جا رہا تھا کہ راستے میں ہم مل گئے۔ رابرٹ نے جس انداز میں فوری طور پر رابیل سے پیچھا چھڑانے میں جلدی کی ہے۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے نزدیک اب رابیل کا کوئی مصرف باقی نہیں رہا" ——— چوہان نے کہا۔

" لیکن اگر رابرٹ یا اس کے ساتھی کوئی جرم کر رہے تھے تو انہیں رابیل کو واپس بھیجنے کی بجائے قتل کر دینا چاہیے تھا؟" ——— صدیقی نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ انہوں نے قتل کرنے کی نسبت اس بات کا فیصلہ کیا کہ رابیل کے ذہن کو ٹرانس میں لا کر صاف کر دیا جائے ہو سکتا ہے کہ وہ ان کے لئے بعد میں کارآمد ہو سکتی ہو۔ بہرحال اب یہ تفصیلات تو رابرٹ یا اس کے ساتھی بتا سکتے ہیں" ——— چوہان نے کہا۔

" اوہ ہاں اس کا مطلب ہے کہ رابرٹ کے ساتھی ابھی تک اس ریسٹ ہاؤس میں موجود ہوں گے پھر تو ہمیں احتیاط سے وہاں جانا چاہیے۔ ہم آخر ان کی ہی جیپ میں سفر کر رہے ہیں" ——— نعمانی نے کہا۔

" فوری طور پر تو یہی ہو سکتا تھا کہ رابرٹ کو بیہوش کر دیا جائے وہ ہو گیا۔ اب دوسری احتیاط یہی ہو سکتی ہے کہ ہم یہ جیپ سرخ پہاڑی سے کچھ دور روک کر احتیاط سے اس بلڈنگ سے آباد اور

پرانے ریسٹ ہاؤس تک پہنچیں تاکہ وہاں اگر رابرٹ کے ساتھی ہوں تو ان پر آسانی سے قابو پایا جا سکے"۔۔۔۔ چوہان نے کہا اور نعمانی اور صدیقی دونوں نے اس طرح اثبات میں سر ہلائے جیسے وہ ان کی بات سے پوری طرح متفق ہوں۔

"بس اس کا خیال رکھنا ۔۔۔ اسے ہوش نہ آجائے"۔۔۔۔ چوہان نے دونوں سیٹوں کے درمیان بیہوش پڑے ہوئے رابرٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"فکر نہ کرو اب یہ صرف ہماری مرضی سے ہی ہوش میں آسکے گا" صدیقی نے کہا اور چوہان نے مطمئن انداز میں سر ہلا دیا۔

عمران ناشتہ کرنے کے ساتھ ساتھ ذہنی طور پر اس واقعہ کے متعلق سوچ رہا تھا جس میں کسی نقلی طاہر نے سلیمان کو بڑی خوبصورتی سے اپنا آلۂ کار بنا کر اسے عجیب و غریب چکر میں ڈال دیا تھا۔ طاہر شادی سے واپس آچکا تھا اور اس کے مطابق وہ پرنسپل جس پر طاہر بننے کا شک کیا گیا تھا اسے اس نے پوری طرح چیک کر لیا تھا۔ اسے اس سارے معاملے کا کوئی علم نہ تھا بس اتنا معلوم ہوا تھا کہ اس نے اس کا ذکر وہاں موجود چند غیر ملکیوں سے کیا تھا۔ ان غیر ملکیوں کے متعلق معلوم نہ ہوسکا تھا کہ وہ کس کی دعوت پر شادی میں شریک ہوئے تھے اور پھر واپس کہاں چلے گئے۔ فوٹو کھینچنے والی بات بھی صرف عمران کی اپنی سوچ تھی لیکن اس معاملے کو دو تین روز گزر چکے تھے اور ابھی تک ایسا کوئی فوٹو سامنے نہ آیا تھا اور نہ ہی کسی نے اس معاملے میں اس سے کوئی

رابطہ قائم کیا تھا۔ اس لئے ایک لحاظ سے یہ عجیب و غریب واقعہ اس کے لئے واقعی ایک طلسم ہوشربا جیسی حیثیت اختیار کر گیا تھا جس کا کوئی سر پیر، کوئی مقصد کسی طرح بھی سامنے نہ آرہا تھا۔ یہی الجھن اس وقت بھی اس کے ذہن میں کسی کنکھجورے کی طرح رینگ رہی تھی کہ آخر اس حیرت انگیز واقعے کا اصل مقصد کیا تھا اور کس نے یہ حیرت انگیز ڈرامہ رچایا اور کیوں ــــ لیکن یہ واقعہ اس قدر عجیب تھا کہ کسی طرح بھی اس کا کوئی سرا عمران کا ذہن رسا بھی نہ پکڑ پا رہا تھا۔

ابھی عمران اسی ذہنی الجھاؤ میں تھا کہ کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی اور عمران چونک پڑا۔

"سلیمان دیکھو کون آیا ہے صبح صبح" ــــ عمران کے لہجے میں سنجیدگی تھی۔ اس لئے سلیمان خاموشی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا تھا۔

"کیا یہی علی عمران صاحب کا فلیٹ ہے۔ ہم ان کے لئے ایک خصوصی پیغام لے کر آئے ہیں" ــــ ایک اجنبی آواز سنائی دی لہجہ غیر ملکی تھی۔

"جی ہاں ــــ موجود ہیں آئیے" ــــ سلیمان نے سنجیدگی سے جواب دیا اور پھر قدموں کی آواز ڈرائینگ روم کی طرف بڑھ گئی۔ عمران ہاتھ میں موجود چائے کی پیالی رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ذہن میں فوراً ہی یہی خیال بجلی کے کوندنے کی طرح چمکا کہ وہ جس معاملے کے بارے میں سوچ رہا ہے یہ غیر ملکی یقیناً اسی معاملے کے سلسلہ میں آئے ہیں۔ اسے اس سوچ پر ایک عجیب سی راحت محسوس ہوئی جیسے اس کے ذہن پر موجود بے پناہ دباؤ میں اچانک کافی حد تک کمی آگئی ہو۔

"جناب دو غیر ملکی ہیں ــــ آپ سے ملنا چاہتے ہیں" ــــ سلیمان نے دروازے پر رک کر سنجیدہ لہجے میں کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔ پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اپنے اس کمرے سے نکل کر ڈرائینگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ گو اس کا ذہن پہلے سے کافی ہلکا ہو گیا تھا لیکن بہرحال ابھی تک اس پر خاصا دباؤ موجود تھا اس لئے اس کے چہرے پر سنجیدگی ابھی تک موجود تھی۔ ڈرائینگ روم میں داخل ہوا تو اس نے سامنے صوفوں پر دو غیر ملکیوں کو اطمینان سے بیٹھے ہوئے دیکھا۔ ان میں سے ایک ادھیڑ عمر تھا جبکہ دوسرا قد و قامت میں اس جیسا تھا اور نوجوان تھا لیکن دونوں کی آنکھوں میں ذہانت کی بھرپور چمک موجود تھی۔

"مجھے علی عمران کہتے ہیں ــــ کیوں کہتے ہیں ــــ عمران علی کیوں نہیں کہتے۔ اس کا فیصلہ میں آج تک نہیں کر سکا" ــــ سنجیدگی کے باوجود عمران کی زبان خود بخود چل پڑی تھی۔ شاید اب وہ فطرتاً ایسی باتیں کہنے کا عادی ہو چکا تھا۔

"میرا نام ہومر ہے اور یہ پروفیسر اسکاٹ ہیں" ــــ اس نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا اور مصافحے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھا دیا۔ اس کے چہرے پر دوستانہ جذبات پوری طرح نمایاں تھے لیکن دوسرے لمحے عمران نے جیسے ہی ہومر کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا

اس کی ہتھیلی میں تیز چبھن سی ہوئی جیسے کسی کیڑے نے اچانک ڈنک مار دیا ہو اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن اس قدر تیزی سے تاریک ہو گیا جیسے کیمرے کا شٹر پلک جھپکنے سے ہی پہلے بند ہو جاتا ہے۔ پھر جیسے گھپ اندھیرے میں اچانک کوئی جگنو چمکتا ہے۔ اس طرح عمران کے ذہن میں روشنی کا نقطہ پیدا ہوا اور پھر یہ نقطہ تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی آنکھیں کھل گئیں لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے سر میں دائیں طرف درد کی ایک تیز لہر بھی دوڑ گئی اور عمران کا ہاتھ بے اختیار اس جگہ پر جا رکا۔ ہاتھ رکھنے سے اُسے خاصا درد سا محسوس ہو رہا تھا۔ ابھی تک یہ سارا کام وہ لاشعوری طور پر کر رہا تھا لیکن پھر جس طرح اچانک بجلی کا جھٹکا لگتا ہے اس طرح اس کے جسم کو جھٹکا لگا اور اس کا شعور جاگ پڑا۔ دوسرے لمحے اس کا جسم یکلخت اس طرح خود بخود سمٹ گیا جیسے کوئی نوجوان لڑکی اپنے جسم کو اچانک سمیٹ لیتی ہے جب اسے کسی بات پر شرم آنے لگتی ہے۔

"اُوئی اللہ اگر سلیمان ہمیں اس عالم میں دیکھ لیتا تو"—— عمران کی زبان سے خود بخود یہ الفاظ نکلے اور اس کے ساتھ ہی اس نے جلدی سے اپنے جسم کو ایک بار پھر اس طرح سمیٹا جیسے وہ لباس پہنے ہوئے نہ ہو اور وہ سمٹ کر صوفوں میں اس طرح بیٹھ گیا جیسے کسی سے چھپ رہا ہو۔

"وہ۔ وہ غیر ملکی —— وہ کہاں گئے —— کیا چلے گئے مگر......"

چانک عمران کے ذہن میں ایک خیال بجلی کی طرح کوندا اور وہ حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ دوسرے لمحے وہ اچھل کر صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"وہ کون تھے —— کیا کر گئے ہیں۔ اوہ میرے ہاتھ میں چبھن"۔ عمران کو بیہوش ہونے سے پہلے کا منظر یاد آ گیا۔ اور وہ تیزی سے ڈرائینگ روم کے دروازے کی طرف لپکنے ہی لگا تھا کہ یکلخت ٹھٹک کر رک گیا۔

"اوئی اللہ —— اس طرح لپکنا تو اچھا نہیں ہوتا، سمٹ کر چلنا چاہیے:" —— عمران کی زبان سے ایک بار پھر الفاظ خود بخود پھسل گئے اور اس کے ساتھ ہی اس کا تیزی سے لپکتا ہوا جسم یکلخت ٹھٹک کر رکا اور پھر نا کتخدا لڑکیوں کی طرح سمٹ گیا اور پھر وہ واقعی اسی طرح سمٹے ہوئے انداز میں چلتا ہوا راہداری میں آ گیا۔ دوسرے لمحے اسے سامنے ہی راہداری میں سلیمان اوندھے منہ پڑا نظر آیا تو وہ ایک بار پھر بجلی کی سی تیزی سے سلیمان کی طرف لپکا۔ اس نے جھٹکے سے اسے سیدھا کیا۔ دوسرے لمحے اس کے منہ سے اطمینان بھرا سانس نکل گیا کیونکہ سلیمان صرف بیہوش تھا۔ عمران نے اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے چند لمحوں بعد سلیمان کے جسم میں حرکت سی پیدا ہوئی پھر یہ حرکت تیز ہوتی گئی۔ چند لمحوں بعد اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور پھر وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"صاحب۔ صاحب" —— سلیمان نے اپنے سامنے کھڑے عمران کو دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"صاحب یتمہیں شرم نہیں آتی ہمیں صاحب کہتے ہوئے۔ تم اس طرح ندیدوں کی طرح ہمیں گھور کیوں رہے ہو۔ شرم کرو" عمران کی زبان سے خود بخود یہ الفاظ نکلے اور اس کے ساتھ ہی نہ صرف عمران کا جسم ایک بار پھر سمٹ سا گیا بلکہ اس کے چہرے پر شرم کے شدید آثار ابھر آئے اور اس نے نوجوان لڑکیوں کی طرح منہ ایک طرف کر لیا۔

"کک کک کیا مطلب ——— کیا یہ کوئی نیا ڈرامہ ہے صاحب میں چائے کا پوچھنے آ رہا تھا کہ ایک غیر ملکی ڈرائینگ روم سے آیا اور اس کے ساتھ ہی میری ناک پر کوئی غبارہ سا پھوٹا اور پھر مجھے ہوش ہی نہ رہا" ——— سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ اس کا مطلب ہے کہ یہ دونوں غیر ملکی کسی خاص مشن پر آئے تھے۔ ٹھہرو میں ذرا گائیگر سے چیک کر لوں" ——— عمران نے یکلخت اپنے اصل لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے اپنے خاص کمرے کی طرف بڑھنے لگا لیکن دوسرے لمحے وہ یوں ٹھٹھک کر رک گیا جیسے چابی والے کھلونے کی چابی اچانک ختم ہو جاتی ہے۔

"ہائے اللہ ——— تم پھر ندیدوں کی طرح ہمیں دیکھ رہے ہو۔ حالانکہ تم نے ہمیں مردانے کپڑے کیوں پہنا رکھے ہیں۔ ہمیں شرم آ رہی ہے اس لباس میں" ——— عمران کی زبان سے ایک بار پھر یہ الفاظ نکلے اور اس کے ساتھ ہی وہ لجاتا ہوا اور اٹھلاتا ہوا اپنے کمرے میں داخل ہوا اور سیدھا ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے

پلٹ کر بھی سلیمان کی طرف نہ دیکھا جو حیرت سے آنکھیں پھاڑے کھڑا اسے دیکھ رہا تھا لیکن اس کے باوجود عمران کو ایسے محسوس ہوا تھا جیسے سلیمان کی نگاہیں کسی کینچوے کی طرح اس کی پشت پر رینگ رہی ہوں۔

"بڑا بے شرم اور ندیدہ ہے یہ سلیمان ——— ہمیں کس طرح گھور رہا ہے جیسے نظروں ہی نظروں میں کھا جائے گا" ——— عمران نے ڈریسنگ روم میں داخل ہوتے ہی لاشعوری طور پر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے باقاعدہ ڈریسنگ روم کا دروازہ اندر سے بند کیا اور ایک طرف موجود بڑی سی الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس الماری میں مختلف ڈیزائنوں کے زنانے لباس موجود تھے۔ یہ لباس صرف عمران نے خاص موقعوں کے لئے بنوا کر رکھے ہوئے تھے۔ ویسے آج تک ان کے استعمال کی کبھی نوبت نہ آئی تھی لیکن اب یہ لباس اسے بے حد پسند آ رہے تھے ایسے جیسے یہ اس کے پسندیدہ لباس ہوں اور پھر اس نے ایک سرخ رنگ کا اور ریشمی کپڑے کا بنا ہوا شلوار سوٹ نکالا جس کے ساتھ باقاعدہ کرن لگا ہوا ریشمی دوپٹہ بھی موجود تھا۔ اس نے لباس اٹھایا اور باتھ روم کا دروازہ کھول کر باتھ روم میں داخل ہو گیا۔ اس نے باتھ روم کی بتی بند کر دی اور پھر جسم پر موجود لباس اس طرح اتارنے لگا جیسے یہ لباس نجانے کیوں اس کے جسم پر موجود تھا اسے بتی جلاتے ہوئے شرم آ رہی تھی۔ اس کے روشندان سے آنے والی ہلکی سی روشنی میں اس نے جسم پر موجود مردانے کپڑے اتارے اور پھر سرخ رنگ کا ریشمی جوڑا پہن کر

اس نے باقاعدہ مشرقی لڑکیوں کی طرح گردن لگا ہوا ریشمی دوپٹہ ا
اور جسم پر لپیٹ لیا۔

"واہ کس قدر خوبصورت لباس ہے۔ ارے مگر یہ ہمارا ج
کیوں تیچا تیچا سا لگ رہا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے باتھ روم ک
بڑے آئینے میں اپنے آپ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہمیں ہلکا سا میک اپ کرنا چاہیے"۔۔۔۔۔ عمران نے
لباس کو آئینے میں دیکھ کر درست کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ اٹھا
ہوا اور لڑکیوں کے انداز میں چلتا ہوا باتھ روم سے نکل کر ڈرائنگ
روم میں آ گیا۔ اسی الماری کے نچلے خانے میں ایک لیڈیز میک اپ
باکس بھی موجود تھا۔ اس نے وہ باکس اٹھا لیا۔

"ہائے اللہ کتنی مٹی پڑی ہے اس باکس پر"۔۔۔۔۔ عمرا
نے اٹھلاتے ہوئے انداز میں کہا اور پھر ایک طرف پڑا میلا کپڑا اٹھ
اس نے بڑی نفاست سے باکس کو صاف کیا اور پھر اسے لے
وہ دوبارہ باتھ روم میں آیا۔ اس نے باکس کھولا اور پھر اس میں
موجود لپ سٹکس کے مختلف شیڈز میں ایک شیڈ نکال کر اس نے
اپنے ہونٹوں پر بڑی نفاست سے لپ سٹک لگانی شروع کر د
لپ سٹک سے اس کے سرخ ہونٹ اور بھی زیادہ سرخ اور خوبصو
نظر آنے لگے۔ اس کے بعد اس نے باقاعدہ گالوں پر پف
فلشر کے ٹچز لگائے۔ آنکھوں میں سرمہ نہ صرف ڈالا بلکہ ا
کی لکیریں بھی سائیڈوں پر دنیا کے کی طرح باہر کو کھینچیں۔ پھر
پر ایک خوبصورت آئی شیڈ لگایا۔

"واہ اب کچھ شکل تو بنی۔۔۔ خواہ مخواہ مردوں جیسی شکل بنا
رکھی تھی ہونہہ"۔۔۔۔۔ عمران نے مڑتے ہوئے کہا۔ چونکہ وہ
صبح شیو بنا چکا تھا اس لئے اس کے گال اس وقت بالکل نرم
ہتے عورتوں کی طرح۔ عمران باکس بند کرنے ہی لگا تھا کہ یکلخت
اس کے ایک خانے میں موجود جیولری دیکھ کر چونک پڑا۔

"اوہ کس قدر خوبصورت جیولری ہے"۔۔۔۔۔ عمران کی
زبان سے خود بخود نکلا اور اس نے خوبصورت ٹاپس کی جوڑی
اٹھائی جس میں خوبصورت زرکون جڑے ہوئے تھے اور انہیں کانوں
میں لگا کر دبایا تو ٹاپس کانوں کے کناروں پر فکس ہو گئے۔ ایک
خوبصورت سا لاکٹ اٹھا کر اس نے گلے میں پہنا اور پھر شیشے میں
اپنے آپ کو دیکھنے لگا۔ اس کے لبوں پر خود بخود ایسی مسکراہٹ
پھیل گئی جیسے اسے اپنا یہ سراپا بے حد پسند آیا ہو۔ اس نے باکس
بند کر کے اسے دوبارہ الماری میں رکھا اور پھر ڈرائینگ روم میں آ کر
اس نے دروازہ کھولا اور کمرے میں آ گیا۔ اسی لمحے اسے دروازہ پر
کھڑا سلیمان دکھائی دیا جس کا چہرہ حیرت کی شدت سے پتھر ہو رہا
تھا اور آنکھیں اس طرح کھلی ہوئیں اور ساکت تھیں جیسے اسے
سکتہ ہو گیا ہو۔

"ہائے اللہ۔۔۔ کتنی بار کہا ہے کہ ہمیں اس طرح نہ دیکھا کرو
ہم اماں بی سے تمہاری شکایت کریں گے"۔۔۔۔۔ عمران نے
لجاتے ہوئے کہا اور سلیمان کے ہونٹ یکلخت بھنچ گئے اور اس
کے چہرے پر زلزلے کے سے آثار ابھرے۔

" ہونہہ اس کا مطلب ہے بڑی بیگم صاحبہ کا شبہ درست تھا۔ آپ پر یقیناً کسی پری کا سایہ ہو گیا ہے "۔۔۔۔۔۔ سلیمان بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔

" ہم خود کیا کسی پری سے کم ہیں۔ اللہ رکھے ہمارے حسن کے سامنے پری کیا حیثیت رکھتی ہے "۔۔۔۔۔۔ عمران نے لجاتے شرماتے ہوئے لہجے میں کہا اور سمٹ کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے سامنے پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" جی فرمائیے "۔۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب میں طاہر بول رہا ہوں "۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے طاہر کی آواز سنائی دی۔ اس کے لہجے میں ہلکی سی حیرت موجود تھی۔ شاید یہ حیرت عمران کے بدلے ہوئے انداز کی وجہ سے تھی لیکن اس نے اس کا اظہار نہ کیا تھا۔

" آخر آپ لوگ ہمیں زبردستی کیوں مرد بنانے پر تلے ہوئے ہیں جب ہم کہہ رہے ہیں کہ ہم مرد نہیں ہو سکتے تو پھر ہمارے نام کے ساتھ صاحب کیوں استعمال کرتے ہیں۔ کیا آپ ہمیں مس عمران نہیں کہہ سکتے۔ پلیز طاہر صاحب آئندہ آپ محتاط رہا کریں۔ اور اب فرمائیے آپ نے کس مقصد کے لئے فون کرنے کی زحمت کی ہے۔ ندیدہ سلیمان نجانے کہاں مر گیا ہے جو ہمیں فون سننا پڑ رہا ہے۔ ہمیں تو شرم آتی ہے غیر مردوں کا فون سنتے ہوئے۔ لیکن مجبوری ہے "۔۔۔۔۔۔

عمران نے اسی طرح لاڈ بھرے مگر شکائتی لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب ۔۔۔۔ ابھی تک آپ کے ذہن پر اسی واقعہ کا اثر موجود ہے شاید ۔۔۔۔ میں نے بھی اسی سلسلے میں فون کیا تھا کہ ابھی تک ان غیر ملکیوں کو تلاش نہیں کیا جا سکا جو دعوت میں شریک تھے اور ان کے سامنے پرنسپل الفت حسین نے بات کی تھی "۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اس نے یہی سمجھا ہو گا کہ عمران اسے تنگ کرنے کے لئے ایسی باتیں کر رہا ہے۔

" پھر وہی صاحب ۔۔۔۔ پلیز ہم نے کہا نہیں، ہمیں صاحب نہ کہا کریں۔ ہمیں شرم آتی ہے "۔۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس طرح رسیور رکھ دیا جیسے اسے بلیک زیرو کے دوبارہ صاحب کہنے پر بری طرح غصہ آ گیا ہو۔

" ہونہہ نجانے ان مردوں کے دماغ میں کیا کیڑا رینگتا ہے کہ زبردستی ہمیں مرد بنانا چاہتے ہیں۔ ہم کیوں بنیں مرد۔ ہونہہ وحشی اور ندیدے "۔۔۔۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور دوبارہ سمٹ کر کرسی میں بیٹھ گیا۔

" ہمیں یوں فارغ نہیں بیٹھنا چاہیے۔ دادی اماں کہتی ہیں فارغ لڑکیوں کے دماغ میں شیطان گھس جاتا ہے لیکن اب ہم کریں کیا۔ یہ سلیمان بھی نجانے کہاں چلا گیا ہے کم از کم اون کے گولے اور سلائیاں ہی لا دیتا، ہم اپنا ایک خوبصورت سا سویٹر ہی

بنا لیتیں۔ ارے ہاں آج کے اخبار میں سویٹر کا بڑا خوبصورت نمونہ چھپا ہے۔" ——— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور چونک کر اس نے سامنے میز پر پڑا ہوا اخبار اٹھایا اور اسے بڑی نزاکت سے کھول کر دیکھنے لگا۔ اس میں واقعی خواتین بیگم کے نام پر دو صفحات شائع ہوئے تھے جن میں سے ایک پر سویٹر کا نیا نمونہ اور اس کی بنائی کی ترکیب تفصیل سے موجود تھی۔ عمران غور سے اس ترکیب کو دیکھنے لگا۔ تین سلائیاں الٹیں دو سیدھی چار الٹیں دو سیدھیں، کچھ اس قسم کی تفصیل تھی۔

"واہ واقعی خوبصورت نمونہ ہے۔ الٹا بھی ہے سیدھا بھی۔ الٹا زیادہ ہے سیدھا کم ہے، زمانہ بھی تو الٹا آگیا ہے اس لئے! یہ الٹا زیادہ اور سیدھا کم سویٹر یقیناً آج کل کے زمانے کا ہے۔ کا مطلب ہوا جدید، اوہ ہم ضرور بنیں گے یہ سویٹر۔" ——— عمران نے خاص انداز سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

ابھی عمران سویٹر کے اس الٹے سیدھے نمونے پر غور و فکر کر رہا تھا کہ اسے فلیٹ کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلنے کی آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"ہونہہ کوئی مرد ہی آیا ہوگا، وہی اس وحشیانہ انداز میں دروازہ کھولتے ہیں، جنگلی، وحشی، بداخلاق، ندیدے۔" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ ہے کہاں — مجھے بتاؤ، میں اس نامراد پری کی آنکھیں نکال لوں گی۔ اس کو ساری دنیا میں میرا ہی بچہ نظر آیا تھا۔"

اماں بی کی ہانپتی ہوئی تیز آواز سنائی دی اور عمران گھبرا کر اٹھا۔ اخبار اس کے ہاتھ سے نیچے گر گیا اور دوسرے لمحے اماں بی اور اس کے پیچھے ثریا کمرے میں داخل ہوئیں۔ عقب میں سلیمان کا چہرہ نظر آ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر واقعی ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔

"ہیں یہ کیا — یہ تو سچ مچ لڑکی بنا کھڑا ہے۔" ——— اماں بی کی آنکھیں عمران کو اس خوبصورت سرخ ریشمی جوڑے میں دیکھ کر حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں اور اسی لمحے ثریا کے حلق سے زوردار قہقہہ نکلا۔

"واہ بھائی جان — بہت خوب — واہ اسے کہتے ہیں روپ دھارنا — لطف آگیا اس فینسی ڈریس شو کا۔" ——— ثریا نے بری طرح ہنستے ہوئے کہا۔ وہ اس بری طرح ہنس رہی تھی کہ جیسے ساری زندگی کے ہنسنے کا کوٹا اکٹھا ہی ختم کر لینا چاہتی ہو۔ مگر دوسرے لمحے اماں بی ہائے میرا عمران کہتے ہوئے لہرائیں اور اگر پیچھے کھڑے ہوئے سلیمان نے برق رفتاری سے اماں بی کو سنبھال نہ لیا ہوتا تو وہ یقیناً دھڑام سے نیچے گر کر اپنے آپ کو زخمی کر لیتیں۔ ثریا بھی اماں بی کی حالت دیکھ کر ہنسنا بھول گئی۔

"ہائے اللہ — اماں بی کو کیا ہوگیا۔" ——— عمران بھی تیزی سے آگے بڑھا لیکن اس کا بولنے اور چلنے کا انداز خالصتاً نسوانی تھا۔ اماں بی بیہوش ہو چکی تھیں اور سلیمان نے انہیں بڑے احترام سے سنبھال کر صوفے پر لٹا دیا اور جلدی سے پانی لینے کے لئے باتھ روم کی طرف بھاگا۔

"اماں بی — اماں بی، آپ کو کیا ہو گیا؟" ——— ثریا نے بے اختیار ماں کو جھنجھوڑنا شروع کر دیا۔

"ارے۔ ارے ثریا — یہ کیا کر رہی ہو۔ اس طرح تو اماں بی کی طبیعت بگڑ جائے گی، ٹھہرو ہم ہوا دیتے ہیں"۔ ——— عمران نے کہا اور جلدی سے اپنے سر پر لپٹا ہوا دوپٹہ پکڑ کر اس نے اس سے اماں بی کے چہرے پر ہوا دینی شروع کر دی۔ دوسرے لمحے سلیمان واپس لوٹا اور اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے گلاس میں سے پانی ہتھیلی پر انڈیلا اور اماں بی کے چہرے پر چھینٹے مارنے شروع کر دیئے۔ چھینٹوں کا اثر واقعی حیرت انگیز ثابت ہوا اور اماں ہوش میں آگئیں۔

"خدا کا شکر ہے — اللہ میاں نے ہماری دعائیں سن لیں"۔ — عمران نے اطمینان کا طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر پیچھے ہٹ کر قالین پر اس طرح سمٹ کر بیٹھ گیا جیسے وہ واقعی کوئی لڑکی ہو۔ اس کے بیٹھنے کا انداز خالصتاً نسوانی تھا۔

"ہائے میری قسمت — اللہ نے ایک ہی بیٹا دیا تھا وہ بھی لڑکی بن گیا — ہائے میری قسمت"۔ ——— اماں بی نے بے اختیار دونوں ہاتھوں میں سر پکڑ کر کراہتے ہوئے کہا۔

"اماں بی — اماں بی، یہ عمران بھائی ناٹک کر رہے ہیں اسے ڈریس شو کہتے ہیں — اماں بی"۔ ——— ثریا نے جلدی سے ماں کو سنبھالنے کے ساتھ ساتھ انہیں سمجھانا شروع کر دیا۔

"کیا — کیا کہہ رہی ہو — ناٹک، ارے ہاں ہمارے زمانے میں واقعی ناٹک میں مرد عورتوں کا لباس پہن کر ناٹک کیا کرتے تھے۔ اوہ مگر کیا ضرورت تھی اسے ناٹک کرنے کی۔ کیا باپ کی عزت اسی طرح ڈبوئے گا — کیوں بے"۔ ——— اماں بی کی حالت یکلخت بدل گئی اور دوسرے لمحے انہوں نے تیزی سے جوتی اپنے پیر سے اتاری اور پھر سامنے بیٹھے قالین پر بیٹھے ہوئے عمران کے سر پر تڑا تڑ جوتیاں برسانی شروع کر دیں۔ اب ان کے چہرے پر بے پناہ غصہ اور جلال تھا۔

"اوئی اللہ — ہائے اللہ، اماں بی ہمیں نہ ماریں — ہمیں نہ ماریں"۔ ——— عمران کی زبان سے بے اختیار الفاظ نکلنے لگے۔

"ہیں — ابھی تک وہی ناٹک — ٹھہرو آج میں تمہاری یہ کھوپڑی پلپلی کر کے ہی چھوڑوں گی — تمہاری یہ جرأت کہ ماں سے بھی ناٹک کرو"۔ ——— اماں بی کو اور زیادہ جلال آگیا اور پھر تو ان کی جوتیوں میں اس قدر تیزی آگئی کہ جیسے وہ بوڑھی اور بیمار نہ ہوں، انتہائی طاقتور ہوں اور یہ طاقت ان کے غصے کی تھی۔ ثریا اور سلیمان ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کے مصداق خاموش تھے کیونکہ اماں بی کے چہرے پر جو غصہ اور جلال تھا اس نے انکے ذہنوں اور جسموں کو جیسے سُن کر کے رکھ دیا تھا۔

"نالائق — بدتمیز — ماں سے ناٹک کرتا ہے"۔ ——— اماں بی کا غصہ لمحہ بہ لمحہ بڑھتا جا رہا تھا اور پھر اچانک عمران کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ یکلخت پہلو کے بل زمین پر گرا اور ساکت ہو گیا۔

" اور ناٹک کرتا ہے ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ اور ناٹک "۔۔۔۔۔۔ اماں بی کو اور جلالی آگیا لیکن اُسی لمحے ثریا کو جیسے ہوش آگیا۔ اس نے جلدی سے اماں بی کا ہاتھ پکڑا۔

" اماں بی عمران بھائی بیہوش ہوگئے ہیں "۔۔۔۔۔۔ ثریا نے جلدی اور تیز لہجے میں کہا۔

" بیہوش نہیں ۔۔۔ یہ ناٹک کر رہا ہے۔ آج میں اس کا سارا ناٹک ان جوتیوں سے ختم کر دوں گی "۔۔۔۔۔۔ اماں بی اسی طرح غصے اور جلال میں تھیں۔

" بیگم صاحبہ ۔۔۔ صاحب واقعی بیہوش ہوگئے ہیں "۔۔۔۔۔۔ سلیمان نے جلدی سے آگے بڑھ کر عمران کو سیدھا کرتے ہوئے کہا، وہ واقعی بیہوش ہو چکا تھا۔

" ہائے میرا بیٹا ۔۔۔ میرا عمران "۔۔۔۔۔۔ اماں بی کے منہ سے بلحنت کراہ سی نکلی اور پھر وہ ثریا کے بازوؤں میں ہی جھول گئیں۔ وہ بھی بیہوش ہوگئی تھیں۔

" جلدی ۔۔۔ انکل ڈاکٹر کو بلاؤ سلیمان ۔۔۔ جلدی کرو "۔۔۔۔۔۔ ثریا نے بُری طرح بدحواس ہوتے اور چیختے ہوئے کہا۔

" گھبرائیں نہیں ۔۔۔ ابھی انہیں ہوش آجائے گا "۔۔۔۔۔۔ سلیمان نے عمران کو چھوڑ کر جلدی سے ایک طرف تپائی پر رکھا گلاس اٹھایا اور اس بار اس نے دونوں کے چہروں پر بعد دیگرے چھینٹے مارنے شروع کر دیئے۔ چھینٹوں کا اثر اس بار بھی ویسا ہی حیرت انگیز نکلا اور ان دونوں کے چہروں کی کیفیات بدلنے لگیں لیکن پھر اماں بی سے پہلے عمران کی آنکھیں کھلیں اور دوسرے لمحے وہ یکلخت اچھل کر بیٹھ گیا۔ اس کی آنکھوں میں عجیب سی حیرت تھی۔

" ارے اماں بی ۔۔۔ ثریا ۔۔۔ اوہ اماں بی کو کیا ہوا "۔۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

اسی لمحے اماں بی کو ہوش آگیا اور وہ اٹھنے لگیں۔

" میرا بچہ ہائے ۔۔۔ یہ میں نے کیا کر دیا "۔۔۔۔۔۔ اماں بی نے ہوش میں آتے ہی چیختے ہوئے کہا۔

" اماں بی ۔۔۔ اماں بی ۔۔۔ کیا ہوگیا آپ کو ۔۔۔ اوہ سلیمان ڈاکٹر کو بلاؤ "۔۔۔۔۔۔ عمران نے بُری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں اماں بی کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

" خدایا تیرا شکر ہے ۔۔۔ میرے بیٹے کو ہوش آگیا "۔۔۔۔۔۔ اماں بی نے جب عمران کو ہوش میں دیکھا تو وہیں صوفے پر ہی بے اختیار سجدے میں گر گئیں۔

" ارے یہ کیا ۔۔۔ یہ لباس ۔۔۔ لاحول ولا قوۃ ۔۔۔۔۔۔ کیا مطلب "۔۔۔۔۔۔ اسی لمحے اچانک عمران کی نظریں اپنے لباس پر پڑیں اور وہ واقعی لوکھلاہٹ میں بُری طرح ناچ سا گیا۔ اس کے چہرے اور آنکھوں میں شدید ترین حیرت کے آثار ابھر آئے تھے۔

" اب بند بھی کریں یہ ناٹک بھائی جان۔ جائیں جا کر لباس بدل لیں "۔۔۔۔۔۔ ثریا نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا، وہ بھی

سمجھی تھی کہ عمران کی یہ حیرت بھی اسی ناٹک کا ہی کوئی حصہ ہے۔

"ناٹک ۔ کیا مطلب ۔ مگر یہ لباس ۔ لاحول ولا قوۃ ۔ تم امال بی کا خیال رکھو میں ابھی آتا ہوں" ۔۔۔۔ عمران نے اس بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا کہ ثریا بھی حیران ہو کر عمران کے چہرے کو دیکھنے لگی جو پاگلوں کے سے انداز میں دوڑتا ہوا ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا تھا۔

سرخ پہاڑی کے دامن میں موجود پرانا ریسٹ ہاؤس کسی مفلس کی جیب کی طرح بالکل ہی ویران اور خالی پڑا ہوا تھا۔ چوہان اور صدیقی دو مختلف راستوں سے بڑے محتاط انداز میں اس میں داخل ہوئے تھے لیکن وہاں موجود مخصوص قسم کا سناٹا اور ویرانی نے انہیں پہلے ہی لمحے میں بتا دیا تھا کہ ریسٹ ہاؤس خالی ہے لیکن اس کے باوجود انہوں نے بڑے محتاط انداز میں سارے ریسٹ ہاؤس کی تلاشی لی۔ گو وہاں ایسے آثار موجود تھے کہ یہاں چند روز قبل کئی آدمی موجود رہے ہیں لیکن اس وقت وہاں نہ ہی کسی قسم کا کوئی سامان موجود تھا اور نہ کوئی آدمی۔

"تم جا کر نعمانی کو لے آؤ ' تاکہ اب یہاں رابرٹ سے اطمینان سے پوچھ گچھ ہو سکے" ۔۔۔۔ چوہان نے کہا اور صدیقی سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد صدیقی جب واپس

لوٹا تو اس کے کاندھے پر بیہوش رابرٹ لدا ہوا تھا۔ اور نعمانی
بھی اس کے ساتھ ہی تھا۔ نعمانی کے ہاتھ میں ایک بریف کیس
بھی موجود تھا اور ایک رسی کا گچھا بھی صدیقی نے بیہوش رابر
کو وہیں گرد آلود فرش پر ڈال دیا۔

"یہ بریف کیس رابرٹ کا ہے"۔۔۔۔ چوہان نے نعمانی
سے پوچھا۔

"ہاں عقبی سیٹ کے نیچے پڑا تھا۔ ساتھ ہی رسی بھی تھی
اس لئے اٹھا لایا کہ اب اسے باندھنا بھی تو ہے"۔۔۔۔ نعمانی
نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ اسے ستون کے ساتھ باندھو' میں اس برلا
کیس کا جائزہ لیتا ہوں"۔۔۔۔ چوہان نے کہا اور نعمانی بریف
کیس چوہان کو دے کر صدیقی کی طرف بڑھ گیا۔ وہ دونوں ہی ذ
طور پر اس مشن میں چوہان کو اپنا چیف تسلیم کر چکے تھے' کیونکہ
ایک لحاظ سے یہ مشن چوہان کے ذہن کا ہی نتیجہ تھا ورنہ وہ آ
خاور کے ساتھ ہی راہیل کو لے کر واپس چلے جاتے۔

"بریف کیس کے کلپ صرف بند تھے' انہیں لاک نہ کیا گیا
اس لئے بریف کیس آسانی سے کھل گیا اور چوہان اس کی تلاش
میں مصروف ہو گیا۔ بریف کیس میں دو جوڑے کپڑوں کے علاو
ایک غیر ملکی ریوالور' ایک تیز دھار خنجر اور ایک چھوٹی سی ڈائری
بھی موجود تھی۔ اس کے علاوہ بریف کیس میں بڑے بڑے نوٹوا
پر مشتمل کئی گڈیاں بھی خفیہ خانوں سے باہر آ گئی تھیں۔ یہ رق

تنی مالیت میں تھی کہ چوہان کا ذہن رابرٹ کی طرف سے اور بھی
یادہ کھٹک گیا تھا کیونکہ ایک سائنسدان کے پاس اس قدر بڑی
م کی موجودگی عام حالات میں ناممکن تھی۔ بہرحال اس نے رقم کی
ف توجہ دینے کی بجائے ڈائری کھولی اور دوسرے لمحے وہ چونک
کیونکہ ڈائری میں جو کچھ بھی لکھا گیا تھا وہ ایسے تھا جیسے کوئی
رٹ ہینڈ میں لکھے یا پھر سیاہی میں ڈوبا ہوا کوئی کیڑا ان صفحات
ینگتا رہا ہو۔

"کیا پڑھ رہے ہو چوہان"۔۔۔۔ نعمانی نے اس کی طرف
ے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے معاملہ کچھ اس سے بھی زیادہ مشکوک ہے جتنا
سمجھ رہا تھا۔ یہ دیکھو اس قدر بھاری مالیت کی رقم اور اس ڈائری
زیر ۔۔۔ یہ یقیناً کوئی کوڈ ہے اور کوڈ بھی انتہائی نامانوس سا"
ن نے کہا اور ڈائری نعمانی کی طرف بڑھا دی۔

"کس کوڈ کی بات کر رہے ہو"۔۔۔۔ صدیقی نے بھی
ب آتے ہوئے کہا۔ وہ رابرٹ کو ستون سے اچھی طرح باندھ کر
ں لوٹ رہا تھا۔

"یہ تو کوئی خاص ہی کوڈ ہے"۔۔۔۔ نعمانی نے کہا اور ڈائری
ی کی طرف بڑھا دی۔

"ارے یہ تو ایکس تھرٹی ایکس کوڈ ہے۔ بہت خوب بڑے طویل
ے کے بعد نظر آیا ہے"۔۔۔۔ صدیقی نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ایکس تھرٹی ایکس ۔۔۔ کیا مطلب"۔۔۔۔ اس بار نعمانی

اور چوہان دونوں نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ کوڈ باچیان کی ایک قدیم اور متروک زبان کے اشارات
مبنی ہے۔ اسے دوسری جنگ عظیم میں ایک خاص حلقے میں اِ
دیا گیا تھا لیکن چونکہ یہ بے حد مشکل کوڈ ہے اس لئے جلد ہی تر
ہوگیا" ——— صدیقی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اسے ڈی کوڈ کر سکتے ہو" ——— چوہان نے پو

"کر تو سکتا ہوں لیکن یہاں نہیں ——— میرے پاس دنیا کے
معروف اور غیر معروف کوڈز کے بارے میں ایک جامع کتاب
ہے۔ میں نے اس کوڈ کے بارے میں اس کتاب میں پڑھا تھا۔
ہی شکلیں اس کے ایک صفحے پر دی گئی تھیں۔ اس کی کنجی بھی ا
میں دی گئی تھی۔ میں نے شوق کی بنا پر اس پر کئی دن مغز مارک
اور تھوڑی سی شدھ بدھ بھی حاصل کر لی تھی لیکن اب مجھے پورا
طرح یاد نہیں ہے۔ البتہ واپس جا کر کتاب کی مدد سے حل ہو
ہے" ——— صدیقی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ——— اب اس رابرٹ سے بھی پوچھ گچھ ہو جا
جو ایک ذاتی ڈائری میں ایسا مشکل کوڈ اتنی آسانی سے لکھتا ر
چوہان نے کہا اور صدیقی نے بھی سر ہلا دیا اور ساتھ ہی ڈائر
کر کے اس نے چوہان کے ہاتھ میں دے دی۔

" ایسا کوڈ کوئی تربیت یافتہ ایجنٹ ہی اس طرح استعمال
ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے چوہان نے اپنی ذہانت سے
پر ہاتھ ڈالا ہے۔ رابیل کے اغوا اور واپسی کے پیچھے کوئی

گڑبڑ یقیناً موجود ہے" ——— نعمانی نے پُر خیال لہجے میں کہا اور چوہان نے سر ہلا دیا اور پھر اس نے ڈائری کو جیب میں ڈالی اور بریف کیس میں موجود خنجر اور ریوالور اٹھا لئے۔ ریوالور کا میگزین پوری طرح بھرا ہوا تھا۔

"اگر یہ تربیت یافتہ ایجنٹ ہے صدیقی تو پھر یہ آسانی سے کچھ اگلے گا بھی نہیں لیکن میں اس کے حلق سے اب سب کچھ اگلوا لوں گا" ——— چوہان نے بڑے پُر عزم لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے چوہان اس سے پوچھ گچھ کرے۔ ہم دونوں اس ریسٹ ہاؤس کی دونوں سمتوں سے نگرانی کریں۔ ہو سکتا ہے اس کے ساتھی اچانک آ جائیں۔ اس طرح ہم بے خبری میں مارے بھی جا سکتے ہیں" ——— نعمانی نے کہا اور صدیقی نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے ——— احتیاط بہرحال فائدہ دیتی ہے" ——— چوہان نے کہا اور نعمانی اور صدیقی دونوں تیزی سے مڑے اور پھر اس کمرے سے باہر نکل گئے۔ چوہان نے آگے بڑھ کر ستون سے رسی کی مدد سے بندھے ہوئے رابرٹ کا پہلے تو بغور جائزہ لیا پھر اس نے ریوالور اور خنجر دونوں کو جیب میں ڈالا اور ستون کے عقب میں جا کر اس نے پہلے رسیوں کی بندش کو اچھی طرح چیک کیا کیونکہ غیر ملکی تربیت یافتہ ایجنٹ کا خیال سامنے آنے کے بعد وہ اب بے حد محتاط ہو گیا تھا۔ جب اسے اطمینان ہو گیا کہ بندشوں کی نوعیت ایسی ہے کہ رابرٹ اسے کسی طرح بھی نہ کھول

سکے گا تو دوبارہ رابرٹ کے سامنے آیا اور دوسرے لمحے اس نے رابرٹ کے دونوں گالوں پر یکے بعد دیگرے تیزی سے تھپڑ شروع کر دیئے۔ چند تھپڑوں کے بعد ہی رابرٹ کے جسم میں حرکت پیدا ہونے لگ گئی اور چوہان ایک قدم پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد رابرٹ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ چوہان خاموش کھڑا رہا۔ جیسے ہی رابرٹ کا شعور جاگا اس کی آنکھوں اور چہرے پر شدید حیرت کے آثار نمودار ہوئے۔

" مم۔ مم میں کہاں ہوں "۔۔۔۔۔۔ رابرٹ نے شدید حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اسی ریسٹ ہاؤس میں جہاں بقول تمہارے تم رابیل کے رہتے رہے ہو "۔۔۔۔۔۔ چوہان نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ تم نے مجھے باندھ کیوں رکھا ہے۔ مم۔ مم میں نے کیا کیا ہے "۔۔۔۔۔۔ رابرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہارے سارے قصور اس ڈائری میں بند ہیں رابرٹ اور اگر تم یہ سمجھتے تھے کہ ایکس کھتری ڈی ایس کوڈ کوئی نہیں پڑھ سکتا تو یہ تمہاری خام خیالی تھی "۔۔۔۔۔۔ چوہان نے جیب سے رابرٹ کی ڈائری نکال کر اسے دکھاتے ہوئے کہا اور رابرٹ کے چہرے پر یکلخت اس قدر حیرت چھا گئی کہ جیسے اسے حیرت کی بجائے ہزاروں وولٹیج الیکٹرک کرنٹ کا شاک لگا ہو۔

" تت تت۔۔۔ تم نے ڈائری پڑھ لی ہے۔ گک گک کوا

تم "۔۔۔۔۔۔ رابرٹ نے اس بار بُری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور چوہان مسکرا دیا۔

" بس اتنا بتا دیتا ہوں کہ تمہاری طرح ہم بھی رابیل میں دلچسپی رکھتے ہیں "۔۔۔۔۔۔ چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ بڑی ذہانت سے رابرٹ کے گرد اپنا جال اس طرح بنتا جا رہا تھا کہ رابرٹ خود بخود وہ سب کچھ اگل دے جو چوہان جاننا چاہتا ہے۔ کیونکہ اگر واقعی رابرٹ تربیت یافتہ ایجنٹ ہے تو پھر اس سے صرف تشدد کی بنا پر معلومات اگلوانا خاصا مشکل کام ثابت ہو سکتا تھا۔

" اوہ۔۔۔ مم۔ مم مگر کیسی دلچسپی۔۔۔ میں سمجھا نہیں "۔۔۔۔۔۔ رابرٹ چوہان کے فقرے پر بُری طرح چونک اٹھا تھا۔

" تقریباً ویسی ہی دلچسپی جیسے تم اور تمہارا ہیڈ کوارٹر رکھتا ہے۔۔۔ البتہ ہمارے فیلڈ قدرے مختلف ہیں "۔۔۔۔۔۔ چوہان نے مبہم اور غیر واضح انداز میں جواب دیا۔

" مم مگر میں تو سائنسدان ہوں "۔۔۔۔۔۔ رابرٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور چوہان بے اختیار طنزیہ انداز میں قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

" بہت خوب۔۔۔ یہاں کی مقامی زبان میں اسے تجاہل عارفانہ کہتے ہیں۔ یعنی سب کچھ جاننے کے باوجود کچھ نہ جاننے کا دعویٰ کرنا "۔ چوہان نے ہنستے ہوئے کہا۔

" یہاں کی مقامی زبان۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔ کیا تم مقامی نہیں ہو "۔۔۔۔۔۔ رابرٹ چوہان کی توقع کے عین مطابق بُری طرح

چونک پڑا تھا۔

"فی الحال تو مقامی ہوں، دیکھو رابرٹ میں نے پہلے کہا تھا کہ ہمیں رابیل سے دلچسپی ہے ——— تم سے نہیں۔ ہمارے فیلڈ اور مقاصد مختلف ہیں اس لئے تمہیں یہاں لا کر اس پوچھ گچھ کا اصل مقصد صرف اتنا ہے کہ تم ہمیں صرف اتنا بتا دو کہ تمہیں رابیل کو ہپناٹائز کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟" ——— چوہان نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ اور رابرٹ کو حیرت کا ایک اور جھٹکا لگا۔ چوہان واقعی کسی ماہر ستار پر کی طرح اپنے پتے ایک ایک کر کے شو کر رہا تھا اور ہر نئے پتے سے رابرٹ کو پہلے سے زیادہ زوردار حیرت کا جھٹکا لگ رہا تھا اور چوہان چاہتا بھی یہی تھا کہ مسلسل حیرت کے زوردار جھٹکے دے کر رابرٹ کا ذہن اس حد تک ماؤف کر دے کہ وہ خود بخود سب کچھ اگل دے جو وہ جاننا چاہتا تھا۔ اسے علم تھا کہ حیرت کے ان پے در پے جھٹکوں کی وجہ سے لازماً رابرٹ کے منہ سے کوئی نہ کوئی ایسا اشارہ ضرور نکلے گا جس کی بنیاد پر وہ آگے بڑھ سکے گا۔

"اوہ۔ اوہ تم میری توقع سے کہیں زیادہ آگے ہو۔ کیا تم ایک ایجنٹ ہو؟" ——— رابرٹ کے منہ سے بے اختیار نکلا اور چوہان بے طرح مسکرا دیا۔

"ضروری تو نہیں ہوتا کہ ایجنٹ کسی نہ کسی حکومت کا ہی ہو ویسے عام طور پر ہوتا تو ایسے ہی ہے" ——— چوہان نے رابرٹ کے ایجنٹ کے اشارے کو پکڑ کر ایسا جواب دیا کہ جس سے

بھی ثابت نہ ہو کہ وہ واقعی ایکریمین ایجنٹ ہے اور ہو بھی سکتا ہے۔ ویسے چوہان جانتا تھا کہ مقامی زبان کے اشارے کی وجہ سے رابرٹ کے ذہن نے اس کی توقع کے عین مطابق اسے غیر ملکی سمجھا ہے اور شاید اس کے قد و قامت اور ڈیل ڈول کی وجہ سے رابرٹ کے ذہن نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ وہ ایکریمین ایجنٹ ہو سکتا ہے۔

"ہونہہ تو تمہارا تعلق کسی مجرم تنظیم سے ہے، میں سمجھ گیا۔ لیکن تمہیں رابیل سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔ وہ تو ایک عام سی لڑکی اور جڑی بوٹیوں کی ماہر ہے" ——— رابرٹ نے اپنے طور پر وہی داؤ چوہان پر استعمال کرنے کی کوشش کی جو چوہان اس پر آزما رہا تھا اور چوہان اس کی بات سن کر بے اختیار مسکرا دیا۔

"اسی لئے تو پوچھ رہا تھا کہ آخر اس پر ہپناٹزم کا عمل کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی تھی؟" ——— چوہان نے بڑے شاطرانہ انداز میں رابرٹ کا داؤ اسی پر ہی الٹا دیا تھا۔

"تو کیا تم واقعی نہیں جانتے کہ ہپناٹزم کا عمل کیوں کیا جاتا ہے؟" ——— رابرٹ نے کہا اور چوہان ہلکا سا قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"گڈ شو ——— رابرٹ تم واقعی خاصے ذہین آدمی ہو، جو شخص ہپناٹزم کے معمول کو صرف دیکھ کر سمجھ جائے اس سے پوچھ رہے ہو کہ ہپناٹزم کا عمل کیوں کیا جاتا ہے ——— بہت خوب" ——— چوہان نے ہنستے ہوئے کہا اور رابرٹ کے چہرے پر ایک رنگ

آکر گزر گیا۔ شاید وہ بھی سمجھ گیا تھا کہ اس کا پالا انتہائی شاطر ذہن آدمی سے پڑ گیا ہے۔

"سوری مسٹر جو بھی تمہارا نام ہو — ہپناٹزم کے بارے مجھے کچھ معلوم نہیں اس لئے میں تو تمہارے منہ سے یہ بات سن کر حیران ہو رہا تھا کہ کیا واقعی رابیل پر ہپناٹزم کیا گیا ہے"۔ رابرٹ بھی لاشعوری طور پر اس ذہنی شطرنج پر مہرے آگے بڑھانے لگ گیا تھا جو چوہان نے اس کے سامنے بچھا دی تھی۔

"وہ تو مجھے تمہاری آنکھیں دیکھ کر ہی معلوم ہو گیا تھا کہ تم اس بارے میں کوئی عملی تجربہ نہیں رکھتے اور عملی تجربہ تو ایک طرف معمولی سی شد بد بھی شاید نہیں رکھتے ورنہ میری آنکھیں دیکھ کر ہی تمہیں اتنا تو معلوم ہو جاتا کہ میرا اس میں کچھ تجربہ بھی ہے۔ بہر حال چونکہ میں اس بارے میں ماہر نہیں ہوں اس لئے میں نے صرف تمہاری بھلائی کے لئے اس عمل کے ذریعے تمہارے ذہن میں جھانکنے کی کوشش نہیں کی کیونکہ ہو سکتا ہے میں تو کامیاب ہو جاؤں مگر تم ذہنی طور پر ہمیشہ کے لئے ناکارہ ہو جاؤ۔ اس لئے میں کوشش کر رہا ہوں کہ تم میرے مطلب کی باتیں مجھے بتا دو۔ صرف میرے مطلب کی کیونکہ مجھے تم سے یا تمہارے ساتھیوں سے کوئی مطلب نہیں ہے اور نہ ہی میں ان باتوں میں وقت ضائع کرنے کا عادی ہوں"۔ — چوہان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے رابرٹ پر اپنے ذہنی شاطرانہ پن کا نیا جال ڈال دیا۔

"اگر تم ہپناٹزم کے بارے میں جانتے ہو تو یہ بھی ضرور جانتے ہو گے کہ ہپناٹزم جہاں کچھ پوچھنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے وہاں کسی چیز کو چھپانے کے لئے بھی کیا جاتا ہے اور یہاں ہمارا مقصد کچھ چھپانا تھا اور جو کچھ چھپانا تھا اس کا تعلق مقامی افراد یا حالات سے ہے۔ کسی غیر ملک سے تعلق نہیں ہے اس لئے تم اس بارے میں اطمینان رکھو"۔ — رابرٹ نے اپنے طور پر تو بڑی ہوشیاری سے چوہان کو مطمئن کرنے کی کوشش کی تھی لیکن چوہان جانتا تھا کہ اس نے اس کے مطلب کی کئی باتیں از خود بتا دی ہیں۔

"مسٹر رابرٹ — اس وقت میں تمہیں اگر مقامی نظر آ رہا ہوں تو اس کا یہی مطلب ہے کہ مجھے بھی اپنے مقصد کے تحت مقامی حالات سے ہی تعلق ہے۔ اس لئے اگر تم ان مقامی حالات کے بارے میں چلو پوری تفصیل نہ بتاؤ تو کم از کم اتنا اشارہ تو کر سکتے ہو جس سے میں سمجھ جاؤں کہ ان مقامی حالات کا تعلق ہمارے کسی مشن سے نہیں ہے۔ ایسی صورت میں ہمارا تم سے تعلق ختم ہو جائے گا اور تم اپنا کام کرتے رہنا ہم اپنا"۔ — چوہان نے کہا۔

"یہاں ایک مقامی آدمی ہے — علی عمران — کیا تم اسے جانتے ہو"۔ — رابرٹ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور یہ سوال اس قدر غیر متوقع تھا کہ چوہان نہ چاہنے کے باوجود بے اختیار چونک پڑا اور ظاہر ہے اتنی بات تو وہ بھی سمجھتا تھا کہ چونکنے

بعد انکار سے رابرٹ یقیناً اس کی طرف سے مشکوک ہو جاتا اور جو کچھ اس نے اپنی ذہنی جنگ سے اب تک معلوم کر لیا یا معلوم کرنے کے لئے جو میدان ہموار کر لیا ہے وہ سب ختم ہو جائے گا۔" ـــ اس لئے اس نے فوری طور پر اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہاں اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ ڈائریکٹر جنرل سنٹرل انٹیلیجنس کا لڑکا اور سپرنٹنڈنٹ انٹیلی جنس فیاض کا گہرا دوست ہے اور مجھے معلوم ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے بھی کبھی کبھی کام کرتا ہے۔ تو کیا تمہارا مشن اس عمران کے بارے میں ہے۔ اگر واقعی ایسا ہے تو پھر تو تمہارا اور ہمارا مشن بالکل مختلف ہے۔" ـــ چوہان واقعی اپنی پوری ذہنی صلاحیتوں سے کام لے رہا تھا چونکہ اس کے پاس وقت کی کوئی کمی نہ تھی اور شاید ایسا موقع بھی اسے بہت کم ملتا۔ اس لئے اس وقت وہ اپنی ذہنی صلاحیتوں کو صحیح معنوں میں بروئے کار لا رہا تھا اور چوہان کی توقع کے عین مطابق اب رابرٹ بغیر کسی تشدد کے صرف ذہنی شطرنج پر مات کھا کر سب کچھ اگل دینے والے مرحلے پر پہنچ سکا تھا۔

"پھر تو تم واقعی کوئی غیر ملکی ایجنٹ ہو ـــ بہر حال اگر تمہارے مشن کا عمران سے کوئی تعلق نہیں تو پھر تم مجھے رہا کر دو کیونکہ ہمارا مشن صرف عمران کے خلاف ہے۔" ـــ رابرٹ نے اطمینان کا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مسٹر رابرٹ ـــ گو ہمارے مشن کا براہ راست تعلق عمران سے نہیں ہے لیکن ہم عمران سے اچھی طرح واقف ہیں۔ وہ کسی بھی وقت ہمارے مشن سے تعلق پیدا کر سکتا ہے اور ہمیں خاص طور پر یہ ہدایت کی گئی تھی کہ ہم عمران سے چوکس رہیں اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم ذرا اپنے مشن کی وضاحت کر دو۔ بے شک اس کی تفصیلات نہ بتاؤ۔ ہمیں اس سے کوئی مطلب نہیں ہے لیکن ہم بہر حال اتنی وضاحت ضرور چاہتے ہیں کہ دو متوازی لکیریں کسی جگہ راستہ کاٹ کر ایک دوسرے سے تو نہ مل جائیں گی۔" ـــ چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم بے فکر رہو ـــ میرے خیال میں تو اب تک عمران اس قابل ہی نہ رہا ہو گا کہ وہ تمہارے مشن سے تعلق پیدا کرے بلکہ میرا خیال ہے آئندہ وہ لفظ مشن ہی بھول جائے گا۔" ـــ رابرٹ نے پر یقین لہجے میں کہا تو چوہان ایک بار پھر چونک پڑا۔

"کیا مطلب ـــ کیا تم لوگوں نے اسے ہلاک کر دیا ہے۔ اتنی آسانی سے تو وہ ہلاک ہونے والوں میں سے نہیں۔" ـــ چوہان نے کہا۔

"ہاں ہمیں معلوم ہے کہ وہ اتنی آسانی سے ہلاک ہونے والوں میں سے نہیں۔ اس لئے اس بار ہمارے ہیڈ کوارٹر نے ایک بالکل ہی منفرد پلاننگ کی تھی۔ ہم نے عمران کو ذہنی طور پر اپنا غلام بنانے کا فیصلہ کیا تھا اور اس فیصلے کے مطابق ہم نے رابیل

مال کیا تھا۔ وہ جڑی بوٹیوں کی ماہر ہے۔ اس نے ایک جڑی بوٹی
فت کی ہے جس کا نام جانگا ہے۔ اس بوٹی کے جوہر کو اگر کوئی
ت چالیس روز تک لگاتی رہے تو اس کے جسم سے ایسی خوشبو
لگتی ہے جو عام طور پر محسوس نہیں ہوتی لیکن اگر اس خوشبو میں
ہوا کوئی کپڑا کسی مرد کو سنگھا دیا جائے تو پھر اس مرد کو اس
ت کی خوشبو میلوں دور سے آنے لگ جاتی ہے اور اس کے بعد
مرد کا ذہن خود بخود اس خوشبودار عورت کے ذہن کے تابع ہو جاتا
۔ ایسا تابع کہ وہ مرد اس عورت کا مکمل طور پر ذہنی غلام ہو
ہے اور اس کے اشاروں پر وہ دنیا کا ہر کام کرنے پر تیار ہوتا
جو عام حالات میں وہ کبھی نہیں کر سکتا۔ لیکن مکمل ذہنی غلامی کے
ضروری ہے کہ اس عورت کا ذہن بھی اس مرد کو سو فیصد مانوسیت
یاد پر قبول کرے چنانچہ فیصلہ کیا گیا کہ رابیل کو ہی اس مشن کے
ستعمال کیا جائے۔ رابیل کو آسانی سے ہیڈ کوارٹر کے تابع کیا
سکتا تھا لیکن جب رابیل کا ذہنی تجزیہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس
ہن میں مردوں کے خلاف نفسیاتی گرہیں موجود ہیں۔ وہ کبھی
سی مرد کو سو فیصد مانوسیت کی بنیاد پر قبول نہیں کر سکتی لیکن
ن کے لئے ہمیں مکمل ذہنی غلامی کی ضرورت تھی اس لئے ہیڈ
رنے پروفیسر اسکاٹ سے رابطہ کیا جو ایسے علوم کا بہت بڑا
ہے۔ اس نے ایک نیا فارمولا بھی ایجاد کر رکھا تھا جسے وہ ایم۔
ارمولا کہتا ہے۔ اس کے تحت وہ دو افراد میں سو فیصد مانوسیت
رسکتا ہے چنانچہ پروفیسر اسکاٹ کو اس مشن پر لگایا گیا اور

میں اور میرا باس اس کے ساتھ آئے۔ رابیل کو ہم نے اغوا کیا۔
پروفیسر اسکاٹ نے اس پر ہپناٹزم کا عمل کیا اور اسے رابیل سے
مریم بنا کر باس کے احکامات کے تابع بنا دیا لیکن چونکہ ہیڈ کوارٹر کی
سخت ہدایات تھیں کہ عمران کو آخر تک اس مشن کا قطعی علم نہ ہو سکے
اور پروفیسر اسکاٹ صرف تصویر کی مدد سے بھی ایم۔ ٹی فارمولا
مکمل کر سکتا تھا اس لئے فیصلہ ہوا کہ ایم۔ ٹی فارمولے کے لئے
عمران کی تصویر حاصل کی جائے لیکن چونکہ رابیل کے ذہن میں مردوں
کے خلاف نفسیاتی گرہیں تھیں اس لئے پروفیسر اسکاٹ کے مشورے
سے عمران کی ایسی تصویر ضروری تھی جس میں وہ بظاہر عورت نظر
آ رہا ہو حالانکہ یہ تقریباً ناممکن کام تھا لیکن باس ہومر بے حد
صلاحیتوں کا مالک ہے اور سپر ایجنٹ ہے۔ اس نے ایک چکر
چلا کر ایسی اصل تصویر حاصل کر لی اور پروفیسر اسکاٹ نے اپنا عمل
شروع کیا لیکن کامیابی کی رفتار بے حد سست تھی کیونکہ پروفیسر
اسکاٹ کے مطابق رابیل کے ذہن میں گہری پیچیدہ رکاوٹیں موجود تھیں۔
اس طرح سو فیصد کامیابی کے لئے مزید ایک سال کی ضرورت تھی۔
چنانچہ یہ پلاننگ ناقابل عمل ہو گئی۔ اس پر پروفیسر اسکاٹ نے نئی
پلاننگ دی کہ اسے موقع دیا جائے تو وہ عمران کے ذہن کے اندر
سوئی ڈال کر کوئی ایسا عمل کر سکتا ہے کہ عمران ذہنی طور پر ہمیشہ
کے لئے اپنے آپ کو عورت سمجھنے لگ جائے گا اور زندگی بھر ایسا
ہی سمجھتا رہے گا۔ دنیا کا کوئی ڈاکٹر اس کا علاج نہ کر سکے گا۔
ہیڈ کوارٹر نے یہ پلاننگ اس لئے منظور کر لی کہ اگر عمران ذہنی طور

پر عورت بننے کے بعد عملی طور پر ناکارہ ہو گیا تب بھی ہیڈ کوارٹر کے راستے کا ایک بڑا پتھر ہٹ جائے گا اور اگر وہ کارآمد رہا تو پہلی پلاننگ کو الٹ دیا جائے گا۔ رابیل کو ذہنی طور پر مرد بنا دیا جائے گا۔ اس طرح نتیجہ وہی نکلے گا۔ رابیل کے ذہن کو ہپناٹائز کر کے اس سے پروفیسر والے سارے واقعہ کو واش کر دیا گیا تاکہ وہ کسی کو کچھ بتا نہ سکے اور میں اسے دارالحکومت اس کے گھر چھوڑنے جا رہا تھا کہ راستے میں تم لوگ مل گئے جبکہ پروفیسر اور باس ہومر نے دوسرا مشن یعنی عمران کو ذہنی طور پر عورت بنانے پر کام کرنا تھا اور ہومر کی عادت ہے کہ وہ انتہائی سادگی اور برق رفتاری سے کام کرتا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ اب تک وہ اپنا مشن مکمل کر چکا ہو گا۔ اور عمران ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ذہنی طور پر عورت بن چکا ہو گا یہ سب کچھ تفصیل سے میں نے تمہیں اس لئے بتایا ہے تاکہ تمہاری تسلی ہو جائے کہ ہمارا مشن لازماً تم سے قطعی مختلف ہے اور ہمارے مشن سے تمہیں بھی فائدہ پہنچے گا کہ عمران ناکارہ ہو جائے گا۔" رابرٹ نے چوہان کی ذہانت کے سامنے شہ مات کھاتے ہوئے اسے اس طرح تفصیل بتا دی جیسے وہ اپنے باس کو تفصیلی رپورٹ دے رہا ہو۔

"ویری گڈ مسٹر رابرٹ ۔۔۔۔ ویری گڈ' بڑی ذہانت آمیز اور انتہائی منفرد پلاننگ کی ہے تمہارے ہیڈ کوارٹر نے کمال کیا ہے اس قدر خوبصورت پلاننگ لیکن یہ بات ابھی تک میری سمجھ میں نہیں آئی کہ ایک غیر معروف اور معمولی سی تنظیم کا ہیڈ کوارٹر آخر
س طرح اس قدر ذہانت آمیز پلاننگ کر سکتا ہے۔ ایسی پلاننگ و انتہائی ذہین افراد ہی کر سکتے ہیں اور ذہین افراد جس تنظیم میں وں وہ غیر معروف رہ بھی نہیں سکتی اس لئے کہیں تم نے صرف ہے چکر دینے کے لئے تو یہ کہانی نہیں بیان کر دی" ۔۔۔۔۔ چوہان نے کہا اور اس بار رابرٹ بڑے طنزیہ انداز میں ہنس پڑا۔

"تم بلیک تھنڈر کو غیر معروف تو کہہ سکتے ہو لیکن چھوٹی ہرگز ہیں کہہ سکتے۔ یہ تنظیم ابھی اپنے آپ کو خفیہ رکھے ہوئے ہے لیکن بب یہ ظاہر ہو گی تو پھر دنیا تو کیا سب سیارے اس کی مٹھی میں ہوں گے" ۔۔۔۔۔ رابرٹ نے بڑے طنزیہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تم سچ کہہ رہے ہو لیکن یہ تو بتاؤ کہ تمہارے ہیڈ کوارٹر کو کیسے معلوم ہو گا کہ عمران عملی طور پر ناکارہ ہو جائے گا۔ ظاہر ہے کوئی بھی سپر ایجنٹ صرف ذہنی طور پر اپنے آپ کو عورت سمجھنے سے تو عملی طور پر ناکارہ نہیں ہو سکتا۔ لبعض عورتیں تو مردوں سے بھی بڑھ کر فیلڈ ایجنٹ کے طور پر کامیاب رہتی ہیں" ۔۔۔۔۔ چوہان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر نے اس کا بھی بندوبست کر لیا ہے۔ جب باس اپنے مشن کی کامیابی کی رپورٹ دے گا تو ہیڈ کوارٹر اسے ایک ایسا مشن سونپے گا جو عمران کے لئے انتہائی اہم ہو گا۔ یہ عمران کے لئے ٹیسٹ کیس ہو گا۔ اگر ہم اس مشن میں کامیاب رہے تو یہی سمجھا جائے گا کہ عمران ناکارہ ہو چکا ہے اور اگر عمران کامیاب

ا تو پھر رابیل والی پلاننگ پر دوبارہ عمل ہوگا"۔۔۔۔ رابرٹ
ے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ ۔۔۔ اب مجھے یقین آگیا ہے کہ بلیک تھنڈر واقعی
ی بڑی تنظیم ہے ۔۔۔ او۔ کے رابرٹ' تم نے وقتی طور پر اپنی
ان بچالی ہے"۔۔۔۔ چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وقتی طور پر کا کیا مطلب ہوا"۔۔۔۔ رابرٹ نے بری
رح چونکتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے جب تک تمہاری باتوں کی تصدیق نہ ہو جائے ہم
مل اعتماد تو نہیں کر سکتے اور تصدیق اس طرح ہو سکتی ہے کہ ہم
ارالحکومت میں جا کر چیک کریں کہ کیا واقعی عمران ذہنی طور پر معذور
ن گیا ہے یا نہیں"۔۔۔۔ چوہان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو تم اس وقت تک مجھے اس طرح قید رکھو گے"۔۔۔۔
ابرٹ نے کہا۔

"ارے نہیں ۔۔۔ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ ہم تمہیں
ید کر کے بیٹھے انتظار کرتے رہیں۔ ہم تمہیں دارالحکومت پہنچا دیں
گے۔ اور اس کے بعد تم آزاد ہو گے لیکن اگر تمہاری باتوں کی
تصدیق نہ ہو سکی تو پھر ہمارے آدمی تمہیں فوراً ڈھونڈ لیں گے
یہاں ہمارے مخبروں کا اس طرح جال پھیلا ہوا ہے کہ تم پاتال
یں بھی گھس جاؤ تب بھی تم ہماری نظروں سے اوجھل نہیں رہ سکتے
تمہارا حلیہ جیسے ہی ہمارے آدمیوں کو پہنچایا جائے گا وہ تمہیں
ٹریس کر لیں گے اور اگر واقعی تم نے جو کچھ کہا ہے' درست نکلا

تمہارا ہیڈ کوارٹر تو ظاہر ہے تمہیں انعام و اکرام دے گا۔ ہم بھی
ی بڑی تنظیم کے ایجنٹوں سے دوستانہ روابط رکھنے پر فخر محسوس
یں گے"۔۔۔۔ چوہان نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو ۔۔۔ کامیابی ہماری ہی ہو گی ۔۔۔ باس ہومر بے پناہ
لاحیتوں کا مالک ہے۔ وہ ناممکن کو ممکن کر دیتا ہے"۔۔۔۔
رٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے"۔۔۔۔ چوہان نے کہا اور ایک قدم آگے بڑھ
دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور رابرٹ
کنپٹی پر پٹاخہ سا چھوٹا' رابرٹ کے حلق سے تحیر بھری چیخ
ی اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔ وہ بے ہوش
کا تھا۔ چوہان تیزی سے واپس مڑا تا کہ اپنے ساتھیوں کو اندر
ئے۔ پھر جب اس نے اپنے ساتھیوں کو رابرٹ کی بتائی ہوئی
یلات سنائیں تو وہ دونوں حیرت سے دنگ رہ گئے۔

"اوہ' اس قدر تفصیلی معلومات تم نے حاصل کر لیں' اتنی
ی سازش کا سراغ لگا لیا لیکن اس رابرٹ کے جسم پر تو تشدد
کا ای نشان تک موجود نہیں ہے"۔۔۔۔ نعمانی نے انتہائی
تعجب بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے اس سے ذہنی شطرنج کھیلی ہے اور میں نے اس
شطرنج میں اسے شہ مات دے دی ہے"۔۔۔۔ چوہان
مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن اصل آدمی تو وہ پروفیسر اسکاٹ اور ہومر ہیں' ان کے

متعلق تم نے کوئی تفصیلات نہیں بتائیں "۔۔۔۔۔۔ صدیقی نے کہا۔

"میں نے جان بوجھ کر پوچھا ہی نہیں ورنہ یہ لازماً بدک جاتا۔ اب ہم اسے دارالحکومت میں کہیں ڈال دیں گے اور پھر اس کی بھرپور نگرانی کریں گے۔ لازماً یہ اپنے ساتھیوں سے جا کر ملے گا یا وہ خود بخود ہمارے سامنے آ جائیں گے "۔۔۔۔۔۔ چوہان نے کہا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ویسے آج مجھے ایک اور شک پڑنے لگ گیا ہے "۔۔۔۔۔۔ نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیسا شک "۔۔۔۔۔۔ چوہان نے چونک کر پوچھا۔

"اس پروفیسر نے اپنے کسی پُراسرار فارمولے سے عمران کا ذہن تمہاری کھوپڑی میں منتقل کر دیا ہے "۔۔۔۔۔۔ نعمانی نے کہا اور چوہان کے ساتھ ساتھ صدیقی بھی قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"ویسے اگر واقعی یہ پروفیسر اور ہومر اپنے مشن میں کامیاب ہو گئے تو آ مزہ جائے گا جب عمران عورت بنا ہوا ہو گا "۔۔۔۔۔۔ صدیقی نے کہا اور اس بار ان کے قہقہوں سے رلیسٹ ہاؤس کا یہ کمرہ گونج اٹھا۔

دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوتے وقت عمران کے چہرے پر جو گہری سنجیدگی طاری تھی اس نے بلیک زیرو کو چونکا دیا۔ وہ اس کے احترام میں اُٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"بیٹھو "۔۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بلیک زیرو سے کہا اور اپنی مخصوص کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

"کیا بات ہے عمران صاحب ۔۔۔ خیریت تو ہے۔ آج آپ ضرورت سے کچھ زیادہ ہی سنجیدہ نظر آ رہے ہیں "۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے پریشانی کے لہجے میں پوچھا۔

"اگر تمہیں مرد کی بجائے عورت بنا دیا جائے۔ میرا مطلب ہے کہ تم طاہر کی بجائے طاہرہ بن جاؤ۔ سرخ ریشمی لباس پہن لو۔ باقاعدہ نسوانی میک اپ کرو، جیولری پہن لو، سر پر کرن لگا ہوا ہو اور تم واقعی اپنے آپ کو عورت سمجھنے لگو، اسی انداز میں

باتیں کرو، اسی انداز میں چلو، پھر تو تمہارا کیا ردعمل ہوگا" عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے" ——— بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا، وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران سنجیدہ رہ کر مذاق کر رہا ہے۔

"اگر فرض کرو کہ ہو جائے تو" ——— عمران اسی طرح سنجیدہ تھا۔

"یہ تو بڑا خوفناک تصور ہے کہ اچھا بھلا مرد عورت بن جائے" بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں ——— کیا عورتیں خوفناک ہوتی ہیں" ——— عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"ارے میرا مطلب یہ نہیں تھا ——— عورتیں تو خوفناک نہیں ہوتیں لیکن مرد کا عورت بن جانا کم از کم اس کے لئے ضرور ہوگا بلکہ خوفناک تو کیا انتہائی حیرت انگیز ہوگا مگر آپ کو بیٹھے بٹھائے یہ کیا سوجھ گئی ہے" ——— بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سوجھ نہیں گئی ——— سمجھا دی گئی ہے اور پھر بھی تم ہنس رہے ہو کہ سنجیدہ کیوں ہو" ——— عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"کیا مطلب ——— کیا واقعی آپ سنجیدہ ہیں" ——— عمران کے لہجے پر بے اختیار چونک پڑا۔

"طاہر کتنی بار بتاؤں کہ میں سنجیدہ ہوں۔ تم خود سوچو کہ عورت بنا ہوا ہوں اور تنویر مجھ پر عاشق ہو جائے، تب" ——— عمران نے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"تنویر تو بعد میں عاشق ہوگا پہلے تو آپ کا جوانا عاشق ہوگا" بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ پھر یہ خوفناک کیا ہولناک حد تک بات جا پہنچے گی" ——— عمران بھی اس بار بلیک زیرو کی بات کا جواب دیتے ہوئے بے اختیار ہنس پڑا۔

"اگر اماں بی کی جوتیاں اپنا کام نہ دکھا جاتیں تو اس وقت میں اس خوفناک بلکہ ہولناک سٹیج سے گزر رہا ہوتا۔ ویسے آتا لطف نجانے کون کون عاشقوں میں ہوتا، خوب فرمائشیں ہوتیں لیکن وہ سلیمان ہے کہ نجانے اسے کیا سوجھتی ہے کہ جب بھی میں عورت بنتا ہوں وہ جھٹ سے اماں بی کو بلا لیتا ہے اور اماں بی بھلا کہاں برداشت کر سکتی ہیں کہ ان کا اکلوتا بیٹا عاشقوں کی نگاہوں کا مرکز بنے لہذا ان کی جوتیاں تڑاتڑ میری کھوپڑی پر بجنے لگتی ہیں اور نسوانیت غائب واقعی لوگ درست کہتے ہیں کہ عورت ہی عورت کی دشمن ہوتی ہے ورنہ مرد بیچارے تو یا صرف شوہری کرتے ہیں یا عاشقی، کم از کم دشمنی نہیں کر سکتے" ——— عمران کی زبان آہستہ آہستہ رواں ہوتی جا رہی تھی۔

"عمران صاحب ——— آپ کہنا کیا چاہتے ہیں۔ کیا صرف تصور ہی تصور میں یہ سب کچھ سوچ رہے ہیں یا......" ——— بلیک زیرو واقعی عمران کی باتیں سن کر پریشان ہو گیا تھا۔

"بھائی تصور کی جوتیاں تو قابل برداشت ہوتی ہیں لیکن پرنسپل کی ہتھیلیاں اور میری کھوپڑی ابھی تک شدید درد کر رہی ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو کی آنکھیں اس قدر تیزی سے کانوں کی طرف پھیلنے لگیں کہ جیسے ابھی کانوں کو کراس کرتی ہوئیں کھوپڑی کے عقب میں مل جائیں گی۔ اس کا سانس رک گیا تھا۔

"کک۔ کک کیا مطلب — کیا آپ عورت بن گئے تھے"۔ بلیک زیرو اس طرح بولا جیسے کسی گہرے کنوئیں کی تہہ سے بول رہا ہو۔ اس کے چہرے کے عضلات پھڑ پھڑا رہے تھے۔ وہ شاید یقین اور بے یقینی کی درمیانی کیفیت میں لٹکا ہوا تھا۔

"جی ہاں — بن گیا تھا۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ اگر تم دیکھتے تو رعب حسن سے اسی لمحے دھڑام سے گرتے اور روح قفس عنصری سے الف سکشین کی طرح پرواز کر جاتی"۔ —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیا۔

"عمران صاحب — اس قدر سنجیدگی سے مذاق نہ کیا کریں کہ میں اسے سچ سمجھنے پر مجبور ہو جاؤں، ویسے آپ کے ذہن میں آیا نادر خیال ہے۔ ڈرامہ واقعی انتہائی دلچسپ ہو سکتا ہے۔ ویسے میرا خیال ہے اس ڈرامے کا خیال آپ کو اس وقت آیا ہو گا جب آپ سو کر اٹھے اور آپ نے زنانہ نائٹی اپنے جسم پر دیکھی اور چہرے پر میک اپ دیکھا ہو گا۔ میں نے صبح فون کیا تھا تب بھی آپ نے اسی طرح نسوانی انداز میں جواب دیا تھا کہ مجبوراً مجھے فون رکھنا پڑا

کیونکہ میں لاکھ بھی کوشش کرتا آپ نے باز نہ آنا تھا"۔ —— بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے یاد ہے تم نے فون کیا تھا اور اس پرنسپل اور غیر ملکیوں کے بارے میں رپورٹ دی تھی لیکن طاہر صاحب میں مذاق نہیں کر رہا۔ تم بے شک اماں بی اور ثریا کو فون کر کے تصدیق کر لو"۔ —— عمران نے پہلے سے بھی زیادہ سنجیدہ لہجے میں کہا اور بلیک زیرو کے بے اختیار ہونٹ بھینچ گئے۔

"مگر یہ کیسے ممکن ہے — نہیں ایسا ہونا ممکن ہی نہیں ہے"۔ بلیک زیرو ایک بار پھر اسی یقین اور بے یقینی کی کیفیت کے درمیان لٹک گیا تھا۔

"کیا تمہاری نظروں سے ایسے کیس نہیں گزرے جن میں اچانک کوئی آدمی اپنے آپ کو کتا یا دوسرا کوئی جانور سمجھنے لگ جاتا ہے اور پھر اسی طرح بھونکتا ہے۔ اسی طرح چاروں ہاتھ زمین پر ٹکا کر چلتا ہے"۔ —— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں لیکن یہ تو کسی ذہنی بیماری کا نتیجہ ہے"۔ —— بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیا ایسی بیماری مصنوعی طور پر پیدا نہیں کی جا سکتی"۔ —— عمران کا لہجہ اسی طرح سنجیدہ تھا اور اب بلیک زیرو ایک بار پھر چونک پڑا۔

"ہو تو سکتا ہے — لیکن ۔ ۔ ۔ ۔"۔ —— بلیک زیرو نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

ڈسسٹو طاہر ـــ میرے ساتھ واقعی ایسا ہی ہوا ہے۔ دو ر
ملکی اچانک میرے فلیٹ میں آئے جب میں ان میں سے ایک
مصافحہ کرنے لگا تو میری ہتھیلی پر اس طرح چبھن ہوئی جیسے
کیڑا ڈنک مارتا ہے اور اس کے ساتھ ہی میرا ذہن تاریک ہو
بالکل اس طرح جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے پھر جب مجھے
ہوش آیا تو میں واقعی اپنے آپ کو عورت سمجھ رہا تھا۔ میں نے ڈرا
روم سے زنانہ لباس نکال کر پہنا، میک اپ کیا، جیولری پہنی اور
آگیا۔ میں اس وقت سو فیصد اپنے آپ کو عورت سمجھ رہا تھا اور مجھے
اس روپ میں بے حد لطف آ رہا تھا۔ ایک نامعلوم سی راحت محسوس
ہو رہی تھی جیسے یہ سب کچھ قدرتی اور نارمل ہو، صرف کھوپڑی
کے ایک حصے میں درد کی ٹیسیں اٹھ رہی تھیں۔ اس سے پہلے ا
نسوانی میک اپ اور نائٹی والے معاملے میں اماں بی کو سلیمان
چکا تھا۔ اس وقت تو میں نے مذاق میں سلیمان کو پٹوا دیا اور اماں
کے قول کے مطابق مجھ پر کسی پری کا سایہ ہو گیا تھا چنانچہ اس
جب سلیمان نے مجھے اسی حالت میں دیکھا تو وہ ایک بار پھر اما
کی طرف دوڑا کیونکہ وہ بھی اماں بی کی طرح جن بھوتوں اور پری
سایوں پر مکمل اعتقاد رکھتا ہے۔ اس بار اماں بی کے ساتھ ثریا
آئی اور پھر اماں بی نے غصے اور جلال میں میری کھوپڑی پر ا
قدر قوت اور تیزی سے جوتیاں برسائیں کہ میں ایک بار پھر بے
ہو گیا لیکن پھر جب ہوش میں آیا تو وہ نسوانیت والا تاثر
ہو چکا تھا اور میں دوبارہ مرد بن چکا تھا البتہ میرے جسم پر

ہی زنانہ لباس تھا۔ میں دوڑ کر ڈریسنگ روم میں گیا اور اس لباس
میک اپ اور جیولری سے پیچھا چھڑایا پھر بڑی مشکل سے میں
نے اماں بی اور ثریا کو سمجھا بجھا کر اور ٹال مٹول کر کے واپس بھجوا
دیا لیکن تم خود سوچ سکتے ہو کہ میرے ساتھ کیا گزر رہی ہو گی۔ میرے
ذہن میں فوراً اس بیماری کا خیال آیا اور میں وہاں سے نکل کر ایک
ذہنی امراض کے اسپیشلسٹ کے پاس پہنچا۔ وہ اس فیلڈ کا واقعی
نامور اسپیشلسٹ ہے۔ اس سے جب میں نے تفصیل سے ڈسکس
کی اور اس نے میرے ذہن کے مخصوص ایکسرے لئے تو یہ بات ثابت
ہو گئی کہ میرے ذہن کے ان خلیات میں باہر سے گڑبڑ کی گئی ہے
وقتی طور پر اماں بی کی جوتیوں کے طفیل یہ گڑبڑ درست ہو گئی ہے
لیکن یہ کیفیت عارضی بھی ہو سکتی ہے کیونکہ اس ڈاکٹر کے بقول
یہ بیماری قطعی لاعلاج ہے۔ صرف وقتی فائدہ ہو سکتا ہے مستقل
نہیں اور جہاں تک میں نے ذہنی بیماریوں اور ان کے خلیات اور
ان کے کام کرنے کے بارے میں پڑھا ہوا ہے۔ صورت حال واقعی
ایسی ہے کہ ذہن کے خصوصی ایکسرے سے جو بات سامنے آئی ہے
اس کے مطابق چوتھے بطن کے دوسرے ہاف کے ان خلیات کو جو
انسان کو جنس کی تمیز سکھاتے ہیں۔ ان کو اس طرح اپ سیٹ کیا
گیا تھا کہ وہ خلیات جن کی زیادتی کی وجہ سے مرد اپنے آپ کو مرد
سمجھتا ہے۔ وہ معطل ہو گئے اور وہ خلیات جسے عام الفاظ میں
نسوانی خلیات کہا جاتا ہے تیزی سے بڑھنے لگے۔ اس طرح میں
اپنے آپ کو عورت سمجھنے لگا لیکن نجانے اماں بی کی کونسی جوتی میں

اسی جگہ اس انداز میں لگی کہ وہ مردانہ خلیات جو معطل ہو گئے
حرکت میں آ گئے۔ اس طرح صورت حال اپنی اصل حالت میں آ
آئی لیکن یہ صورت حال عارضی بھی ہو سکتی ہے"۔۔۔۔ عمران
انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن مرد کے ذہن میں نسوانی خلیات کی موجودگی کا کیا مط
ہوا"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران
بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"واقعی تمہارا دانش منزل پر مکمل قبضہ ہو گیا ہے اس
ہماری دانش نے منزل خالی کر دی ہے"۔۔۔۔ عمران
ہنستے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بری طرح جھینپ گیا۔

"ہر انسان کے نہ صرف ذہن میں مردانہ اور نسوانی خلیات
ہوتے ہیں بلکہ جسم میں بھی مردانہ اور زنانہ ہارمون موجود ہوتے
بس فرق اتنا ہے کہ مرد کے جسم میں مردانہ ہارمون زیادہ اور
ہوتے ہیں اور زنانہ ہارمونز کم اور کمزور ہوتے ہیں۔ اس طرح
کے جسم میں زنانہ ہارمونز زیادہ اور طاقتور ہوتے ہیں اور مردانہ
کم اور کمزور ہوتے ہیں۔ انہی ہارمونز کی کمی اور زیادتی اور طاقت
کمزوری کی بنا پر انسانی جسم کی ساخت بنتی ہے۔ وہ مرد بن جا
یا عورت۔ اسی طرح انسانی ذہن میں بھی ایسے خلیات موجود ہو
ہیں جنہیں عام الفاظ میں مردانہ اور زنانہ کہا جا سکتا ہے۔ مرد
ذہن میں ان زنانہ خلیات کی موجودگی کی وجہ سے مرد عورت کو
کرتا ہے۔ اسی طرح عورت کے ذہن میں مردانہ خلیات کی موجو
کی وجہ سے مرد کو پسند کرتی ہے اور وہ دونوں جنسیں ایک
دوسرے میں کشش محسوس کرتی ہیں۔ تم نے دیکھا ہوگا کہ بعض
مرد اس کے باوجود کہ وہ مرد ہوتے ہیں نسوانیت ان میں زیادہ
ہوتی ہے۔ اس طرح بعض عورتیں باوجود عورتیں ہونے کے مرد
لگتی ہیں اور یہ جو تیسری جنس ہوتی ہے مختصراً ان کا المیہ یہ ہوتا
ہے کہ ان میں دونوں ہارمونز ہی طاقتور ہوتے ہیں۔ اس
طرح وہ بیچارے نہ مرد رہ جاتے ہیں اور نہ عورت، اب بات سمجھ
میں آئی"۔۔۔۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو
نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے کسی کند ذہن طالب علم کو بڑی مشکل سے
کوئی دقیق مسئلہ سمجھ آیا ہو۔

"لیکن اگر یہ کام ان غیر ملکیوں نے کیا ہے تو ان کا مقصد"۔۔۔۔
بلیک زیرو نے کہا۔

"شاید وہ مجھے عورت بنا کر شادی کا پیغام دینا چاہتے ہوں"
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو ایک بار پھر کھلکھلا کر
ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔۔۔ آپ اس بات کو مذاق میں لے رہے ہیں
جبکہ میرا خیال ہے کہ یہ انتہائی سیریس مسئلہ ہے۔ اگر واقعی آپ
مستقل طور پر اپنے آپ کو عورت سمجھنے لگے تو پھر یقیناً آپ کی وہ
کارکردگی اس ذہنی بیماری کی وجہ سے نہ رہے گی جو رہنی چاہیے۔
پہلے آپ کے ساتھ وہ نسوانی نائٹی اور میک اپ والی حرکت ہوئی۔
اس کا بھی کوئی مقصد اور نتیجہ سامنے نہیں آیا۔ اب یہ حرکت ہوئی

ہے۔"۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے انتہائی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"پہلے میں سنجیدہ تھا تو تم کہہ رہے تھے کہ کیوں سنجیدہ ہوں۔ اب خود ہی کہہ رہے ہو کہ سنجیدہ مسئلہ ہے۔ ویسے ہو سکتا ہے پیڑ والا واقعہ اس لئے پیش آیا ہو کہ وہ اس حلیے میں میری تصویر دیکھنا چاہتے ہوں۔ میں عورت بن کر کیسا لگوں گا اور جب انہیں تصویر پسند آئی تو انہوں نے مجھے باقاعدہ عورت بنا ڈالا۔ ویسے میں نے فلیٹ سے نکلنے سے پہلے جولیا کو ان غیر ملکیوں کی تلاش کے لئے کہہ دیا تھا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عجیب حیرت انگیز مشن ہے۔ میرا تو واقعی دماغ ہی ماؤف ہو گیا ہے"۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کہتے ہیں کہ موت نظر آنے لگ جائے تو بخار قبول کر لینا چاہیے۔ اس لئے ماؤف ہونے سے تو بہتر ہے کہ تم بھی عورت بن جاؤ۔ چلو ماؤف ہونے سے تو بچ جاؤ گے۔ آخر دنیا میں کروڑوں کی تعداد میں عورتیں ہیں۔ ان میں اگر ایک دو کا اضافہ ہو جائے تو کونسی قیامت ٹوٹ پڑے گی"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو ہنس پڑا۔

"اگر ایسا ہے تو پھر جولیا کو مرد بنا دیتے ہیں اور باقی سارے عورتیں بن جائیں تاکہ توازن تو برابر رہے"۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مطلب ہوا کہ پہلے ایک انار اور سو بیمار والا مسئلہ تھا تو اب ایک بیمار اور سو انار والا بن جائے۔ ٹیم سیکرٹ سروس کی تو تر رہے گی البتہ مسٹر جولیا کا حرم ضرور آباد ہو جائے گا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے جولیا کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس کیا رپورٹ ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران کا لہجہ سرد تھا۔

"باس۔۔۔۔۔ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر ان غیر ملکیوں کو تلاش کر رہے ہیں لیکن ابھی تک ان کی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں ملی۔ میں نے فون اس لئے کیا ہے کہ ان کے علاوہ باقی ممبران اپنے اپنے فلیٹوں سے غائب ہیں اور میں نے ان سب کے فلیٹس پر خود جا کر چیک کیا ہے۔ وہ گذشتہ تین چار روز سے کہیں گئے ہوئے ہیں اور اکٹھے گئے ہیں کیونکہ چوہان کے ایک ہمسایہ لڑکے نے مجھے بتایا ہے کہ چوہان صاحب کے دوست یہاں آئے اور پھر وہ ایک جیپ میں بیٹھ کر چلے گئے۔ اب چیکنگ کے بعد میں رپورٹ دے رہی ہوں"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے جواب دیا۔

"باقی ممبران سے معلوم کیا۔ شاید کسی کو بتا کر گئے ہوں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"یس باس۔۔۔۔۔ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں سے معلوم

کیا ہے لیکن کسی کو ان کے جانے کا علم نہیں ہے"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اب جب بھی وہ واپس آئیں مجھے اطلاع دینا"۔۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ سارے اکٹھے کہاں غائب ہو گئے ہیں"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان چاروں میں گہری دوستی ہے۔ آج کل فراغت ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ کہیں پکنک وغیرہ منانے گئے ہوں لیکن انہیں دارالحکومت سے باہر جاتے ہوئے اطلاع ضرور دینا چاہئے تھی ہمیں نہیں تو کم از کم جولیا کو تو اطلاع کر دیتے۔ اب ذرا واپس آئیں تو اچھی طرح سرزنش کر دینا"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں ذرا لائبریری جا رہا ہوں تاکہ اس ذہنی بیماری کے بارے میں تفصیلی مطالعہ کر لوں۔ اگر ان غیر ملکیوں کے بارے میں کوئی اطلاع آئے تو مجھے بتا دینا"۔۔۔۔۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں اکٹھے ہی دارالحکومت کے ان ہوٹلوں، کلبوں اور باروں میں گھومتے پھر رہے تھے جہاں ان غیر ملکیوں کی موجودگی کا جواز ہو سکتا تھا لیکن صبح سے دوپہر ہو گئی تھی اور وہ اس تلاش میں بری طرح تھک کر ایک بڑے ہوٹل میں آ کر کھانے کے لئے بیٹھ گئے تھے۔ گو اس تلاش میں انہوں نے بلا مبالغہ سینکڑوں کی تعداد میں غیر ملکیوں کو چیک کیا ہو گا کیونکہ پاکیشیا کے دارالحکومت میں بے شمار غیر ملکی آتے جاتے رہتے تھے لیکن ان غیر ملکیوں کی جو مخصوص شناخت انہیں بتائی گئی تھی اس پر ابھی تک ایک آدمی بھی پورا نہ اترا تھا۔

"آخر یہ بیٹھے بٹھائے ان غیر ملکیوں کی تلاش کا مقصد کیا ہے۔ اگر یہ مجرم ہیں تو کم از کم ہمیں بتا تو دیا جاتا"۔۔۔۔۔ تنویر نے کھانا کھاتے ہوئے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا ہو جاتا ـــ کیا اس سے وہ غیر ملکی ہاتھ جوڑ کر ہمارے سامنے آ کر کھڑے ہو جاتے" ـــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں ـــ خیر ایسا تو نہ ہوتا لیکن پھر بھی۔۔۔۔" ـــ تنویر نے جھنپتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ ابھی تک مشکوک ہوں اور ان کے ملنے پر ہی شک کا فیصلہ ہو سکتا ہو" ـــ صفدر نے کہا اور تنویر نے سر ہلا دیا۔

"صفدر صاحب ـــ میں یہ سوچ رہا ہوں کہ خاور، چوہان اور دوسرے ساتھی آخر بغیر اطلاع دیئے کہاں چلے گئے ہوں گے۔ کم از کم وہ مس جولیا کو تو اطلاع دیتے" ـــ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا اور صفدر اور تنویر بھی اس کی بات سن کر چونک پڑے۔

"جانا کہاں ہے انہوں نے ـــ بیکار بیٹھے بیٹھے تنگ آ گئے ہوں گے تو کہیں سیر سپاٹے کو نکل گئے ہوں گے" ـــ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے وہ خاور" ـــ اچانک صفدر نے کہا اور باقی دونوں بھی چونک کر ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف دیکھنے لگے۔

اور پھر ان کی آنکھیں حیرت سے پھیلنے لگیں کیونکہ خاور ایک خوبصورت مقامی لڑکی کے ساتھ ہوٹل کے مین گیٹ سے داخل ہو کر ایک خالی میز کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ وہ تینوں چونکہ ایک کونے میں بیٹھے ہوئے تھے اس لئے خاور کی نگاہ ان پر نہ پڑی تھی۔ وہ ایک اور کونے کی طرف بڑھے جا رہے تھے۔

"یہ لڑکی کون ہو سکتی ہے" ـــ صفدر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"پہلے تو کبھی اسے خاور کے ساتھ نہیں دیکھا لیکن جس انداز میں یہ اکٹھے جا رہے ہیں، یوں لگ رہا ہے جیسے کافی عرصے سے ایک دوسرے کو جانتے ہوں" ـــ تنویر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"میرا خیال ہے خاور سے بات چیت کی جائے کیونکہ ظاہر ہے جولیا نے ان کی گمشدگی کی اطلاع چیف کو دے دی ہو گی" ـــ کیپٹن شکیل نے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا گیا۔ کاؤنٹر پر جا کر اس نے کاؤنٹر کے قریب کھڑے ایک سپروائزر سے کچھ کہا تو سپروائزر سر ہلاتا ہوا تیزی سے اس میز کی طرف بڑھ گیا جس پر خاور اور اس کی ساتھی لڑکی موجود تھی۔ سپروائزر نے جا کر جیسے ہی خاور سے جھک کر کچھ کہا خاور نے چونک کر کاؤنٹر کی طرف دیکھا اور پھر وہاں کھڑے صفدر کو دیکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے اپنی ساتھی لڑکی سے چند الفاظ کہے اور پھر تیزی سے قدم بڑھاتا کاؤنٹر کی طرف بڑھ آیا۔ صفدر سے چند لمحے باتیں کرنے کے بعد وہ واپس اس میز کی طرف بڑھ گیا جس پر وہ مقامی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جبکہ صفدر مسکراتا ہوا واپس اپنی میز پر آ گیا۔

"وہ دونوں یہیں آ رہے ہیں ـــ پھر تفصیلی باتیں ہوں گی"

صفدر نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل اور تنویر دونوں نے سر ہلا دیئے۔ چند لمحوں بعد خاور اور وہ مقامی لڑکی وہاں آ گئے اور دوسرے ساتھیوں نے کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا۔

"یہ رابیل ہے ——— میری منہ بولی بہن ——— اور رابیل یہ میرے دوست ہیں۔ صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل"——— خاور نے مسکراتے ہوئے رابیل کا اپنے ساتھیوں اور ساتھیوں کا رابیل سے تعارف کرایا۔ رابیل نے صرف سر کے اشارے سے سلام کیا اور پھر خاموشی سے اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔ صفدر نے ویٹر کو بلا کر ان کے لئے بھی کھانے کا آرڈر دیا اور پھر خاور سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔

"اپنی منہ بولی بہن کا کچھ تفصیلی تعارف ہی کرا دو"——— صفدر کا انداز بے حد دوستانہ تھا۔

"آپ لوگ الطاف احمد خان صاحب کو تو جانتے ہیں۔ ان سے میرے پرانے تعلقات ہیں۔ ان کی رشتہ داری دارالحکومت میں رہنے والے ایک مشہور شکاری فرہاد خان کی بیگم سے ہے اور مس رابیل فرہاد خان کی اکلوتی صاحبزادی ہیں۔ یہ سائنسدان ہیں اور ان کا شغل جڑی بوٹیوں پر ریسرچ کرنا ہے۔ خاصے فارغ البال والدین کی اولاد ہونے کی وجہ سے انہوں نے اپنی کوٹھی میں ہی ذاتی لیبارٹری بنا رکھی ہے۔ گذشتہ دنوں یہ اپنے ایک غیر ملکی سائنسدان دوست مسٹر رابرٹ کے ساتھ جڑی بوٹیوں کی تلاش کے سلسلے میں ڈومانی کی پہاڑیوں پر گئیں تو وہاں پر اپنی ریسرچ میں اس قدر مصروف ہو گئیں کہ انہوں نے گھر کوئی اطلاع نہ دی۔ اس پر بیگم فرہاد خان، ان کی والدہ بے حد پریشان ہو گئیں۔ انہوں نے الطاف خان سے بات کی تو الطاف خان چونکہ آج کل بیمار ہیں اس لئے انہوں نے مجھے درخواست کی کہ میں جا کر بیگم فرہاد خان سے ملوں اور ان کی پریشانی دور کرنے میں ان کی مدد کروں چنانچہ میں وہاں گیا تو بیگم فرہاد خان بے حد محبت سے ملیں چونکہ ان کا کوئی لڑکا نہیں ہے اس لئے انہوں نے مجھے اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیا اور اس طرح رابیل میری منہ بولی بہن بن گئی۔ میں نے چوہان، صدیقی خاور اور نعمانی سے اس سلسلہ میں بات کی تو وہ سب میرے ساتھ چلنے کو تیار ہو گئے۔ ہم ڈومانی پہاڑیوں میں گئے تو ایک ہوٹل میں رابیل اور رابرٹ ہمیں مل گئے۔ رابرٹ انہیں واپس دارالحکومت پہنچانے آ رہا تھا۔ جب ہم پہنچ گئے تو انہوں نے ہم سے درخواست کی کہ ہم رابیل کو واپس لے جائیں اور وہ ابھی وہاں رہنا چاہتے تھے۔ اس پر میرے باقی ساتھیوں نے بھی وہاں رہ کر سیر و تفریح کرنے کا پروگرام بنا لیا۔ نتیجہ یہ کہ میں رابیل کو لے کر جیپ میں واپس آ گیا۔ یہاں پہنچ کر رابیل کو بھوک لگی تو میں نے جیپ اس ہوٹل کی طرف موڑ دی اور یہاں آپ لوگوں سے ملاقات ہو گئی"

خاور نے پوری تفصیل سے ساری بات بتا دی۔

"لیکن جاتے ہوئے تمہیں کم از کم چیف یا مس جولیا کو تو بتا دینا تھا۔ تم لوگوں کی اچانک گمشدگی کی وجہ سے وہ پریشان ہیں"

صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ویٹر اس دوران کھانا سرو کر چکا تھا اور رابیل سر جھکائے خاموشی سے کھانا کھانے میں مصروف تھی۔ وہ انتہائی کم گو لڑکی لگتی تھی کیونکہ اس میز پر آنے کے بعد اس نے ابھی تک زبان سے ایک لفظ بھی نہ نکالا تھا۔

"اوہ ہم کہیں ملک سے باہر تو نہ جا رہے تھے۔ یہیں ڈرماؤ تک گئے تھے۔ بہرحال اب میں رابیل کو ان کے گھر پہنچا کر مس رابیل سے ملوں گا۔" ——— خاور نے کہا اور صفدر نے سر ہلا دیا۔

"مس رابیل آپ بے حد کم گو معلوم ہوتی ہیں یا شاید جوڑی سے گفتگو کرنا زیادہ اہم سمجھتی ہوں گی۔" ——— تنویر نے اچانک مس رابیل سے مخاطب ہو کر کہا اور مس رابیل تنویر کی بات سن کر بے اختیار مسکرا دی۔

"ایسی کوئی بات نہیں جناب ——— بس میں آج کل ذہنی طور پر اپنے آپ کو کچھ بوجھل بوجھل سی محسوس کر رہی ہوں۔" ——— رابیل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی مزید گفتگو ختم ہو گئی۔

"آپ لوگ یہاں اکٹھے کیسے موجود ہیں؟" ——— خاور نے کچھ دیر بعد پوچھا۔

"بس ایسے ہی چیف کا ایک کام تھا۔" ——— صفدر نے گول مول سا جواب دیا اور خاور کے ہونٹ بھنچ گئے کیونکہ صفدر کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ کوئی بات خاور سے چھپا رہا ہے۔

"کیا بات ہے ——— صفدر تم کچھ چھپا رہے ہو؟" ——— آخر کار

خاور سے نہ رہا گیا تو وہ بول ہی پڑا۔

"ایسی کوئی بات نہیں خاور، کچھ عام سا سرکاری کام ہے۔ بہرحال تم مس رابیل کو ان کے گھر چھوڑ کر واپس آ جاؤ پھر تفصیل سے باتیں ہوں گی۔" ——— صفدر نے کہا اور خاور نے سر ہلا دیا۔

کھانا کھانے کے بعد چائے کا دور چلا اور اس کے بعد وہ سب اکٹھے ہی اٹھ کھڑے ہوئے۔ بل ادا کرنے کے بعد وہ ہوٹل سے باہر نکلے۔ خاور رابیل کو ساتھ لے کر اپنی جیپ کی طرف بڑھ گیا جب کہ صفدر اور اس کے ساتھی پارکنگ میں موجود اپنی کار کی طرف چل پڑے۔

"صفدر تم نے ایک خاص بات محسوس کی ہے؟" ——— اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر اور تنویر دونوں چونک پڑے۔

"خاص بات ——— کونسی؟" ——— صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"رابیل ٹرانس میں ہے۔" ——— کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر بُری طرح چونک پڑا۔

"اوہ ہاں ——— تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ میرے ذہن میں بھی شکوک پیدا ہوئے تھے لیکن واضح طور پر یہ بات نہ آئی تھی۔" ——— صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ خاور ہم سے کچھ چھپا رہا ہے۔" ——— تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے رابیل کی موجودگی کی وجہ سے وہ کھل کر کچھ کہہ

نہ پا رہا ہو۔ ہمیں ان کا تعاقب ضرور کرنا چاہیے "۔۔۔۔۔ کیپٹن
شکیل نے کہا۔

" تعاقب اگر اس لئے کرنا چاہتے ہو کہ رابیل کی رہائش گاہ
دیکھ سکو تو وہ مجھے معلوم ہے۔ میں مشہور شکاری فرہاد خان سے
کئی بار مل چکا ہوں۔ تمہیں معلوم تو ہے شکار میں مجھے بے حد
دلچسپی ہے اور میں نے رابیل کو بھی وہاں اکثر دیکھا ہے "۔۔۔
صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ پھر تو ضرورت نہیں ۔۔۔ خاور سے بعد میں اصل رہائش
معلوم کی جا سکتی ہے۔ ہمیں اس مسئلے میں الجھنے کی بجائے چیف
والے کام پر توجہ دینا چاہیے "۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے سر ہلاتے
ہوئے کہا اور تنویر نے بھی اس کی حمایت کی اور پھر وہ اپنی کار
میں سوار ہو گئے لیکن اس سے پہلے کہ صفدر کار سٹارٹ کرتا
اچانک ایک چھوٹا سا بچہ دوڑتا ہوا کار کے قریب آیا۔

" جناب ۔۔ آپ کے نام یہ خط "۔۔۔۔ بچے نے ایک
لفافہ صفدر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

" کس نے دیا ہے "۔۔۔۔ صفدر نے چونک کر پوچھا۔

" وہاں برآمدے میں کوئی صاحب کھڑے ہیں۔ انہوں نے
مجھے دس روپے دیئے ہیں کہ یہ خط آپ تک پہنچا دوں۔ آپ
کا نام صفدر ہے "۔۔۔۔ بچے نے کہا۔ وہ لباس اور شکل سے
سے کوئی گداگر بچہ دکھائی دیتا تھا اور صفدر نے سر ہلاتے
ہوئے لفافہ اس کے ہاتھ سے لے لیا۔ بچہ دوڑتا ہوا واپس
چلا گیا۔

" ذرا احتیاط سے صفدر، کہیں لفافے میں کوئی خطرناک چیز
نہ ہو "۔۔۔۔ ساتھ والی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تنویر نے کہا۔

" میں نے چیک کر لیا ہے ۔۔۔ اندر صرف ایک تہہ شدہ کاغذ
ہے "۔۔۔۔ صفدر نے لفافے کو کھولتے ہوئے کہا اور پھر
واقعی اندر سے ایک تہہ شدہ کاغذ ہی نکلا لیکن جیسے ہی انہوں نے
کاغذ کھولا ان تینوں کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ یکلخت انسانوں
کی بجائے پتھر کے مجسمے بن گئے ہوں۔ کاغذ کی تہہ کے دوران
ایک رنگین فوٹو موجود تھا اور یہ فوٹو عمران کا تھا لیکن عمران نے
اس فوٹو میں سرخ رنگ کا ریشمی زنانہ لباس پہنا ہوا تھا۔ چہرے
پر زنانہ میک اپ تھا اور کانوں اور گلے میں جیولری بھی پہن
رکھی تھی۔ سر پر اور جسم پر کرن لگا دوپٹہ بھی موجود تھا اور اس
تصویر میں عمران یوں لجایا ہوا، سمٹا ہوا اور شرمایا ہوا نظر آ رہا
تھا جیسے وہ واقعی کوئی نوجوان لڑکی ہو۔

" کیا ۔۔ کیا مطلب ۔۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے "۔۔۔۔ یکلخت
تنویر کی غصیلی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی جیسے صفدر
اور کیپٹن شکیل دوبارہ مجسموں سے انسانوں میں تبدیل ہو گئے۔

" اوہ ۔ یہ تو یہ عمران ہی ۔۔ مگر "۔۔۔۔ صفدر کے منہ
سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں الفاظ نکلے۔

" خط تو پڑھو ۔۔۔ کس نے لکھا ہے اور کیا لکھا ہے "۔۔۔
کیپٹن شکیل نے کہا اور صفدر نے خط پڑھنا شروع کیا۔ خط

ٹائپ شدہ تھا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مبارک ہو کہ اس کے لئے کام کرنے والا سپر ایجنٹ علی عمران اب ہمیشہ ہمیشہ کے لئے عورت بن گیا ہے اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کو چاہیے کہ وہ مس علی عمران سے جاسوسی کرانے کی بجائے اس کی شادی کا بندوبست کر دے ——— ایک ہمدرد۔

خط کے الفاظ تصویر سے بھی زیادہ دھماکہ خیز ثابت ہوئے اور صفدر کا چہرہ یکلخت پتھر کا سا ہو گیا۔ کیونکہ اس کا صاف مطلب تھا کہ خط لکھنے والا انہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کی حیثیت سے پہچانتا ہے اور یہ اس کے نقطہ نظر سے عمران کے عورت بن جانے سے بھی زیادہ خوفناک انکشاف تھا۔

"میں مس جولیا سے بات کرتا ہوں۔ تم فوراً اس بچے کو تلاش کر کے اس خط لکھنے والے کا سراغ لگاؤ ورنہ پہچان لئے جانے کے بعد پوری سیکرٹ سروس کا خاتمہ یقینی ہو جائے گا۔" ——— صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ تنویر اور کیپٹن شکیل دونوں تیزی سے کار کے دروازے کھول کر نیچے اترے اور تیزی سے ہوٹل کی طرف بڑھنے لگے۔ ان کے چہرے بھی ستے ہوئے تھے کیونکہ صفدر کی بات کرنے کے بعد انہیں صحیح معنوں میں اس بات کا احساس ہو گیا تھا کہ خط لکھنے والا انہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کی حیثیت سے جانتا ہے اور پہچانتا ہے اور یہ واقعی انتہائی خطرناک بات تھی۔

صفدر نے جلدی سے ادھر اُدھر دیکھا اور پھر کار میں موجود ٹرانسمیٹر پر مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ کیپٹن شکیل اور تنویر سے تو اس نے یہی کہا تھا کہ وہ جولیا سے بات کرے گا' لیکن پھر فوراً ہی اس نے اپنا ارادہ بدل دیا تھا۔ وہ اب اس معاملے میں براہِ راست ایکسٹو سے بات کرنا چاہتا تھا اس لئے وہ اب ایکسٹو کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کر رہا تھا۔ اس نے جان بوجھ کر فون پر بات نہ کی تھی کیونکہ ہو سکتا ہے خط لکھنے والا جسے وہ نہیں پہچانتے آس پاس موجود ہو اور اس طرح ایکسٹو کا مخصوص نمبر اس کی نظروں میں آ جائے اس لئے اس نے کار میں موجود مخصوص ٹرانسمیٹر استعمال کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

"ہیلو ہیلو ——— صفدر کالنگ اوور" ——— صفدر نے ٹرانسمیٹر آن کرتے ہوئے کہا۔ اس نے اِدھر اُدھر دیکھ کر چیک کر لیا تھا کہ کار کے قریب کوئی آدمی نہیں ہے لیکن پھر بھی احتیاطاً اس نے کال کرنے سے پہلے ڈلیش بورڈ پر لگے ہوئے پینل پر موجود بٹن دبا کر کار کی کھڑکیوں کے شیشے بند کر دیئے تھے تاکہ آواز باہر نہ جا سکے۔

"ایکسٹو اوور" ——— چند لمحوں بعد ایکسٹو کی مخصوص آواز ٹرانسمیٹر پر سنائی دی اور صفدر نے اسے بچے کے ہاتھ سے خط ملنے اور اس میں موجود فوٹو اور خط کے الفاظ کے متعلق تفصیل سے بتا دیا۔

"تم نے ہوٹل میں بیٹھ کر میرے متعلق یا اپنے متعلق کوئی مخصوص

اشارہ کیا تھا اوور "۔۔۔۔۔ ایکسٹو کی سرد اور تیز آواز سنائی دی۔ اس نے عمران کے عورت بننے یا خط کے الفاظ کو اس طرح نظرانداز کر دیا تھا جیسے یہ اس کے لئے سرے سے کوئی اہمیت ہی نہ رکھتا ہو اور اصل اہمیت سیکرٹ سروس کی نشاندہی ہو اور اب مجبوراً جواب میں صفدر کو خاور اور رابیل کی آمد سے لے کر ہوٹل سے باہر جانے تک کی پوری تفصیل بتانی پڑی۔ ساتھ ہی اس نے بتا دیا کہ اس نے خاور سے یہ ضرور کہا تھا کہ وہ چیف یا مس جولیا کو تو اطلاع کر دیتا براہ راست کوئی نام نہیں لیا تھا۔

"اس وقت تمہارے قریب کون کون سے افراد موجود تھے اوور" ایکسٹو نے اسی طرح سرد لہجے میں پوچھا۔

"جناب ہم نے چیک کیا تھا' ہمارے اردگرد تقریباً کئی میزیں خالی تھیں۔ ہم خاص طور پر اس لئے اس میز پر بیٹھے تھے تاکہ ہماری بات چیت کوئی سن نہ سکے اوور "۔۔۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

"اس کے باوجود نہ صرف تمہاری اصل حیثیت کو چیک کر لیا گیا بلکہ وہ لوگ تمہارا نام بھی جان گئے اوور "۔۔۔۔۔ ایکسٹو کا لہجہ بے حد سرد ہو گیا تھا۔

"سر اسی بات پر تو ہم حیرت زدہ ہیں اوور "۔۔۔۔۔ صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔

"تم نے خاور سے پوچھا تھا کہ رابیل کی رہائش گاہ کہاں ہے اوور "۔۔۔۔۔ ایکسٹو نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پوچھا۔

"سر پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ میں جانتا ہوں رابیل کا باپ فرہاد خان جو مشہور شکاری ہے' میزان کالونی کی کوٹھی نمبر پندرہ میں رہتا ہے اوور "۔۔۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے' اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ رابیل کا وقتی رابطہ اسے ہپناٹائز کرنے والے سے ہے اور اس نے اس کے ذریعے تمہاری ساری گفتگو سن لی اور چیف اور مس جولیانا کے الفاظ سے وہ سمجھ گیا کہ تم لوگ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہے۔ میں عمران کو رابیل کے پاس بھیجتا ہوں۔ وہ رابیل کی مدد سے آسانی سے اسے ہپناٹائز کرنے والے کا سراغ لگا لے گا۔ ویسے وہ لازماً اسی ہوٹل میں موجود ہے اس لئے جب تک عمران تم سے یہاں آ کر رابطہ نہ کرے تم تینوں نے اسے اسی ہوٹل میں تلاش کرنا ہے اوور "۔۔۔۔۔ ایکسٹو نے سخت لہجے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"مگر سر ۔۔۔۔۔ یہ تصویر اور خط' اوور "۔۔۔۔۔ صفدر نے جھجکتے ہوئے کہا۔

"یہ تصویر بھی اصل ہے اور خط میں عمران کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے وہ درست ہے لیکن عمران کو اس کی والدہ نے جوتیاں مار مار کر دوبارہ ذہنی طور پر مرد بنا دیا ہے جن کا ابھی ان لوگوں کو علم نہیں ہے۔ وہ یقیناً ابھی تک یہی سمجھ رہے ہیں کہ وہ بدستور ذہنی طور پر عورت بنا ہوا ہے اور جن دو غیر ملکیوں کی تلاش کا حکم دیا تھا یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے عمران کو اس کے فلیٹ میں بیہوش کر کے ذہنی طور پر عورت بنانے کی کوشش کی تھی۔

اور اس خط سے ظاہر ہو گیا ہے کہ یہی وہ لوگ ہیں۔ تم اس لڑکے کو ہر قیمت پر تلاش کرو۔ گداگر بچے اکثر مخصوص حصوں میں ہی بھیک مانگتے رہتے ہیں۔ اس لئے ہوٹل اور اس کے ارد گرد علاقے میں تلاش کرنے پر وہ یقیناً مل جائے گا۔ اس سے اس آدمی کا تفصیلی حلیہ معلوم کیا جا سکتا ہے اور اگر وہ عمران کے آنے سے پہلے مل جائے تو اسے اغوا کر کے دانش منزل پہنچا دو' اوور اینڈ آل ؟ ——

دوسری طرف سے تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ اسے ایکسٹو سے یہ سن کر اب خود بخود ہنسی آ رہی تھی کہ عمران ذہنی طور پر عورت بن گیا تھا۔ مگر اماں بی کی جوتیوں نے اسے دوبارہ مرد بنا دیا ہے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر کچھ روز اور وہ عورت رہتا تو یقیناً بے حد دلچسپ لطائف سامنے آتے۔ خاص طور پر جب جولیا اسے اس حالت میں دیکھتی تو بس لطف ہی آ جاتا۔ لیکن ظاہر ہے اب ایسا نہ ہو سکتا تھا۔

ہومر نے الماری کھولی اور اس کے اندر رکھا ہوا ایک مخصوص قسم کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا۔ ٹرانسمیٹر اس نے میز پر رکھا اور پھر اس پر مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا، یہ ایک مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا جس سے ہونے والی کال کسی طرح بھی درمیان میں چیک نہ کی جا سکتی تھی۔

" ہیلو ہیلو —— ہومر کالنگ ہیڈ کوارٹر' اوور " —— مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد ہومر نے تیز لہجے میں بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

" یس ہیڈ کوارٹر —— سپیشل کوڈ دوہراؤ اوور " ——

اچانک ٹرانسمیٹر سے ایک میکانکی سی آواز ابھری جیسے کوئی کمپیوٹر اپنے مخصوص لہجے میں بات کر رہا ہو۔

" زون الیون ' ایجنٹ ون زیرو ون " —— ہومر نے اپنا

مخصوص کوڈ دوہراتے ہوئے کہا۔

"یس — کیا رپورٹ ہے اوور" ——— اس بار دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"باس میں کامیابی کی رپورٹ دے رہا ہوں۔ علی عمران ہمیشہ کے لئے ذہنی طور پر عورت بن چکا ہے، اوور" ——— ہوبز نے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"تفصیلی رپورٹ دو — یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اوور" ——— دوسری طرف سے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"باس میں اور پروفیسر اسکاٹ آج صبح ۶، ان کے فلیٹ پر ملاقاتی کے انداز میں پہنچے۔ میں نے انگلی میں سپیشل رنگ پہنی ہوئی تھی۔ جب عمران مجھ سے مصافحہ کرنے لگا تو میں نے سپیشل رنگ کی مدد سے اسے فوری طور پر بیہوش کر دیا۔ اس کے بعد فلیٹ میں موجود اس کے باورچی کو بھی بیہوش کر دیا گیا اور پروفیسر اسکاٹ نے انتہائی مہارت سے اس کے سر میں سوئی ڈال کر اس کے خلیات بدل دیئے اس کے بعد میں نے ڈبلیو ایکس ٹرلون چارجر فلیٹ میں چھپایا اور ہم واپس اپنی رہائش گاہ میں آگئے۔ اس چارجر کی مدد سے ہم نے چیک کر لیا کہ عمران واقعی ذہنی طور پر مکمل عورت بن چکا تھا۔ اس نے زنانہ لباس پہنا، زنانہ میک اپ کیا اور جیولری پہنی۔ اس کی باتیں اس کا انداز سب کچھ سو فیصد عورتوں جیسا تھا۔ ہم نے ڈبلیو ایکس ٹرلون کی مدد سے اس کا ایک فوٹو بھی بنا لیا اور چونکہ چارجر کی کارکردگی انتہائی مختصر وقفے کے لئے ہوتی ہے اس لئے اس فوٹو کے بعد

چارجر خود بخود جل کر راکھ ہو گیا لیکن ہمارے پاس اپنے مشن کا مکمل ثبوت مہیا ہو گیا ہے۔ ٹرلون فوٹو کی کئی ٹرلون نقلیں بھی تیار کر لی گئی تھیں۔ اسکے بعد ایک اور ہالو بھی پیش آیا۔ پروفیسر اسکاٹ اور میں تھوڑی دیر پہلے ایک ہوٹل میں کھانا کھانے گئے تو وہاں اچانک رابیل ایک مقامی آدمی کے ساتھ داخل ہوئی۔ ہم دونوں رابیل کو رابرٹ کی بجائے ایک مقامی آدمی کے ساتھ دیکھ کر بے حد حیران ہوئے پھر وہاں تین اور مقامی افراد بھی ایک میز پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔ ان تینوں نے رابیل کے مقامی ساتھی سے رابطہ قائم کیا اور رابیل اور وہ مقامی آدمی ان کی میز پر پہنچ گئے۔ اس پر پروفیسر اسکاٹ نے رابیل سے ذہنی رابطہ قائم کر لیا پھر پروفیسر اسکاٹ نے بتایا کہ رابیل کے ساتھ آنے والے کا نام خاور ہے اور یہ تینوں اس کے ساتھی صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل ہیں۔ دوران گفتگو اس صفدر نے خاور سے کہا کہ اسے جاتے ہوئے چیف کو یا مس جولیا کو اطلاع دینا چاہیے تھی۔ یہ ساری گفتگو ذہنی رابطے کی مدد سے پروفیسر اسکاٹ سرگوشیوں میں مجھے سناتا رہا۔ چیف اور مس جولیا کے نام آتے ہی میں چونک پڑا کیونکہ ہیڈ کوارٹر کی طرف سے مجھے جو فائل دی گئی تھی اس میں درج تھا کہ سیکرٹ سروس میں ایک غیر ملکی لڑکی مس جولیانا فٹز واٹر بھی کام کرتی ہے۔ اس پر میں سمجھ گیا کہ یہ صفدر اور اس کے ساتھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبر ہیں۔ اس پر میں نے انہیں مستقل طور پر اپنی نگاہ میں رکھنے کے لئے میں نے ایک اور چال چلی، میں نے ہوٹل کے ٹائپ رائٹر پر ایک مختصر سا خط ٹائپ کیا

جس میں لکھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مبارک ہو کہ علی عمران عورت بن چکا ہے اور میں نے چارجیہ کی مدد سے حاصل کردہ عمران کا فوٹو اس خط کے ساتھ ایک لفافے میں بند کر کے ایک گداگر بچے کے ہاتھ اس صفدر تک پہنچا دیا اور خود پروفیسر اسکاٹ کے ساتھ فوراً اس ہوٹل سے نکل کر واپس اپنی رہائش گاہ پر آگیا۔ یہاں آکر میں نے ٹرلون ریسیور کو آن کر دیا اور ٹرلون ریسیور کی مدد سے اب میں آسانی سے اس صفدر کو جس کی جیب میں فوٹو موجود ہے چیک کر سکتا ہوں۔ پروفیسر اسکاٹ شہر کے نقشے کی مدد سے اسے چیک کر رہا ہے۔ اس طرح ایک لحاظ سے دیکھا جائے تو میں نے علی عمران کو ذہنی طور پر عورت بنانے کے ساتھ ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا بھی سراغ لگا لیا ہے' اوور "—— ہومر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو —— ہومر تم نے واقعی اہم کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ لیکن رابرٹ نے رابیل کو اس مقامی آدمی کے حوالے کرنے کے بعد اب تک تمہیں کوئی رپورٹ کیوں نہیں دی' وہ کہاں چلا گیا ہے اوور "—— ہیڈ کوارٹر نے پوچھا اور صحیح معنوں میں ہومر ہیڈ کوارٹر کی بات سن کر چونک پڑا۔

"اوہ باس دراصل مجھے اس بات کا خیال نہیں آیا۔ رابرٹ کو اب تک یہاں پہنچ جانا چاہیے تھا' اوور "—— ہومر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر رابیل کو اس سے پاکیشیا سیکرٹ سروس نے حاصل کیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نامعلوم وجوہات کی بنا پر ہمارے مشن کی راہ پر چل نکلی ہے۔ ٹھیک ہے ہم خود رابرٹ کو اور ایلون پر چیک کر لیتے ہیں۔ اس کے بعد ہم خود تمہیں کال کریں گے۔ ہماری کال کا انتظار کرو' اوور اینڈ آل "—— دوسری طرف سے اس بار تیز لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ہومر نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ ویسے اب اس کے چہرے پر شدید تشویش کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔ رابرٹ کو واقعی اب تک آجانا چاہیے تھا لیکن نہ ہی رابرٹ واپس آیا تھا اور نہ ہی اب تک اس نے کوئی رابطہ کیا تھا۔ یہ واقعی تشویشناک بات تھی اور اب ہیڈ کوارٹر کے کہنے پر اسے یہ خیال بچھو کے ڈنک کی طرح ستانے لگا تھا کہ خاور کا تعلق چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے تو اس کا واقعی مطلب ہے کہ عمران کا ذہن بدلنے سے قبل ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کی راہ پر چل نکلی ہے کیونکہ ذہن بدلنے والا کام تو آج صبح کیا گیا تھا جب کہ رابرٹ آج صبح رابیل کو لے کر دارالحکومت آیا تھا۔ وہ اور پروفیسر اسکاٹ ان دونوں کو وہیں ریسٹ ہاؤس میں چھوڑ کر رات کو ہی واپس دارالحکومت آگئے تھے تاکہ فوری طور پر عمران والا مشن مکمل کر سکیں اور رابیل اب بعد دوپہر اس خاور کے ساتھ واپس آرہی تھی جبکہ رابرٹ کی طرف سے کوئی اطلاع نہ تھی۔ وہ یہی بات بیٹھا سوچتا رہا۔ اس کے ذہن میں مختلف خیالات آتے رہے اور اسے حقیقتاً وقت گزرنے کا احساس تک نہ ہوا تھا کہ اچانک سامنے موجود ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی تیز آوازیں

نکلنے لگیں۔ ہومر نے چونک کر ٹرانسمیٹر کی طرف دیکھا اور اس
ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیڈ کوارٹر کالنگ اوور" ـــــ ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی
ہیڈ کوارٹر کی مخصوص میکانکی آواز سنائی دی۔

"یس ہومر اٹینڈنگ اوور" ـــــ ہومر نے جواب

"سپیشل کوڈ دوہراؤ۔ اوور" ـــــ دوسری طرف
کہا گیا۔

"زون نالیون ـــ ایجنٹ ون زیرو ون، اوور" ـــــ ہو
نے اپنا سپیشل کوڈ فوراً ہی دوہرا دیا۔

"ہومر، رابرٹ کو اد۔ الیون پر چیک کیا گیا ہے۔ اور الیون
نے جو رپورٹ دی ہے وہ انتہائی خوفناک ہے۔ رابرٹ کو اغوا
اسی ریسٹ ہاؤس میں لے جایا گیا۔ اغوا کرنے والے تین افراد
تھے۔ ان کے نام چوہان، صدیقی اور نعمانی ہیں اور رپورٹ کے
کے مطابق ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ ان میں
چوہان نے رابرٹ کے ساتھ باتیں کی ہیں اور اس چوہان نے انتہا
ہوشیاری اور ذہنی چالاکی سے رابرٹ سے مکمل مشن اگلوا لیا
رابرٹ نے اسے راہیل، پروفیسر اسکاٹ اور تمہارے متعلق اب
تک ہونے والی تمام تفصیل بتا دی ہے اور اس کے ساتھ ہی
نے عمران کو ذہنی طور پر عورت بنانے والے تمہارے مشن کے متعلق
بھی تفصیلات بتا دی ہیں۔ اس نے تمہارا اور پروفیسر اسکاٹ کا
بھی لے دیا ہے۔ اب وہ چوہان اور اس کے ساتھی رابرٹ کو

بے ہوش کر کے دارالحکومت لے آ رہے تھے تاکہ اس کی مدد سے
تمہارا اور پروفیسر اسکاٹ کا کھوج نکال سکیں چنانچہ ہیڈ کوارٹر
نے فوری طور پر اد۔ الیون فائر کر کے رابرٹ کا خاتمہ کر دیا ہے۔
اس طرح تم دونوں محفوظ ہو گئے ہو لیکن ہیڈ کوارٹر نے تمہاری
رپورٹ کا مکمل تجزیہ کرنے کے بعد ایک اور نتیجہ بھی نکالا ہے کہ جس
طرح پروفیسر اسکاٹ نے راہیل سے ذہنی رابطہ قائم کر کے اس
کے ساتھی خاور اور دوسرے لوگوں کی گفتگو سنی ہے اسی طرح کوئی
بھی ہپناٹسٹ آسانی سے راہیل کے ٹرانس زدہ ذہن کے
ذریعے پروفیسر اسکاٹ تک پہنچ سکتا ہے اور پروفیسر اسکاٹ
تک پہنچنے کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس آسانی سے تم تک
بھی پہنچ جائے گی اور تمہاری موت ہیڈ کوارٹر کے لئے پروفیسر
اسکاٹ کی نسبت زیادہ نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے اس لئے
ہیڈ کوارٹر نے فیصلہ کیا ہے کہ تم فوری طور پر پروفیسر اسکاٹ کو
ہلاک کر دو اور اس کے بعد یہ رہائش گاہ بھی چھوڑ دو۔ اس کے
ساتھ ہی تمہارے لئے عمران کے ٹیسٹ کے لئے مشن بھی تجویز کر دیا
گیا ہے اور یہ مشن ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ۔ تم نے پاکیشیا
سیکرٹ سروس کے ممبران کو ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کرنا ہے۔
اور اس کے بعد ان کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر کے مکمل طور پر پاکیشیا
سیکرٹ سروس کو تباہ و برباد کر دینا ہے ـــ بولو کیا تم اس بڑے
مشن کے لئے تیار ہو۔ اوور" ـــــ ہیڈ کوارٹر کی طرف سے
کہا گیا۔

"یس سر —— میرے لئے یہ مشن ایک اعزاز ہوگا سر اور ہ سو فیصد یقین ہے کہ میں اس مشن میں کامیاب رہوں گا" اور ہومر نے بڑے پرعزم لہجے میں کہا۔

"سنو ہومر —— تم زون الیون کے ایسے ایجنٹ ہو جس پر کوارٹر بہت اعتماد کرتا ہے۔ اس لئے ہیڈ کوارٹر یہ نہیں چاہتا کہ یہاں ضائع ہو جاؤ۔ اب یہ تم پر منحصر ہے کہ تم اس مشن میں کامیا ہو کر زون الیون کی بجائے براہ راست ہیڈ کوارٹر کے تحت نمبر ایجنٹ بن جاؤ یا ناکام ہو کر موت کا شکار ہو جاؤ۔ اس لئے اگر تم ذہن میں ایک فیصد بھی ناکامی کا اندیشہ ہو تو اس کا اظہار کر دو ہیڈ کوارٹر تمہیں واپس بلا کر کسی اور کو یہ مشن سونپ دے گا" ہیڈ کوارٹر کی طرف سے انتہائی سخت الفاظ میں کہا گیا۔

"آپ ہومر پر مکمل اعتماد کر سکتے ہیں باس۔ ہومر کوئی کام انداز میں نہیں کرتا۔ اس لئے ہومر کبھی بھی کسی مشن میں ناکام نہیں اور اس مشن میں بھی ہومر کو ہی مکمل کامیابی ملے گی" اوور۔ ہومر نے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا۔

"او۔ کے پھر فیصلہ ہو گیا کہ اس مشن کے تم انچارج ہو۔ کیا تمہاری مدد کے لئے کوئی اور گروپ پاکیشیا بھیجا جائے" اوور۔ ہیڈ کوارٹر نے پوچھا۔

"نو باس —— میرا گروپ یہاں موجود ہے۔ میں نے اسے پہلے ہی پر رکھا ہوا تھا۔ اب میں اس سے کام لوں گا" —— ہومر نے جواب دیا۔

"او۔ کے وش یور وکٹری اوور اینڈ آل" —— ہیڈ کوارٹر سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ہومر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اسے الماری میں واپس رکھ کر وہ تیزی سے مڑا اور کمرے سے نکل کر ایک راہداری سے گزرتا ہوا ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچا جہاں اس نے سائیڈ کی ایک دیوار کی جڑ میں پیر مارا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی فرش کا ایک حصہ صندوق کے ڈھکن کی طرح اٹھ گیا۔ نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں صاف نظر آنے لگیں۔ وہ سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے موجود ایک بند دروازے پر پہنچا اور پھر اس نے دروازے کو دھکیل کر کھولا اور ایک بڑے سے کمرے میں پہنچ گیا جہاں میز پر رکھی ہوئی ایک بڑی سی مشین کے سامنے پروفیسر اسکاٹ موجود تھا۔

"کیا رپورٹ ہے پروفیسر" —— ہومر نے پروفیسر کے قریب جا کر بڑے نرم لہجے میں پوچھا۔

"وہ صفدر اور اس کے دونوں ساتھی وہیں ہوٹل کے اردگرد ہی موجود ہیں۔ انہوں نے اس گداگر بچے کو تلاش کر لیا ہے جس کے ذریعے تم نے وہ فوٹو صفدر کو بھیجا تھا۔ ویسے میں نے ٹرلون کمپیوٹر میں شہر کا تفصیلی نقشہ ایڈجسٹ کر کے اسے آٹو میٹک کمپیوٹرائزڈ کر دیا ہے۔ اب جب بھی صفدر اپنی رہائش گاہ پر جائے گا یا اپنے ساتھیوں سے ملے گا، سب کے فوٹو اور تفصیلات سب ٹرلون کمپیوٹر میں محفوظ ہو جائیں گے" —— پروفیسر اسکاٹ نے

سر اٹھا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ویری گڈ ـــــ اس طرح تم نے میرا کام کافی آسان کر
پروفیسر، اب یہ بتاؤ کہ جس طرح تم نے ہوٹل میں رابیل کے
سے رابطہ قائم کر کے صفدر اور اس کے ساتھیوں کے درمیان
والی تمام بات چیت اس طرح سن لی تھی جیسے کہ رابیل نے سنی
کوئی اور ہپناٹسٹ رابیل کے ذہن کے ذریعے تم تک پہنچ
ہے " ـــــ ہومر نے بڑے ٹھنڈے لہجے میں پوچھا۔

" ہاں پہنچ تو سکتا ہے لیکن ہر ہپناٹسٹ نہیں۔ دنیا میں
سمیت صرف دو ایسے ماہرین موجود ہیں جو ایسا کر سکتے ہیں اور
دونوں ایکریمیا میں رہتے ہیں۔ یہاں پاکیشیا میں تو ایسے کسی ماہر
موجود ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیوں تم یہ کیوں پوچھ
ہو " ـــــ پروفیسر اسکاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اور اگر ایسا کوئی آدمی یہاں موجود ہوا تو پھر کیا تم اس ماہر
کے ذہن کو یہاں بیٹھے حفظ ماتقدم کے طور پر اپنی طرف سے
کر سکتے ہو " ـــــ ہومر نے پوچھا۔

" یہاں بیٹھے تو نہیں ـــ البتہ سامنے آنے پر کر سکتا ہوں
مگر مسئلہ کیا ہے " ـــــ پروفیسر اسکاٹ کے لہجے میں
زیادہ تشویش کا عنصر ابھر آیا۔

" مسئلہ یہ ہے کہ ہیڈ کوارٹر نے اس ذریعے کو ہمیشہ کے لئے
بند کر دینے کا حکم دیا ہے اس لئے مجبوری ہے پروفیسر اسکاٹ
ہومر نے سرد لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا کوٹ کی جیب

ں موجود ہاتھ باہر آیا اور اس سے پہلے کہ پروفیسر اسکاٹ کوئی
واب دیتا، ہومر نے سائیلنسر لگے ریوالور کا ٹریگر دبا دیا اور ٹھک
کی آواز کے ساتھ ہی گولی ٹھیک پروفیسر اسکاٹ کی پیشانی میں
گھس گئی اور پروفیسر اسکاٹ کو چیخنے کی بھی مہلت نہ مل سکی اور وہ
گولی کھا کر دھڑام سے سٹول سے نیچے فرش پر گرا اور ایک لمحے
کے لئے تڑپ کر ساکت ہو گیا۔

ہومر نے ریوالور واپس جیب میں رکھا اور بڑے اطمینان سے وہ
ٹرانسمیٹر رسیور کی طرف بڑھا۔ اس نے اسے آف کر کے میز سے
اٹھایا اور میز کے نیچے رکھے ہوئے اس کے مخصوص بیگ میں پیک
کرنے لگا۔ اسے پیک کرنے کے بعد وہ اسے اٹھائے واپس اوپر
والے اپنے کمرے میں پہنچا۔ اس نے وہاں الماری سے ایک بڑا سا
بریف کیس نکالا۔ ٹرانسمیٹر رسیور کو اس کے اندر رکھنے کے ساتھ ساتھ
اس نے الماری سے ٹرانسمیٹر اٹھا کر بھی بریف کیس میں رکھا اور پھر
اپنی شناخت سے متعلق ہر چیز اس نے اس بڑے بریف کیس
میں بند کر کے اسے لاک کیا اور ایک طرف رکھتے ہوئے ٹیلی فون کی
طرف بڑھ گیا۔ رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع
کر دیئے۔

" یس انتھونی سپیکنگ " ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک
بھاری سی آواز سنائی دی۔

" انتھونی کار لے کر اسے پوائنٹ پر پہنچو۔ اور ساتھ ہی ڈراشیم
ٹیک اپ باکس بھی لیتے آنا۔ فوراً آؤ " ـــــ ہومر نے تیز

لہجے میں کہا۔

"یس باس — میں آ رہا ہوں" ——— دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور ہومر نے رسیور رکھا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا انھوں نے پھاٹک کھول کر اندر لے آئے کیونکہ اب اس عمارت میں اس کے سوا دوسرا کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ ذہنی طور پر کسی خاص فیصلے پر پہنچ گیا ہے۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی عمران نے ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔ وہ اس وقت دانش منزل کے آپریشن روم میں بیٹھا ہوا تھا۔

"ایکسٹو" ——— عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں باس" ——— دوسری طرف سے جولیا کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس — کیا رپورٹ ہے" ——— عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"شامی روڈ کی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ سے دو لاشیں دستیاب ہوئی ہیں، دونوں غیر ملکی ہیں اور صفدر نے رپورٹ دیتے ہوئے بتایا ہے کہ یہ دونوں لاشیں ان افراد کی ہیں جنہوں نے اس گداگر

بچے کو خط اور عمران کا زنانہ فوٹو دیا تھا۔ اس نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ دونوں افراد اس وقت ہوٹل میں موجود تھے جب رابیل اور خاور کے ساتھ وہ بیٹھے بات چیت کر رہے تھے:"۔۔۔۔۔ جولیا نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ان لاشوں کی کیا پوزیشن ہے ۔۔۔ کیسے ہلاک ہوئے یہ دونوں"۔ عمران نے پوچھا۔

"ان میں سے ایک لاش نیچے تہہ خانے میں پڑی تھی۔ اس کی پیشانی میں گولی ماری گئی تھی۔ دوسری لاش اوپر والے کمرے میں موجود تھی۔ اس کے سامنے میز پر کوئی مشین موجود تھی جو جل کر راکھ ہو چکی ہے۔ اور اس آدمی کی لاش پر کوئی زخم نہیں ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے اسے خاص شعاعوں سے ہلاک کیا گیا ہے"۔۔۔۔۔ جولیا نے جواب دیا۔

"ان کی تلاشی لی گئی ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"یس باس ۔۔۔ تہہ خانے والی لاش کی جیب سے ایک چھوٹی سی ڈائری، پرس وغیرہ ملے ہیں۔ ان کے مطابق اس کا نام پروفیسر اسکاٹ ہے جبکہ اوپر والی لاش کی جیبوں میں سے ایسا ہی عام سامان نکلا ہے۔ اس کی ایک خفیہ جیب سے بھی ایک ڈائری ملی ہے جس پر ہومر کا نام درج ہے"۔۔۔۔۔ جولیا نے جواب دیا۔

"خاور سے کہو کہ وہ رابیل کو اس کی رہائش گاہ سے لا کر ان دونوں لاشوں کی تصدیق کرائے کہ کیا واقعی یہ انہی دونوں کی لاشیں ہیں اور ان کی جیبوں سے ملنے والا سامان بھی دانش منزل پہنچا دو"۔۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

"اگر واقعی یہ پروفیسر اسکاٹ اور ہومر کی لاشیں ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ بلیک تھنڈر کا مشن صرف اتنا تھا کہ آپ کو ذہنی طور پر عورت بنا دیا جائے۔ اس سے زیادہ وہ اور کچھ نہ چاہتے تھے"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس ہومر کی لاش نے مسئلہ واقعی الجھا دیا ہے۔ چوہان کی تفصیلی رپورٹ کے مطابق تو رابرٹ نے اسے یہ بتایا تھا کہ میرے ذہنی طور پر عورت بننے کے بعد ہومر کو کوئی مخصوص ٹیسٹ مشن سونپا جائے گا تاکہ یہ بات طے ہو سکے کہ کیا لیڈی عمران میں مسٹر عمران والی صلاحیتیں موجود ہیں یا نہیں، اور منطقی لحاظ سے یہ بات درست بھی تھی۔ بلیک تھنڈر جیسی تنظیم صرف یہ سوچ کر نہیں بیٹھ سکتی کہ مسٹر عمران لیڈی عمران بن کر مکمل طور پر ناکارہ ہو چکا ہے۔ لیکن جولیا کی رپورٹ کے مطابق ہومر کی ہلاکت بتا رہی ہے کہ ایسے کسی مشن کو سامنے لے آنے کی بجائے انہوں نے اپنے خاص ایجنٹوں کو بھی ہلاک کر دیا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے سوچتے ہوئے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے بلیک تھنڈر نے ایسے کسی مشن کے سلسلے میں کوئی اور ٹیم بھیجنے کا فیصلہ کیا ہو"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے

جواب دیا۔

"تب بھی ہومر کی لاش کسی خانے میں فٹ نہیں ہوتی۔ یقیناً رابرٹ ہومر بلیک تھنڈر کا سپر ایجنٹ تھا اور کوئی بھی تنظیم تو کسی خاص وجہ کے سپر ایجنٹ کو اس طرح ضائع نہیں کیا کرتی۔ پروفیسر اسکاٹ کی موت کی وجہ تو سمجھ میں آتی ہے کہ میں رابیل کے ذہن کے ذریعے پروفیسر اسکاٹ تک پہنچ گیا تھا۔ اس طرح ہم نے پروفیسر اسکاٹ کی رہائش گاہ تلاش کر لی تھی۔ بلیک تھنڈر بہت با وسائل تنظیم ہے۔ ہو سکتا ہے اسے اس بات کا علم ہو گیا ہو اور اس لئے پروفیسر اسکاٹ کو فوری طور پر راستے سے ہٹانا ناگزیر ہو گیا ہو اور پروفیسر اسکاٹ کی کھوپڑی میں گولی مارے جانے اور اس کی لاش تہہ خانے میں جلنے کا مطلب تو یہی ہے کہ اسے ہومر نے مارا ہو گا لیکن ہومر کو آسانی سے وہاں سے فرار کرایا جا سکتا تھا۔ اسے واپس بلایا جا سکتا تھا لیکن ہومر کو ہلاک کر دیا گیا۔" ——— عمران نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

"میرا خیال ہے بلیک تھنڈر کو جیسے ہی یہ اطلاع ملی کہ رابیل کے ذہن کے ذریعے ان کے ایجنٹوں تک پہنچا جا سکتا ہے۔ انہوں نے ہومر کے ذریعے پہلے پروفیسر اسکاٹ کا خاتمہ کیا اور پھر ہومر کو مخصوص ریز کی مدد سے ہلاک کر دیا گیا۔ اس طرح ایک لحاظ سے انہوں نے اپنے آپ کو مکمل طور پر کیموفلاج کر دیا تاکہ ان کے ذریعے ہم بلیک تھنڈر تک نہ پہنچ سکیں۔ اب رہ گیا آپ کی چیکنگ کا مسئلہ تو وہ ان کی کوئی ٹیم آسانی سے کر سکتی ہے۔" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں ——— بظاہر تو ایسا ہی لگتا ہے۔ لیکن میرا ذہن کہہ رہا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ بہرحال رابیل کے ذریعے چیکنگ کے بعد صحیح فیصلے تک پہنچا جا سکتا ہے۔" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ویسے عمران صاحب، اس بار چوہان اور اس کے ساتھیوں نے کارنامہ سر انجام دیا ہے۔ اگر چوہان کو رابیل پر شک نہ ہوتا اور وہ رابرٹ سے سب کچھ نہ اگلوا لیتا تو ہمیں تو سرے سے ہی کسی بات کا علم تک نہ ہوتا۔" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں، چوہان نے اس بار واقعی ذہانت سے کام لیا ہے خاص طور پر اس نے جس طرح رابرٹ سے ذہنی جنگ لڑ کر سب کچھ تفصیل سے اگلوا لیا اس سے میرے دل میں چوہان کی قدر و منزلت اور بڑھ گئی ہے۔" ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو اس کی بات کا جواب دیتا کمرے میں ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی اور بلیک زیرو نے چونک کر میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے میز کی سائیڈ درازوں میں سے سب سے نچلی دراز میں ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز ابھری اور پھر خاموشی چھا گئی۔

"وہ سامان آیا ہو گا جو ان دونوں کی لاشوں کی جیبوں سے

نکلا ہے۔" ـــــــ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے سب سے نچلی دراز کھولی اور ایک لفافہ باہر نکال لیا۔ سپیشل ریسیونگ سسٹم کے تحت یہ لفافہ دانش منزل کی بیرونی دیوار میں موجود خلا میں ڈالے جانے کے بعد اس دراز تک خود پہنچ جاتا تھا، اور گھنٹی کی مخصوص آواز اس سسٹم کی طرف سے کال تھی۔

عمران نے لفافہ بلیک زیرو کے ہاتھ سے لے کر اسے میز پر الٹ دیا۔ اس میں دو چھوٹی ڈائریاں اور دوسرا عام سامان موجود تھا۔ عمران نے ایک ڈائری اٹھائی اور اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ وہ مسلسل ورق پلٹتا رہا اور پھر اس نے وہ ڈائری رکھ کر دوسری اٹھا لی۔ اسے بھی پوری تفصیل سے چیک کرنے کے بعد رکھ دیا۔

" ڈائریوں سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ مرنے والے واقعی ہومر اور پروفیسر اسکاٹ ہیں۔ ڈائریوں میں ان کی ذاتی یادداشتیں ہیں"۔ عمران نے کہا۔

" جوہان نے جو ڈائری بھیجی تھی اس سے کوئی تفصیل معلوم ہوئی"۔ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

" نہیں ـــ وہ بھی اسی طرح کی عام یادداشتوں پر مبنی تھی، البتہ اس میں بلیک تھنڈر کا نام موجود تھا اور ہومر کے بارے میں لکھا گیا تھا کہ وہ کسی زون کا چیف ہے اور رابرٹ اس کا اسسٹنٹ ہے۔ باقی کوئی کام کی چیز نہ تھی۔ یہ کوڈ شاید رابرٹ کو ذاتی طور پر بے حد پسند تھا اس لئے وہ اپنی یادداشتیں اسی کوڈ میں لکھنے کا عادی تھا"۔ ـــــــ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ویسے عمران صاحب، ان لوگوں کا مشن بہرحال کامیاب ہو گیا ہے اور یہ ہمارے لئے واقعی بہت بڑا المیہ ہے"۔ ـــــــ بلیک زیرو نے اچانک موضوع بدلتے ہوئے کہا اور عمران اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

" کس مشن کی بات کر رہے ہو"۔ ـــــــ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" آپ کو سنجیدہ بنا دینے کی مشن کی بات کر رہا ہوں۔ آپ ذہنی طور پر عورت بن کر اماں بی کی جوتیوں کے طفیل دوبارہ مرد تو بن گئے لیکن اس کے ساتھ ہی آپ کے ذہن پر گہری سنجیدگی کی گرد زور چڑھ گئی ہے اور یہ بھی کم المیہ نہیں ہے"۔ ـــــــ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران بھی ہنس دیا۔

" تمہاری بات درست ہے بلیک زیرو، واقعی میرے ذہن پر گہری سنجیدگی کی گرد چڑھ گئی ہے۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میں نے کبھی زندگی میں کوئی مذاق کیا ہی نہیں، ہو سکتا ہے وہ مخصوص خلیات بھی اس آپریشن سے متاثر ہوئے ہوں جن کی بنا پر انسان میں حس ظرافت پیدا ہوتی ہے"۔ ـــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" پھر تو باقاعدہ اس کا علاج ہونا چاہیے"۔ ـــــــ بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔ پہلے تو اس نے مسکراتے ہوئے انداز میں بات کی تھی لیکن عمران کا جواب سن کر وہ یکلخت بےحد سنجیدہ ہو گیا تھا۔

"اس کا کوئی علاج نہیں ہوتا بلیک زیرو صاحب بلکہ رانز
ہی اس کا اصل علاج ہے۔ ہو سکتا ہے یہ جس اماں بی کی جوتیا
سے دب گئی ہو۔ جب جوتیوں کا اثر ختم ہو تو خود بخود دوبارہ
سطح پر آجائے اور یا پھر کبھی بھی یہ دباؤ نہ ختم ہو سکے"۔۔۔
عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب ۔۔۔ اب اتفاق سے یہ موضوع شروع ہو گیا
ہے تو میرے ذہن میں ایک خیال آیا ہے۔ آپ نے شروع میں کہا
تھا کہ ہو سکتا ہے، آپ کا درست ہو جانا عارضی ہو۔ اس کا مطلب
ہے کہ کسی بھی وقت آپ پر دوبارہ یہ عورتوں والی کیفیت طاری
ہو سکتی ہے۔ کیا پھر اس کا علاج جوتیاں ہی ہوں گی"۔۔۔
بلیک زیرو نے کہا اور عمران اس بار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"ہر بار جوتیوں سے مسئلہ حل نہیں ہوا کرتا۔ ویسے اگر اب
دوبارہ یہ کیفیت طاری ہوئی تو پھر واقعی اس کا علاج نہیں ہو
گا کیونکہ یہ جوتیوں والا علاج تو قدرت سے ہوا ہے ورنہ ال
خلیات کی تبدیلی تو کی جا سکتی ہے لیکن انہیں دوبارہ ٹھیک کر
یہ پراسس آج تک دریافت نہیں ہو سکا۔ اس لئے اس بار اگ
مسٹر عمران لیڈی عمران بن گیا تو پھر یقیناً ہمیشہ کے لئے ہی
عمران رہے گا"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جو
دیا اور بلیک زیرو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"ارے اس میں اتنی گھبرانے کی کیا بات ہے۔ کیا فرق پڑ
ہے، میک اپ کا خرچہ ہی بڑھے گا تو میرا ہی بڑھے گا"۔

عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو
کوئی جواب دیتا، ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عمران
نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں باس"۔۔۔ دوسری طرف سے
جولیا کی آواز سنائی دی۔

"یس ۔۔۔ کیا رپورٹ ہے"۔۔۔ عمران نے اسی لہجے
میں پوچھا۔

"مس رابیل نے ان دونوں کو پہچان لیا ہے۔ ان میں جو لاش
تہہ خانے سے ملی ہے وہ پروفیسر اسکاٹ کی ہے اور جو اوپر
والے کمرے میں ہے، وہ ہومر کی ہے اور جناب میں نے رابیل کے
آنے سے پہلے ان دونوں کے چہروں پر میک اپ بھی چیک کرایا
تھا وہ دونوں میک اپ میں بھی نہ تھے، اصل چہرے تھے دونوں
کے"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"او۔ کے دونوں کی لاشوں کو کسی چوک پر ڈلوا دو، پولیس خود
ہی انہیں اٹھا لے گی"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس باس ۔۔۔ اس کے بعد کیا حکم ہے"۔۔۔ جولیا نے
کہا۔

"نو آرڈرز ۔۔۔ اس کا مطلب ہے مشن ختم ہو گیا"۔۔۔
عمران نے جواب دیا۔

"کونسا مشن باس"۔۔۔ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"عمران کو ذہنی طور پر عورت بنانے والا مشن۔ یہ سازش بلیک تھنڈر نے کی تھی اور واقعی عمران ذہنی طور پر عورت بن گیا تو لیکن پھر سلیمان جا کر عمران کی والدہ کو بلا لایا اور عمران کی والدہ نے اپنی دانست میں یہ سمجھا کہ عمران پر کسی پری کا سایہ ہو گیا ہے چنانچہ انہوں نے اس کا اپنے طریقے سے علاج کیا کہ اس کے سر پر جوتیاں برسائیں۔ ان جوتیوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ بلیک تھنڈر کا مشن فیل ہو گیا۔ عمران کے ذہنی خلیات جنہیں تبدیل کر دیا گیا تھا خود سیٹ ہو گئے جبکہ بلیک تھنڈر نے یہ سمجھ کر کہ عمران اب ہمیشہ کے لئے ذہنی طور پر عورت بن چکا ہے، اپنے ایجنٹوں کا خاتمہ کر دیا" ——— عمران نے خود ہی مشن کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ باس ——— لیکن اس سے بلیک تھنڈر کو کیا فائدہ ہوا؟ وہ عمران کا ذہنی آپریشن کر سکتے تھے تو اسے گولی بھی تو مار سکتے تھے؟" ——— جولیا نے کہا اور عمران اس کی ذہانت پر مسکرا دیا۔

"بالکل مار سکتے تھے ——— لیکن انہوں نے ایسا کیوں نہیں کیا اور عمران کو ذہنی طور پر عورت بنا کر وہ کیا مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس بارے میں فی الحال تو کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ہو سکتا ہے آئندہ کوئی بات سامنے آ جائے" ——— عمران نے گول مول جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس ——— عمران اپنے فلیٹ میں موجود نہیں ہے۔ کیا وہ روپوش ہو گیا ہے" ——— جولیا نے جھجکتے ہوئے انداز میں بات کرتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ میں نے اسے ہدایت کر دی ہے کہ وہ اب اس بلیک تھنڈر تنظیم کے ہیڈ کوارٹر کا سراغ لگانے پر کام کرے۔ وہ اس سلسلہ میں مصروف ہو گا" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"کیا اب آپ واقعی بلیک تھنڈر کے خلاف کام کریں گے" بلیک زیرو نے کہا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے کام کرنے کی۔ بلیک تھنڈر اب خود ہی اٹھنے آ جائے گی" ——— عمران نے کرسی کی پشت سے سر ٹکاتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ——— میں سمجھا نہیں" ——— بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"بلیک زیرو ——— بلیک تھنڈر احمقوں کا ٹولہ نہیں ہے۔ انہوں نے جس طرح رابیل کے ذریعے مجھے اپنا ایجنٹ بنانے کی پلاننگ کی ہے، یہ پلاننگ بتاتی ہے کہ اس کے ہیڈ کوارٹر میں موجود افراد بڑے آدمی ہیں۔ اگر ان کی یہ سکیم کامیاب ہو جاتی تو یقیناً پاکیشیا بڑے عظیم نقصان سے دوچار ہو جاتا کیونکہ پھر وہ مجھے پاکیشیا کے خلاف استعمال کرتے۔ وہ سکیم کامیاب نہ ہو سکنے پر انہوں نے فوری طور پر دوسری سکیم بنائی اور بظاہر وہ اس میں کامیاب رہے ہیں لیکن ظاہر ہے ان کا مقصد صرف مجھے عورت بنا کر پھر بھول جانا نہ ہو گا یقیناً ان کے سامنے اس سلسلہ میں کوئی گہرا

مشن ہو گا۔ اگر یہ ہومر ہلاک نہ ہو جاتا تو پھر میں نے یہ پروگرام بنا
تھا کہ میں خود ہی عورت بن کر رہتا تا کہ بلیک تھنڈر کا اصل مشن
سامنے آجاتا لیکن ہومر کی موت بتا رہی ہے کہ یقیناً انہیں کسی ذریعے
یہ معلوم ہو گیا ہے کہ میں ٹھیک ہو گیا ہوں اور ہومر مجھے عورت
بنانے کے مشن میں ناکام رہا ہے۔ اس لئے انہوں نے ہومر کو
طور پر سزا دے دی۔ اس لئے اب وہ اپنے اصل مشن کی غرض
سے کوئی نیا چکر چلانے کی کوشش کریں گے۔ اس طرح لامحالہ
کا کوئی نہ کوئی ایجنٹ پھر سامنے آئے گا"۔۔۔۔ عمران نے
طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن آپ نے جو لیا ہے تو دوسری بات کی تھی کہ انہوں
نے اپنے مشن کی کامیابی کے بعد اپنے ایجنٹوں کو ختم کیا ہے
اب آپ کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے مشن کی ناکامی کی وجہ سے
ہلاک کیا ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو کے لہجے میں بے پناہ
تھی۔

"دونوں باتیں ہی ممکن ہیں لیکن پہلی بات میں نے خود
کر لی ہے کہ انہیں کسی ذریعے سے یہ علم ہو گیا ہو گا کہ ہم
رابیل کے ذریعے پروفیسر اسکاٹ کو ٹریس کر لیا ہے۔ لیکن
خیال ہے ایسا نہیں ہے۔ اس صورت میں وہ صرف پروفیسر
کو ہی ہلاک کرتے۔ ہومر کی ساتھ ہلاکت سے دوسرا نظریہ
قرین قیاس ہے کہ انہیں یہ اطلاع مل گئی ہو کہ میں ٹھیک
ہوں کیونکہ جس پُراسرار طریقے سے انہوں نے میرا زنانہ

والا فوٹو حاصل کیا ہے اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے لازماً
بال بی کی جوتیوں والا علاج بھی چیک کر لیا ہو گا اور رابرٹ پہلے
ہی چوہان کو بتا چکا ہے کہ بلیک تھنڈر کے نزدیک ناکامی کا مطلب
فوری موت ہوتا ہے۔ اس تنظیم کی باخبری اس سے بھی ظاہر ہوتی
ہے کہ انہوں نے رابرٹ کو بھی عین اسی لمحے پُراسرار طریقے سے ہلاک
کر دیا جب وہ سٹیشن ویگن میں چوہان اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ
بیٹھا ہوا تھا اور اچانک بیٹھے بیٹھے گرا اور ختم ہو گیا"۔۔۔۔ عمران
نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ واقعی آپ کا یہ خیال درست ہے"۔۔۔۔ لیکن اگر
وہ اس قدر باخبر ہو سکتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ وہ سیکرٹ سروس
کو بھی آسانی سے ٹریس کر سکتے ہیں"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے سر
ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ"۔۔۔۔ اچانک عمران چونک کر سیدھا ہو گیا۔
اس کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا ہوا"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے عمران کے اس طرح چونکنے
پر بوکھلا کر پوچھا۔

"وہ فوٹو کہاں ہے جو صفدر کو دیا گیا تھا"۔۔۔۔ عمران
نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"موجود ہے ۔۔۔ یہاں دراز میں ۔۔۔ کیوں"۔۔۔۔ بلیک زیرو
نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"مجھے دو ۔۔۔ جلدی کرو اور سنو فوراً جولیا کو کہو کہ سارے ممبران

کو اطلاع کر دے کہ وہ فوری طور پر اپنی رہائش گاہیں چھوڑ کر نمبر ٹو سپاٹس پر منتقل ہو جائیں اور آپس میں دوسرے حکم تک کوئی رابطہ نہ رکھیں اور میک اپ میں رہیں اور تم خود بھی دانش منزل کو مکمل کیمو فلاج کر دو، جلدی کرو"۔ ـــــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"مم مگر کیوں"۔ ـــــــ بلیک زیرو اور زیادہ بوکھلا گیا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ اگر مگر میں وقت مت ضائع کرو۔ اگر میرا خیال درست ہے تو اس کا مطلب ہے کہ پوری سیکرٹ سروس دانش منزل سمیت اس وقت شدید خطرے میں ہے"۔ ـــــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر اس نے بلیک زیرو کے ہاتھ سے وہ لفافہ جھپٹ لیا جو وہ دراز سے اس دوران نکال چکا تھا جس میں وہ نقشہ اور ٹائپ شدہ خط تھا جو صفدر کو ہوٹل کی پارکنگ میں دیا گیا تھا جسے بعد میں صفدر نے دانش منزل پہنچا دیا تھا۔ بلیک زیرو نے جلدی سے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا جبکہ عمران لفافہ لے کر تیزی سے اس دروازے کی طرف دوڑ پڑا جو دانش منزل کی لیبارٹری کو جاتا تھا۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر لیٹے ہوئے ہومر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ہومر اٹنڈنگ"۔ ـــــــ ہومر نے سخت لہجے میں کہا۔

"باس والٹر بول رہا ہوں۔ عمران ٹھیک ہو چکا ہے"۔ ـــــــ رسیور سے ایک آواز ابھری اور ہومر بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"کیا کہہ رہے ہو ـــ یہ کیسے ممکن ہے۔ پروفیسر اسکاٹ کے مطابق تو وہ اب کبھی ٹھیک نہیں ہو سکتا تھا"۔ ـــــــ ہومر کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"اس کی والدہ نے اُسے ٹھیک کر دیا ہے سر"۔ ـــــــ والٹر نے جواب دیا۔

" والدہ نے ٹھیک کر دیا ہے ——— کیا مطلب ——— کیا عمران کی والدہ ذہنی امراض کی ڈاکٹر ہے "——— ہومر کے لہجے پر حیرت اور زیادہ بڑھ گئی۔

" نہیں باس ——— مجھے چونکہ ساری تفصیل معلوم نہ تھی اس لئے جب میں نے عمران کو صحیح حالت میں کار سے اُتر کر فلیٹ میں جاتے ہوئے دیکھا تو میں خود بھی بے حد حیران ہوا کہ وہ کس طرح ٹھیک ہو گیا۔ پہلے تو میں نے سوچا کہ شاید کسی ڈاکٹر نے اسے درست کر دیا ہو گا لیکن اس ڈاکٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا ابھی میں سوچ ہی رہا تھا کہ میں نے عمران کے باورچی سلیمان کو فلیٹ سے اُتر کر ایک مارکیٹ کی طرف بڑھتے دیکھا چونکہ آپ نے بتایا تھا کہ سلیمان عمران کا رازدار ہے اور اس کا واحد ملازم ہے اس لئے میں نے اس سلیمان کو ٹٹولنے کا فیصلہ کر لیا۔ میں چونکہ مقامی میک اپ میں ہوں اس لئے میں اس سلیمان سے ملا اور اسے بتایا کہ میں ان کے ایک ہمسائے کا نیا ملازم ہوں اس پر سلیمان بے حد خوش ہوا میں نے اسے چائے پینے کی دعوت دی اور اسے اس طرح ڈیل کیا کر جیسے وہ انتہائی سینئر آدمی ہو اور میں ان معاملات میں تازہ چنانچہ وہ مجھے ملازمت کے سلسلہ میں گُر بتاتا رہا پھر باتوں ہی باتوں میں میں نے عمران کے بارے میں بات کی اور کہا کہ میں نے اس کے ساتھ والے فلیٹ کے ایک بچے سے سُنا ہے کہ اس کا باس عورت بن گیا ہے تو اس سلیمان نے ہنستے ہوئے بتایا کہ اس کا باس بے حد خوبصورت اور وجیہہ آدمی ہے اس لئے اس پر پری کا سایہ ہو گیا تھا اور وہ اپنے آپ کو اس پری کے سائے کی وجہ سے عورت سمجھنے لگ گیا تھا جس پر وہ فوراً جا کر عمران کی والدہ اور اس کی بہن کو بلا لایا۔ اس کی والدہ نے غصے میں آ کر عمران کے سر پر جوتیوں کی بارش کر دی کیونکہ عمران ان کا اکلوتا لڑکا ہے اور وہ بھلا کیسے برداشت کر سکتی تھیں کہ ان کا اکلوتا بیٹا پری کے سائے کی وجہ سے عورت بن جائے۔ اس سلیمان نے بتایا کہ عمران کی والدہ پرانے خیالات کی خاتون ہیں اور انتہائی غصیلی طبیعت کی مالک ہیں چنانچہ انہوں نے غصے میں آ کر عمران کے سر پر جوتیوں کی اتنی بارش کی کہ عمران ان ضربات کی وجہ سے بیہوش ہو گیا پھر جب وہ ہوش میں آیا تو وہ ٹھیک ہو چکا تھا اور تب سے وہ ٹھیک ہے۔ بقول سلیمان عمران کی والدہ نے جوتیاں مار مار کر اس پری کو بھگا دیا ہے جو اس پر سایہ کئے ہوئے تھی "——— والٹر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ ویری بیڈ ——— اس طرح تو سارا مشن ہی ناکام ہو گیا۔ بہرحال تم اس کی نگرانی جاری رکھو۔ ہو سکتا ہے یہ کیفیت عارضی ہو "......——— ہومر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" یس باس "——— دوسری طرف سے کہا گیا اور ہومر نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اُلجھن کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ وہ چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے ٹیلیفون کے ساتھ میز پر موجود انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس باس" ـــــــ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"جسم کو فوراً میرے پاس بھیجو" ـــــــ ہومر نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب کوئی واضح قدم اٹھانا ہوگا ورنہ اگر ہیڈ کوارٹر کو عمران کی درست ہو جانے کی اطلاع مل گئی تو پروفیسر اسکاٹ کی طرح میری موت بھی یقینی ہو جائے گی" ـــــــ رسیور رکھتے ہوئے ہومر خود کلامی کے انداز میں بڑبڑایا۔

چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک بھرے ہوئے جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔

"باس آپ نے مجھے طلب کیا ہے" ـــــــ آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں بیٹھو جسم ـــــ ایک اہم الجھن پیش آگئی ہے اور میں جانتا ہوں کہ زولن الیون میں تم واحد آدمی ہو جو انتہائی ٹھنڈے دماغ سے ہر قسم کی صورت حال کا درست تجزیہ کرنے کے ماہر ہو" ـــــــ ہومر نے آنے والے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شکریہ باس ـــــ الجھنیں ہمیشہ ٹھنڈے دماغ سے سوچنے کی وجہ سے ہی حل ہوتی ہیں۔ جذباتی اقدامات ان الجھنوں کو بڑھا تو سکتے ہیں کم نہیں کر سکتے" ـــــــ جسم نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بڑے فلسفیانہ لہجے میں جواب دیا۔ وہ اپنی شکل و صورت سے ہی ایسا آدمی نظر آ رہا تھا جو جسمانی طور پر متحرک ہونے کی بجائے ذہنی سوچ بچار کرنے کا عادی ہو۔

"تمہیں معلوم ہے کہ ہمارا یہاں کیا مشن ہے" ـــــــ ہومر نے جسم سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نو باس ـــــ آپ کو معلوم ہے کہ جب تک مجھے کچھ نہ بتایا جائے میں کسی معاملے میں تجسس سے کام لینا پسند نہیں کرتا، صرف اتنا مجھے معلوم ہے کہ ہیڈ کوارٹر نے آپ کے ذمے یہاں کوئی اہم مشن لگایا ہے اور آپ گروپ سمیت یہاں آ گئے۔ اس کے بعد گروپ تو یہاں رہا البتہ آپ پروفیسر اسکاٹ اور رابرٹ کے ساتھ مشن کے سلسلے میں علیحدہ رہ کر کام کرتے رہے۔ اس کے بعد آپ واپس مستقل طور پر یہاں آ گئے، اور بتایا گیا کہ رابرٹ پروفیسر اسکاٹ اور انتھونی تینوں اس مشن میں ہلاک ہو چکے ہیں بس اس سے زیادہ مجھے علم نہ ہے" ـــــــ جسم نے بڑے واضح الفاظ میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں تمہیں تمام حالات شروع سے مختصر طور پر بتاتا ہوں تاکہ تم اپنا تجزیہ مجھے بتا سکو۔ مجھے ہیڈ کوارٹر نے کال کیا کہ پاکیشیا میں ایک فری لانسر ایجنٹ ہے، علی عمران جو کہ یہاں کی مقامی سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور دنیا کا سب سے خطرناک ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔ اس سے قبل ہیڈ کوارٹر نے ایک اہم مشن کے لئے اپنے ایک ایجنٹ ٹروین کو یہاں بھیجا تھا۔ ٹروین ہیڈ کوارٹر کی نظروں میں انتہائی فعال ایجنٹ تھا اور آج تک کبھی کسی مشن میں ناکام نہ ہوا تھا، لیکن

ٹرومین اپنے مشن میں کامیاب ہوجانے کے باوجود آخری لمحات میں اس علی عمران کے ہاتھوں ناکام ہوگیا اور اسے زخمی حالت میں گرفتار کرلیا گیا جسے بعد ازاں جیل سے چھڑوا لیا گیا اور ٹرومین واپس پہنچ گیا۔ ٹرومین عمران سے انتقام لینے کے لئے سخت بے چین تھا اور ہیڈ کوارٹر نے بھی اپنے اصول کے خلاف اس ناکامی کو معاف کردیا تھا کیونکہ اس سے پہلے علی عمران کے بارے میں ہیڈ کوارٹر کو سرے سے معلومات بھی حاصل نہ تھیں لیکن ٹرومین جیسے ایجنٹ کی ناکامی پر ہیڈ کوارٹر چونک پڑا اور پھر اس علی عمران کے بارے میں کوائف اکٹھے کئے گئے اور ان کوائف کے سامنے آنے کے بعد ٹرومین کو معاف کر لیکن ہیڈ کوارٹر اپنے مشن کی ناکامی چونکہ برداشت نہ کرسکتا تھا اس لئے اس نے فوری طور پر علی عمران کو ختم کرنے کی پلاننگ کی اور ایکریمیا کی ایک تنظیم وائٹ ڈیتھ کے ذمے عمران کے قتل کا مشن لگایا گیا۔ وائٹ ڈیتھ کی چیف مادام فونا تھی۔ مادام فونا اور اس کی تنظیم کے کریڈٹ پر ایسے ایسے قتل تھے جنہیں ہر لحاظ سے ناممکن سمجھا جاتا تھا اس لئے ہیڈ کوارٹر نے عمران کے قتل کا مشن وائٹ ڈیتھ کو سونپا۔ مادام فونا ٹرومین کی دوست تھی اور اسے علم تھا کہ ٹرومین ناکام آیا ہے چنانچہ اس نے ٹرومین کو ساتھ چلنے کے لئے کہا۔ ہیڈ کوارٹر نے بھی اس خیال سے اجازت دے دی کہ انتقامی جذبے کی وجہ سے ٹرومین بے حد معاون ثابت ہوگا اور دوسرا مادام فونا پاکیشیا میں پہلی بار جارہی تھی جب کہ ٹرومین پہلے یہاں کام کرچکا تھا۔ بہرحال مختصر یہ کہ ٹرومین اور مادام فونا اس مشن پر پاکیشیا پہنچے لیکن نتیجہ یہ نکلا کہ وہ دونوں ہی اس عمران کے مقابلے میں بری طرح ناکام رہے حتیٰ کہ مادام فونا تو ہلاک ہوگئی جبکہ ٹرومین کا ذہن بدل گیا اور وہ اس عمران کے ساتھ مل کر الٹا ہیڈ کوارٹر کے خلاف ہوگیا اور اس رپورٹ کے بعد ٹرومین کو فوری طور پر ہلاک کردینے کا فیصلہ کرلیا گیا لیکن ٹرومین تب سے روپوش ہے اور ہیڈ کوارٹر اسے ٹریس کرنے میں لگا ہوا ہے جیسے ہی اس کا پتہ چلا اسے ہلاک کردیا جائے گا لیکن اس کے بعد ہیڈ کوارٹر ایک اور زاویے سے سوچنے لگا ٹرومین اور مادام فونا کی ناکامی نے ہیڈ کوارٹر پر یہ ثابت کردیا تھا کہ عمران میں ایسی صلاحیتیں ہیں جو شاید عام طور پر کسی بھی دوسرے ایجنٹ میں نہ ہوں اور تمہیں معلوم ہے کہ ہیڈ کوارٹر کا اصل مشن پوری دنیا پر اپنی حکومت قائم کرنا ہے اس لئے ایسی تنظیم کے لئے انتہائی باصلاحیت افراد کی ہمیشہ ضرورت موجود رہتی ہے چنانچہ ہیڈ کوارٹر نے فیصلہ کیا کہ عمران جیسے باصلاحیت آدمی کو ہلاک کرنے کی بجائے اسے تنظیم کا ذہنی غلام بنا کر اس سے تنظیم کے لئے کام لیا جائے۔ یہ ایک بہت بڑا فیصلہ تھا۔ کیونکہ عمران کے بارے میں جو رپورٹیں ملی تھیں اس کے مطابق عمران انتہائی محب وطن ہونے کے ساتھ ساتھ جرائم سے شدید نفرت کرتا ہے اور وہ کبھی کسی مجرم تنظیم کے ساتھ نہیں مل سکتا۔ اس پر فیصلہ کیا گیا کہ اس کا ذہن تبدیل کیا جائے۔ شاید ٹرومین کی ذہنی تبدیلی کی وجہ سے یہ خیال ہیڈ کوارٹر کو آیا ہو۔ بہرحال

ہیڈ کوارٹر نے اس کی کوششیں شروع کردیں تو انہیں پتہ چلا کہ پاکیشیا کی ایک نوجوان سائنسدان لڑکی رابیل نے کسی مقامی جڑی بوٹی کی حیرت انگیز صلاحیت دریافت کی ہے۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس سے کسی مرد کو کسی عورت کا یا کسی عورت کو کسی مرد کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ذہنی غلام بنایا جاسکتا ہے۔ چنانچہ اس تجربے سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی گئی کہ عمران کا ذہن رابیل کے ماتحت کردیا جائے اور رابیل کو ہیڈ کوارٹر میں رکھ لیا جائے۔ اس طرح رابیل کی وجہ سے عمران ہیڈ کوارٹر کا غلام ہو جائے گا کیونکہ عمران جیسے شخص کے لئے سو فیصد ذہنی غلامی کی ضرورت تھی۔ اس کے لئے مشہور سائنسدان پروفیسر اسکاٹ کے ذہنی تبدیلی کے جدید ترین فارمولے سے مدد حاصل کرنے کا فیصلہ ہوا۔ پھر رابرٹ کو یہاں بھیجا گیا۔ وہ رابیل کے ساتھ رہنے لگا اور اس نے ایک خفیہ ذریعے سے رابیل کا مخصوص انداز میں نفسیاتی تجزیہ کر کے ہیڈ کوارٹر بھجوایا جس پر مجھے اور پروفیسر اسکاٹ کو اس مشن کے لئے یہاں بھیجا گیا۔ یہاں آ کر جب پروفیسر اسکاٹ نے رابیل پر تجربات شروع کئے تو پتہ چلا کہ یہ پراسس بیحد طویل ہے اور اس کے مکمل ہونے میں کافی طویل عرصہ لگ سکتا ہے اور رابیل کے ذہن میں گہری نفسیاتی پیچیدگیاں موجود تھیں، اس سے اسکی طویل عرصے کے بعد بھی کامیابی سو فیصد نہ ہو سکتی تھی۔ ایک لحاظ سے یہ بات پورے مشن کی ناکامی تھی لیکن پروفیسر اسکاٹ نے اس کا ایک اور حل تجویز کیا کہ وہ عمران کے ذہن کا آپریشن کر کے

اسے ذہنی طور پر عورت بنا سکتا ہے۔ اس کے بعد رابیل کو مرد بنا دیا جائے گا تب یہ پراسس جلدی کامیاب ہو جائے گا۔ کیونکہ پراسس میں رکاوٹ دراصل رابیل کے ذہن میں مردوں کے خلاف نفرت کی گرہوں کی موجودگی تھی لیکن صورت حال پلٹ دینے سے ان ذہنی گرہوں والی رکاوٹ ختم ہو سکتی تھی۔ میں نے ہیڈ کوارٹر کو کال کر کے یہ رپورٹ دی تھی۔ ہیڈ کوارٹر نے اس تبدیلی کو تو پسند کر لیا لیکن اس کے دو حصے کر دیئے یعنی پہلے عمران کو ذہنی طور پر عورت بنا کر اس کی کارکردگی چیک کی جائے۔ اگر وہ عورت بن جانے کی وجہ سے اپنی مخصوص صلاحیتوں سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے تو پھر آگے کسی مشن کی ضرورت ہی نہ رہتی تھی۔ اگر عمران ہیڈ کوارٹر کے کام نہ آسکتا تھا تو پاکیشیا کے لئے بھی بیکار ہو جاتا تھا اور اگر اس کی صلاحیتیں ویسے ہی رہتی ہیں تو پھر رابیل والا حصہ مکمل کیا جاسکتا تھا۔ رابیل کے ذہن کو پروفیسر اسکاٹ پہلے ہی ٹرانس میں لے آچکا تھا اس لئے اسے رابرٹ کے ذریعے واپس اس کے گھر بھجوا دیا گیا اور میں اور پروفیسر اسکاٹ ان دونوں سے پہلے دارالحکومت پہنچ گئے۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں ایک فیصلہ کر لینے کے بعد وقت ضائع کرنے کا عادی نہیں ہوں اس لئے میں نے فوری طور پر پروفیسر اسکاٹ کے ساتھ اس کے فلیٹ میں جا کر اسے بیہوش کیا اور پروفیسر اسکاٹ نے اس کے ذہن کا آپریشن کر کے اسے ذہنی طور پر عورت بنا دیا اور ایک مخصوص مشین کے ذریعے ہم اس کے نتیجے کو چیک کرتے رہے۔ عمران واقعی عورت بن چکا تھا۔ اس نے زنانہ لباس پہن لیا تھا اور بالکل عورتوں جیسی

حرکتیں کر رہا تھا۔ اس مشین کی کارکردگی محدود تھی چنانچہ ہم نے اس مشین کی مدد سے عمران کا ایک فوٹو حاصل کیا اور مشین اس فوٹو کو بنانے کے ساتھ ہی خود بخود جل کر راکھ ہو گئی۔ میں اور پروفیسر اسکاٹ مطمئن ہو کر اپنی رہائش گاہ کے قریب ایک ہوٹل میں کھانا کھانے گئے تو وہاں ہم نے رابیل کو جسے ہم نے رابرٹ کے ساتھ بھیجنے کا فیصلہ کیا تھا، ایک مقامی آدمی کے ساتھ ہوٹل میں پہنچے۔ وہاں اس مقامی آدمی کے ساتھی بھی موجود تھے۔ وہ آپس میں باتیں کرنے لگے پروفیسر اسکاٹ کا چونکہ رابیل کے ساتھ ذہنی رابطہ موجود تھا اس لئے پروفیسر اسکاٹ نے رابیل کے ذہن کی مدد سے یہ باتیں سن لیں اور ان باتوں سے مجھے آئیڈیا ہوا کہ یہ لوگ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبر ہیں۔ چنانچہ انہیں فوری طور پر کنکٹ رکھنے کے لئے میں نے عمران کا زنانہ لباس والا فوٹو ایک خط کے ساتھ ان کے پاس ایک گداگر بچے کے ذریعے بھجوا دیا کیونکہ یہ فوٹو جس میٹریل سے بنا تھا اس میں یہ خاصیت تھی کہ یہ جس جگہ بنتا وہاں کی باقاعدہ نشاندہی ہو جاتی تھی۔ میں اور پروفیسر اسکاٹ فوری طور پر اپنی رہائش گاہ پر آ گئے اور میں نے ہیڈ کوارٹر کو اس بارے میں اطلاع دی تو ہیڈ کوارٹر کو خیال آیا کہ رابرٹ کہاں گیا کیونکہ اس کی بجائے رابیل کے ساتھ سیکرٹ سروس کا آدمی دیکھا گیا تھا چنانچہ ہیڈ کوارٹر نے اپنے مخصوص ذریعے سے فوری طور پر چیک کیا تو معلوم ہوا کہ رابرٹ پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کے ہتھے چڑھ گیا ہے اور اس نے انہیں نہ صرف مشن بلکہ اس کی مکمل تفصیلات بھی بتا دی ہیں اور اب سیکرٹ سروس والے رابرٹ کے ذریعے مجھے اور پروفیسر اسکاٹ کو تلاش کر رہے ہیں۔ اس پر رابرٹ کو ہیڈ کوارٹر نے اپنے مخصوص ذریعے سے ہلاک کر دیا چونکہ رابرٹ کے ذریعے سیکرٹ سروس کو یہ اطلاع مل چکی تھی کہ رابیل کا ذہن ٹرانس میں ہے اس لئے یہ خطرہ بھی پیدا ہو گیا کہ جس طرح پروفیسر اسکاٹ نے رابیل کے ذہن کے ذریعے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو ٹریس کیا ہے اس طرح کوئی اور ماہر رابیل کے ذہن کے ذریعے پروفیسر اسکاٹ کو بھی ٹریس کر سکتا ہے۔ میرا نام بھی سیکرٹ سروس کے سامنے آ چکا تھا اس لئے ہیڈ کوارٹر نے فوری فیصلے کئے اور مجھے حکم دیا کہ میں پروفیسر اسکاٹ کو ختم کر دوں اور خود بھی چھپ کر عمران کی اس تصویر کی مدد سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کر کے اس کے ممبران کو ہلاک کر دوں اور ان کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دوں چنانچہ میں فوری حرکت میں آیا۔ میں نے پروفیسر کو ہلاک کر دیا اور پھر اپنے آپ کو مکمل طور پر پوشیدہ رکھنے کی غرض سے میں نے انتھونی کو وہاں بلایا۔ انتھونی کے نقوش اور جسم وغیرہ مجھ سے بالکل ملتے ہیں۔ اس لئے انتھونی پر میں نے اپنا ڈاشیم میک اپ کر دیا۔ ڈاشیم میک اپ کو کسی طرح بھی چیک نہیں کیا جا سکتا اور انتھونی کو ہلاک کر کے میں نے اپنی ذاتی ڈائری اور دوسرا سامان اس کی جیبوں میں منتقل کیا اور پھر ضروری سامان اٹھا کر میں نے وہ جگہ چھوڑ دی۔ اس طرح انہیں پروفیسر اسکاٹ اور ہومر کی لاشیں مل گئیں اور وہ مطمئن ہو گئے کہ رابرٹ کے دونوں ساتھی ختم ہو چکے ہیں۔ اب

میرے مشن کی بات سنو۔ اس عمران والی تصویر کی مدد سے میرا
خیال تھا کہ میں اس ایجنٹ جس کا نام صفدر بتایا گیا نہ صرف اس
کی رہائش گاہ تلاش کر لوں گا بلکہ اس کے میک اپ میں اپنا آدمی
رکھ کر میں آسانی سے پوری سیکرٹ سروس اور ان کے ہیڈ کوارٹر کو
ٹریس کر کے ختم کر دوں گا لیکن ہوا یہ کہ وہ آدمی جس کے پاس فوٹو
تھا اسے لے کر اپنی رہائش گاہ پر نہ گیا۔ اس فوٹو کی نشاندہی ایک
مخصوص سڑک تک ہوئی۔ اس کے بعد اچانک اس فوٹو نے کاشن
دینے بند کر دیئے اور میں نے بڑی کوشش کی لیکن پھر کوئی کاشن
موصول نہ ہوا۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اس آدمی نے
نامعلوم وجوہات کی بنا پر اس فوٹو کو اچانک جلا کر راکھ کر دیا ہو
ورنہ تو فوٹو جہاں بھی جاتا اپنی نشاندہی لازماً کرتا۔ اب میں مکمل طور
پر اندھیرے میں رہ گیا لیکن میں نے اس صفدر اور اس کے
ساتھیوں کے حلیے دیکھے تھے چنانچہ گروپ کو ان کی تلاش پر
لگا دیا اور والٹر کو میں نے عمران کی نگرانی پر تعینات کر دیا کہ ہو سکتا
ہے کہ ان میں سے کوئی ممبر عمران کے فلیٹ میں جائے تو اس کو
مارک کر کے بات آگے بڑھائی جائے لیکن یہ سب لوگ اچانک
گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب ہو چکے ہیں۔ ادھر
ابھی والٹر نے اطلاع دی ہے کہ عمران درست ہو گیا ہے حالانکہ
پروفیسر اسکاٹ کے مطابق وہ اب زندگی بھر دوبارہ ذہنی طور پر
مرد نہ بن سکتا تھا۔ والٹر کی تحقیقات کے مطابق عمران کی والدہ
نے غصے میں آکر اس کے سر پر جوتیوں کی بارش کر دی اور

عمران درست ہو گیا۔ یہ ہے اب تک کی ساری صورتحال"۔۔۔
ہومر نے واقعی پوری تفصیل سے ساری صورت حال بتا دی۔ درمیان
میں اس نے کئی بار رک کر سانس بھی لی۔ ایک بار میز پر موجود
شراب کی بوتل سے چند گھونٹ بھی لیے لیکن اس دوران جم
بالکل خاموش بیٹھا رہا۔ اس نے کوئی تبصرہ نہ کیا تھا۔
"اب آپ کیا چاہتے ہیں باس"۔۔۔۔ جم نے کچھ دیر
خاموش رہنے کے بعد پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔
"میں اپنا مشن مکمل کرنا چاہتا ہوں اور کیا چاہتا ہوں۔ لیکن
عمران کے ذہنی طور پر ٹھیک ہو جانے کے بعد تو ایک لحاظ سے
میں تو کیا بلیک تھنڈر ایک بار پھر ٹھیک اسی طرح ناکام ہو گیا
جس طرح ٹرومیت آخری لمحے میں ناکام ہو گیا تھا اور اگر میں نے
عمران کے درست ہونے کی اطلاع ہیڈ کوارٹر کو دے دی تو لازماً
اس ناکامی کا ذمہ دار مجھے گردانا جائے گا اور میری فوری موت
یقینی ہو جائے گی۔ ادھر عمران کے ٹھیک ہو جانے کے بعد پاکیشیا
سیکرٹ سروس کے خاتمہ والا مشن بھی بے حد مشکل ہو گیا ہے۔
ایک لحاظ سے ہم جہاں سے چلے تھے واپس وہیں پہنچ گئے"۔
ہومر نے جواب دیا۔
"بالکل باس۔۔۔ یہی نتیجہ نکلے گا۔ میں ہیڈ کوارٹر کو جانتا
ہوں اور میں نے اس ساری صورت حال کا مکمل تجزیہ بھی کر لیا
ہے۔ اب آپ کی بچت صرف اس میں ہے کہ آپ کسی نہ کسی طرح
عمران کو دوبارہ ذہنی طور پر عورت بنا دیں۔ یہ آپ کے باقی مشن

سے بھی زیادہ اہم ہے۔" ——— جم نے کہا۔

"لیکن کس طرح ——— پروفیسر اسکاٹ تو مر چکا ہے۔" ——— ہومر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں بھی ذاتی طور پر انسانی ذہن پر خاصی ریسرچ رکھتا ہوں گو میں پروفیسر اسکاٹ کی طرح ماہر تو نہیں ہوں لیکن جس تکنیک کے تحت پروفیسر اسکاٹ نے عمران کو ذہنی طور پر عورت بنایا ہے اس کا مجھے بخوبی علم ہے اور واقعی یہ ناقابل علاج بات تھی لیکن قدرت بعض اوقات ایسے اتفاقات پیدا کر دیتی ہے کہ ناممکن ممکن بن جاتا ہے اور یہی اتفاق عمران کے ساتھ پیش آیا ہے اس کی ماں نے اس کے سر پر جوتیاں ماریں اور دو ٹھیک ہو گیا لیکن یہ کیفیت عارضی بھی ہو سکتی ہے اور مستقل بھی لیکن چونکہ اس کے ذہنی خلیات پروفیسر نے ایک بار تبدیل کر دیئے تھے، اس لیئے ان کا جوتیوں والا علاج فی الحال عارضی ہے۔ ہو سکتا ہے کچھ عرصہ گزرنے کے بعد یہ مستقل ہو جائے کیونکہ انسانی ذہن کے خلیات مرتے بھی رہتے ہیں اور نئے پیدا ہوتے بھی رہتے ہیں لیکن اگر فوری طور پر کام کیا جائے تو اس عارضی کیفیت کو ختم کیا جا سکتا ہے اور وہ ترکیب میں جانتا ہوں" ——— جم نے کہا۔

ہومر بری طرح چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت مسرت کے آثار ابھر آئے۔

"اوہ ویری گڈ ——— اگر ایسا ہو جائے تو پھر یقیناً میری زندگی بچ جائے گی" ——— ہومر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اور یہ بھی بتا دوں باس کہ اتفاقات بار بار وقوع پذیر نہیں ہوا کرتے۔ اس لیئے اب اگر یہ عمران دوبارہ ذہنی طور پر عورت بن گیا تو پھر ہمیشہ ایسا ہی رہے گا۔ جہاں تک آپ کے دوسرے مشن کا تعلق ہے تو پاکیشیا سیکرٹ سروس والے لازماً کہیں چھپ گئے ہوں گے یا انہوں نے میک اپ کر لیا ہو گا لیکن کب تک ایسا ہو گا اور دوسری بات یہ کہ عمران کا رابطہ لازماً ان لوگوں سے رہتا ہو گا اس لیئے لازماً عمران کے ذریعے ان لوگوں کو ٹریس کر کے ختم کیا جا سکتا ہے" ——— جم نے کہا اور ہومر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"وہ مجھے معلوم ہے ——— وہ میں کر لوں گا۔ بس یہ عمران کسی طرح دوبارہ لیڈی بن جائے تو پھر مسئلہ حل ہو جائے گا" ——— ہومر نے کہا۔

"باس اس کی ترکیب یہ ہے کہ عمران کے سر پر عین اسی جگہ خاص بھرپور چوٹ ماری جائے جس جگہ یہ خلیات موجود ہیں۔ اس طرح وہ لازماً ضرب لگنے سے ہل جائیں گے اور ان کی وہ عارضی الٹی ہوئی کیفیت ختم ہو جائے گی جو اتفاق سے پیدا ہوئی ہے" جم نے کہا اور ہومر کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

"اوہ ——— اوہ واقعی بے حد آسان حل ہے۔ میں خواہ مخواہ کتنا بری طرح پریشان ہو رہا تھا" ——— ہومر نے مسرت اور راحت کے ملے جلے انداز میں کہا۔

"لیکن باس یہ سوچ لیجئے کہ یہ کام خاصا مشکل ہے۔ اس

کے لئے ضروری ہے کہ پہلے عمران کو اغوا کیا جائے پھر اسے بیہوش کیا جائے پھر ضرب لگائی جائے اور ضرب بھی ایسی ہو کر جو مقصد حل کر دے۔ زیادہ ضرب سے عمران کا خاتمہ بھی ہو سکتا ہے"۔۔۔۔۔ جم نے کہا۔

"یہ میں کر لوں گا۔۔۔ اس کی فکر مت کرو"۔۔۔۔۔ ہومر نے بڑے پُر اعتماد لہجے میں کہا۔

"اگر آپ ایسا کر سکتے ہیں تو سب سے آسان کام کیوں نہیں کرتے کہ عمران کا خاتمہ ہی کر دیں' نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری"۔۔۔۔۔ جم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں یہ کام اس وقت بھی آسانی سے کر سکتا تھا جس وقت عمران کو بیہوش کر کے پروفیسر اسکاٹ نے اس کا ذہن تبدیل کیا تھا لیکن میں ہیڈ کوارٹر کی وجہ سے مجبور ہوں۔ بجائے وہ کیوں عمران کو زندہ رکھ کر اپنا ایجنٹ بنانے پر مُصر ہیں"۔۔۔۔۔ ہومر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور جم مسکرا دیا۔

"باس۔۔۔ ہیڈ کوارٹر اپنے مفادات کے تحت سوچتا ہے ہو سکتا ہے انہوں نے اس عمران کے ذریعے تنظیم کا کوئی اہم ترین مشن مکمل کرانا ہو"۔۔۔۔۔ جم نے کہا اور ہومر نے سر ہلا دیا۔

"ہاں واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ بہر حال ہم جب تک ہیڈ کوارٹر سے احکامات نہ لیں عمران کو ختم نہیں کر سکتے۔ ورنہ حکم عدولی کے جرم میں ہمیں بھی ختم کر دیا جائے گا"۔۔۔۔۔ ہو

نے جواب دیا۔

"ویسے باس ایک اور حل بھی ہے۔ اگر آپ پسند کریں تو"۔ جم نے کہا۔

"وہ کیا"۔۔۔۔۔ ہومر نے حیرت بھرے انداز میں چونک کر پوچھا۔

"وہ یہ کہ آپ عمران کو ہلاک کر دیں اور ہیڈ کوارٹر کو کہیں کہ چونکہ عورت بن کر وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے ناکارہ ہو چکا تھا اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اسے گولی مروا دی ہے۔ اب ہیڈ کوارٹر اس بات کی تصدیق تو نہیں کر سکتا۔ اسے لازماً آپ کی رپورٹ پر یقین کرنا ہی پڑے گا"۔۔۔۔۔ جم نے کہا۔

"ہاں بالکل۔۔۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن میں تمہارے پہلے والے آئیڈیے پر عمل کروں گا کیونکہ اس کے ذریعے میں نے دوسرا مشن پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کرنا ہے لیکن اگر ایسا نہ ہو سکا تو پھر تمہارے دوسرے حل کو مکمل کروں گا"۔۔۔۔۔ ہومر نے کہا۔

"یہ فیصلہ درست ہے باس"۔۔۔۔۔ جم نے بھی سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔۔۔ بہت شکریہ، اب تم جاؤ تاکہ میں اس مشن کو مکمل کرنے کے لئے حرکت میں آ سکوں"۔۔۔۔۔ ہومر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور جم کرسی سے اٹھا۔ اس نے ہومر کو سلام کیا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔



"کاش مجھے کسی طرح عمران اس وقت ہاتھ لگ جاتا جب وہ عورت بنا ہوا تھا تو یقین کرو میں اس کی پورے شہر میں ایسی پبلسٹی کرتا کہ پھر ساری عمر وہ کسی کو منہ دکھانے کے بھی قابل نہ رہتا۔" ——— تنویر نے حسرت بھرے لہجے میں کہا تو اس کے فلیٹ میں موجود باقی ممبران کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"لیکن میرا خیال ہے کہ اگر عمران مستقل طور پر عورت بنا رہتا تو سیکرٹ سروس میں کچھ نئی مثلثیں وجود میں آجاتیں۔" ———
اس بار خاور نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے اس فقرے پر کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ ظاہر ہے خاور نے جس پیرائے میں لفظ مثلث کو استعمال کیا تھا اس کا مطلب سب بخوبی سمجھ گئے تھے۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اس کے عورت بن جانے پر کوئی اس پر عاشق ہو جاتا۔ کیا تم نے سیکرٹ سروس کے ممبران کا اخلاق اس قدر گھٹیا سمجھ رکھا ہے۔" ——— تنویر نے غصیلے لہجے میں جواب دیا تو اس کے جواب پر ایک بار پھر زوردار قہقہہ لگا، کیونکہ خاور کے لفظ مثلث کا ردعمل توقع کے عین مطابق ظاہر ہو گیا تھا اور ممبران کے اس قہقہے پر تنویر بے اختیار جھینپ سا گیا۔

اس وقت کافی ممبران تنویر کی متبادل رہائش گاہ پر موجود تھے۔ وہ سب نئے میک اپ میں تھے۔ جولیا ان میں شامل نہ تھی کیونکہ وہ اپنے فلیٹ میں ہی تھی۔ اسے چیف نے متبادل رہائش پر جانے کے احکامات نہ دیئے تھے۔ چوہان، صفدر اور کیپٹن شکیل بھی ان لوگوں میں شامل نہ تھے۔ گو ان کی آمد کسی بھی لمحے متوقع تھی کیونکہ تنویر نے انہیں بھی دعوت دی تھی اور انہوں نے پہنچنے کا کہا تھا۔

"اصل بات تو مس جولیا کا ردعمل ہے۔ وہ لیڈی عمران کو کس طرح ڈیل کرتی۔" ——— صدیقی نے کہا اور وہ سب مسکرا دیئے۔

"مجھے یقین ہے جس طرح اماں بی نے عمران کے سر پر جوتیوں کی بارش کی ہے اسی طرح جولیا بھی جوتیوں کی بارش کر دیتی۔" نعمانی نے جواب دیا۔

اور سب مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلانے لگے لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات کرتے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور تنویر نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔" ——— تنویر نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عاطف بول رہا ہوں" ـــــــ دوسری طرف سے ایک نامانوس سی آواز سنائی دی لیکن تنویر مسکرا دیا کیونکہ یہ کوڈ نام صفدر کا تھا۔ جب بھی وہ متبادل رہائش گاہیں اور متبادل میک اپ کرتے تو نئے کوڈ نام ہی استعمال کرتے تھے۔

"کیا بات ہے عاطف، تم ابھی تک آئے نہیں۔ سب دوست تمہارا انتظار کر رہے ہیں" ـــــــ تنویر نے قدرے ناراض سے لہجے میں کہا۔

"یہی اطلاع دینے کے لئے تو میں نے فون کیا ہے۔ ارسلان پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے اور وہ جنرل ہسپتال میں بیہوش پڑا ہوا ہے۔ اس حملے کی اطلاع کسی نے فون پر ارسلان کے ملازم توفیق کو دی تو اس نے فوراً ہی یاسر کو اطلاع دے دی اور میں تمہارے پاس آنے کے لئے ابھی دروازہ پر ہی تھا کہ باس کا فون آ گیا۔ میں اور کیالی راشیل دونوں جنرل ہسپتال جا رہے ہیں۔ میں نے سوچا تمہیں فون کر کے اطلاع دے دوں" ـــــ صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اب اس کی حالت کیسی ہے ـــ کس نے کیا ہے قاتلانہ حملہ" ـــ تنویر کے لہجے میں یکلخت شدید پریشانی کے آثار ابھر آئے تھے۔

"ابھی مجھے کچھ علم نہیں ہے" ـــ صفدر نے جواب دیا۔

"کیا ہمارے متعلق باس نے کوئی ہدایت دی ہے" ـــــــ تنویر نے پوچھا۔

"مجھے تو نہیں دی ـــ ہو سکتا ہے وہ براہِ راست تم سے بات کرے۔ اوکے خدا حافظ" ـــ دوسری طرف سے صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"ویری بیڈ ـــ کہیں اسے زیادہ چوٹ نہ آ گئی ہو" ـــــــ تنویر کے لہجے میں ایسی پریشانی تھی جیسے اسے اس خبر سے حقیقتاً شدید دھچکا لگا ہو۔

"کیا ہوا تنویر ـــ کس پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے" ـــــــ خاور نے پوچھا اور تنویر چونک پڑا کیونکہ ظاہر ہے فون تو وہ خود اٹنڈ کر رہا تھا اس لئے دوسرے ساتھیوں کو تو تفصیل کا علم نہ تھا۔

"صفدر کا فون تھا، عمران پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے اور کسی نے اس حملے کی اطلاع اس کے ملازم سلیمان کو فون پر دی ہے اور سلیمان نے چیف کو اطلاع دی ہے جس پر چیف نے صفدر اور کیپٹن شکیل کو ہسپتال بھیجا ہے" ـــــــ تنویر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ حملہ باقاعدہ پلاننگ کے ساتھ کیا گیا ہے ورنہ انہیں کیا ضرورت تھی کہ وہ سلیمان کو فون کر کے اس کی اطلاع دیتے" ـــــــ خاور نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور سب نے سر ہلا دیئے۔

"میرے ذہن میں ایک اور خیال آ رہا ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ حملہ بلیک تھنڈر کی طرف سے ہوا ہے" ـــــــ اچانک چوہان نے کہا اور وہ سب چوہان کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"یہ خیال تمہیں کیسے آیا" ـــــــ خاور نے چونک کر پوچھا۔

"میں وضاحت کرتا ہوں۔ رابرٹ نے ہمیں جو کچھ بتایا تو اس کے مطابق عمران کو ذہنی طور پر عورت بنانا ان کے مشن میں شامل تھا اور عمران کو ذہنی طور پر عورت بنا بھی دیا گیا تھا لیکن عمران کی اماں بی نے ان کا یہ مشن ناکام بنا دیا۔ اس کے ساتھ ہی صفدر تک وہ فوٹو پہنچایا گیا۔ اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کو ٹریس کرنے کی کوشش کی گئی کیونکہ باس بتا چکا ہے کہ اس فوٹو کا جب تجزیہ کیا گیا تو اس میں سے ایسی ریز نکلتی ہوئی پائی گئیں جن سے اس فوٹو کی نشاندہی کسی مشین پر باقاعدہ سے ہو سکتی تھی۔ اگر صفدر یہ فوٹو دانش منزل نہ پہنچا دیتا تو لازماً صفدر کی رہائش گاہ سامنے آ جاتی اور پھر صفدر کے ذریعے باقی ساتھی بھی آسانی سے ٹریس ہو جاتے۔ ادھر واپسی کے سفر کے دوران اچانک رابرٹ کا ہلاک ہو جانا بتاتا ہے کہ بلیک تھنڈر کو رابرٹ کے حالات کا کسی طرح علم ہو گیا اور رابرٹ کا اس طرح ہماری موجودگی میں اچانک ہلاک ہو جانا اور ہلاک ہونے سے پہلے اس کا یکلخت ساکت ہو جانا اور اس کی آنکھوں کا ایک جگہ ٹک جانا کہ وہ بالکل مجسمے کی طرح نظر آنے لگا تھا اور پھر فوراً بعد اس کا مر جانا یہی ظاہر کرتا ہے کہ اس کا ذہن پہلے پڑھا گیا اور پھر اسے ختم کر دیا گیا۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ بلیک تھنڈر کے پاس حیرت انگیز قسم کے سائنسی وسائل موجود ہیں۔ لازماً رابرٹ کے ساتھ ساتھ ہم بھی ان کی نظروں میں آ چکے ہوں گے اور شاید یہی وجہ ہے کہ چیف نے فوری طور پر ہم سب کو متبادل رہائشوں پر منتقل ہونے اور میک اپ میں رہنے کے احکامات جاری کر دیئے "۔۔۔۔۔ چوہان نے کہا اور پھر سانس لینے کے لئے وہ رک گیا۔

"یہ ساری باتیں تو ہمیں بھی معلوم ہیں چوہان، لیکن ....." تنویر نے کہا۔

"وہی بتا رہا ہوں اس سے ظاہر ہے کہ بلیک تھنڈر ہماری طرف سے اندھیرے میں چلی گئی چنانچہ ایک سکیم بنائی گئی جس سے ان کے دونوں مشن پورے ہو سکیں۔ عمران پر قاتلانہ حملہ ہوا اور اس کی باقاعدہ اطلاع دی گئی تاکہ عمران کی وجہ سے سیکرٹ سروس کو چیک کیا جا سکے۔ انہیں یقین ہوگا کہ عمران پر ہونے والے اس قاتلانہ حملہ کی انکوائری لازماً سیکرٹ سروس کرے گی۔ اور انہوں نے یقیناً اس مقصد کے لئے مخصوص انتظامات کر رکھے ہوں گے "۔۔۔۔۔ چوہان نے کہا اور سب کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"اوہ تمہارا تجزیہ بالکل درست معلوم ہوتا ہے چوہان، اور شاید اس وجہ سے چیف نے ہمیں کسی قسم کی کوئی ہدایت نہیں دی وہ ہمیں سامنے نہ لانا چاہتا ہو گا "۔۔۔۔۔ خاور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو تنویر نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس "۔۔۔۔۔ تنویر نے اسی طرح بدلے ہوئے لہجے

میں کہا۔

" ہاں عاطف ۔۔۔ ارسلان کے بارے میں کیا رپورٹ ہے "۔ تنویر نے چونک کر پوچھا۔

" ارسلان ہوش میں آگیا ہے لیکن ایک بار پھر وہ ذہنی طور پر عورت بن چکا ہے اور سپیشل ہسپتال کے ماہر ڈاکٹروں نے چیف کے کہنے پر اس کا جو ذہنی تجزیہ مائیکرو روب مشین کے ذریعے کیا ہے اس نے انتہائی مایوس کن رپورٹ دی ہے ارسلان نہ صرف دوبارہ ذہنی طور پر عورت بن گیا ہے بلکہ اس کی ذہنی صلاحیتیں بھی اس طرح متاثر ہوئی ہیں کہ وہ انتہائی سست اور کاہل سا ہو گیا ہے۔ آہستہ آہستہ بات کرتا ہے۔ آہستہ آہستہ جسم کو حرکت دیتا ہے بالکل کسی مشرقی نوجوان لڑکی کی طرح جیسے بزرگ عورتیں تیز چلنے سے بھی منع کرتی ہیں "۔ ۔۔۔۔۔۔ صفدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ ویری بیڈ ۔۔۔۔ یہ تو پاکیشیا کے ساتھ بہت بڑا ظلم ہے کہ ارسلان جیسا عظیم ذہن اس طرح ناکارہ ہو جائے۔ اس کا تو مطلب ہے کہ اس کی جسمانی کارکردگی بھی ڈاؤن ہو جائے گی "۔ ۔۔۔۔ تنویر نے بڑے دکھ بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں تمہاری بات درست ہے اور ڈاکٹروں نے جو تجزیہ کیا ہے اس کے مطابق اب ارسلان کے ذہن کو اگر ذرا سا بھی چھیڑا گیا تو وہ ہمیشہ کے لئے ماؤف ہو سکتا ہے۔ اس لئے اب اس کے درست ہونے کا کوئی سکوپ باقی نہیں رہا "۔ ۔۔۔۔ صفدر کے لہجے

میں بھی گہرا دکھ اور افسوس موجود تھا۔

" لیکن یہ سب کچھ ہوا کیسے اور کہاں ہوا "۔ ۔۔۔۔ تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔ اس کے چہرے پر گہرے دکھ کے تاثرات نمایاں تھے۔

" ارسلان نے ہوش میں آنے کے بعد بتایا ہے کہ وہ فلیٹ سے نکل کر سر سلطان کی کوٹھی ان سے ملنے جا رہا تھا کہ اچانک ایک عورت کی چیخ طارق روڈ کے ویران علاقے میں سنائی دی اور دوسرے لمحے ایک کوٹھی کے گیٹ سے ایک عورت بری طرح چیختی ہوئی نکلی اور سڑک کے ساتھ ساتھ دوڑنے لگی۔ وہ غیر ملکی عورت تھی اور بے حد خوفزدہ نظر آ رہی تھی۔ اس کے پیچھے ایک غیر ملکی نوجوان بھی دوڑ رہا تھا۔ عمران نے کار اس عورت کے قریب لے جا کر روکی تو وہ غیر ملکی عورت چیختی ہوئی اس کی کار کا دروازہ کھول کر اندر گھس گئی جبکہ عمران نے اس نوجوان کو روکا۔ وہ نوجوان شکل و صورت سے کوئی شریف آدمی لگ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار تھے۔ اس نوجوان نے بتایا کہ وہ اور عورت میاں بیوی ہیں اور یہاں ایک غیر ملکی کمپنی میں ملازم ہیں۔ وہ ابھی ایک کلب سے واپس کوٹھی میں آئے ہی تھے کہ ایک خوفناک اژدھا برآمدے میں پھن لہراتا ہوا انہیں نظر آیا اور جیسے ہی وہ کار سے اترے اس نے ان پر حملہ کر دیا اور وہ دونوں خوف سے چیختے ہوئے باہر کی طرف دوڑ پڑے۔ کار میں بیٹھی اس خوفزدہ عورت نے

بھی اس بات کی تائید کردی جس پر عمران جیب سے ریوالور نکال کر اس نوجوان کے ساتھ کوٹھی میں داخل ہوا لیکن وہاں کچھ نہ تھا چیکنگ کے لیئے وہ ایک کمرے میں داخل ہوا ہی تھا کہ اس کے سر پر قیامت ٹوٹ پڑی۔ ضرب اس قدر اچانک اور زوردار تھی کہ وہ فوراً ہی بیہوش ہو گیا اور اسے اب یہاں ہسپتال میں ہوش آیا ہے۔ یہ بیان اس نے ڈاکٹروں کو دیا تھا کیونکہ اس کی کیفیت کے پیش نظر ڈاکٹروں نے اس سے ملاقات سے منع کر رکھا تھا۔ ڈاکٹروں نے مجھے جب بتایا تو میں اس کوٹھی پر پہنچا وہاں عمران کی کار واقعی سڑک پر موجود تھی لیکن وہ کوٹھی خالی پڑی تھی اور ہمسایوں نے بتایا ہے کہ آج صبح ہی وہ غیر ملکی جوڑا یہاں آیا تھا پھر رات کے بعد نظر ہی نہیں آیا"۔۔۔۔۔ صفدر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہوں ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ ہامان کا تجزیہ درست نکلا کہ ارسلان پر سوچی سمجھی پلاننگ کے تحت حملہ کیا گیا ہے"۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"ہاں ۔۔۔ صورت حال تو ایسی ہی ہے۔ بہرحال دیکھو اب چیف کیا فیصلہ کرتا ہے ۔۔۔ دعا کرو"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ تنویر نے بڑے بے جان سے انداز میں رسیور رکھا اور پھر مختصر لفظوں میں ساری تفصیل بتا دی۔ عمران کی حالت سن کر سب کے چہرے بری طرح لٹک گئے۔ کیونکہ عمران کی جو حالت بتائی گئی تھی اس لحاظ سے اگر دیکھا

جائے تو وہ موت سے بھی بدتر تھی۔

"میں چیف سے بات کرتا ہوں، ان حالات میں ہمارا اس طرح چھپ کر بیٹھے رہنا غلط ہے"۔۔۔۔۔ چوہان نے جوشیلے لہجے میں کہا۔

"تو کیا کرو گے، پہلے یہ تو سوچو"۔۔۔۔۔ نعمانی نے کہا۔

"یہ ٹھیک ہے کہ جو کچھ صفدر نے بتایا ہے اس لحاظ سے ہم عمران کو تندرست تو نہیں کر سکتے لیکن کم سے کم ہم ان لوگوں کے خلاف کام تو کر سکتے ہیں جنہوں نے عمران کو اس حالت تک پہنچایا ہے"۔۔۔۔۔ چوہان نے اسی طرح جوشیلے لہجے میں کہا۔

"لیکن ہمارے پاس کیا لائحہ عمل ہو گا۔ اب یہ تو ممکن نہیں کہ ہم بس سڑکوں پر دوڑنا شروع کر دیں"۔۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"تنویر کی بات درست ہے۔ ہمیں پہلے کوئی لائحہ عمل طے کر لینا چاہیے۔ اس کے بعد چیف سے بات کرنی چاہیے"۔۔۔۔۔ نعمانی نے کہا۔

"چوہان تمہارا ذہن اس کیس میں خاصا بہتر جا رہا ہے، تم سوچو"۔۔۔۔۔ خاور نے چوہان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ایک منٹ"۔۔۔۔۔ چوہان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی آنکھیں بند کر لیں، پھر کافی دیر تک وہ اسی طرح بیٹھا رہا۔ اس کے سارے ساتھی ہونٹ بھینچے اسے دیکھتے رہے۔ اچانک

چوہان نے اپنی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھولیں۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک اُبھر آئی تھی۔

" میرا خیال ہے میں نے بنیادی کلیو تلاش کر لیا ہے۔" چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کچھ ہمیں بھی بتاؤ گے کہ تمہارے آج کل کمپیوٹر بنے ہوئے ذہن نے کونسا نتیجہ نکالا ہے۔" ——— صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" سنو ——— جس عمارت سے پروفیسر اسکاٹ اور ہومر کی لاشیں ملی تھیں میں نے اپنے طور پر اس کی تلاشی لی تھی۔ اس تلاشی کے دوران ایک کمرے کی الماری میں سے ایک خالی بریف کیس پڑا ہوا ملا تھا۔ یہ عام سا بریف کیس تھا۔ اس کو میں نے اچھی طرح ٹٹولا تھا لیکن وہ بالکل ہی خالی تھا اس لئے میں نے اسے واپس پھینک دیا تھا اور ظاہر ہے خالی بریف کیس سے میں نے کیا لینا تھا لیکن ابھی اچانک میرے ذہن میں ایک بات آئی ہے جس کا اس وقت مجھے خیال نہ آیا تھا۔ اس بریف کیس کے اندر کی طرف اسے فروخت کرنے والی کمپنی کی چِٹ لگی ہوئی تھی جو دراصل اس بریف کیس کا کاؤنٹر کارڈ تھا۔ اس پر ایک نام لکھا ہوا تھا ——— مارٹن ——— بظاہر اس نام میں کوئی انفرادیت نہیں ہے۔ دارالحکومت میں لاکھوں نہیں تو ہزاروں مارٹن موجود ہوں گے لیکن اب مجھے خیال آ رہا ہے کہ مارٹن سے آگے دو حروف بھی بریکٹ میں درج تھے۔ ایس اور سی جس کا اس وقت تو میرے ذہن میں مطلب نہ آیا تھا

لیکن اب اچانک آگیا ہے۔ ایس اور سی کا مطلب ہے سلور کلب اور سلور کلب کے مالک کا نام بھی مارٹن ہے۔ میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ مارٹن منشیات کا بڑا اسمگلر ہے۔ اگر یہ واقعی وہی مارٹن ہے تو پھر اس کا تعلق لازماً بلیک تھنڈر سے ہے اور اس نے ہی یہ بیگ ہومر اور پروفیسر اسکاٹ کو مہیا کیا ہو گا۔ اگر ہم مارٹن کو ٹٹولیں تو یقیناً بلیک تھنڈر کے یہاں موجود ٹھکانوں کا سراغ لگایا جا سکتا ہے۔" ——— چوہان نے جلدی جلدی کہا تو سب چونک پڑے۔

" ویری گڈ چوہان ——— یہ اچھا کلیو ہے۔" ——— تنویر نے سب سے پہلے چوہان کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

" اگر یہ وہی مارٹن ہے تو میں اسے فون پر یہاں بلوا سکتا ہوں۔" یکلخت نعمانی نے کہا تو وہ سب نعمانی کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑے۔ وہ سب حیرت سے نعمانی کو دیکھ رہے تھے۔

" تمہیں معلوم ہے کہ سلور کلب میرے فلیٹ سے قریب ہے اور میں اکثر وہاں جاتا رہتا ہوں۔ مارٹن مجھے کوئی بہت بڑا بزنس مین سمجھتا ہے اور اس تاثر کی بنا پر اس نے بذاتِ خود میرے ساتھ دوستی اور بے تکلفی پیدا کی۔ میں بھی وقت گزارنے کے لئے اس کے ساتھ خاصی بے تکلفی سے گپ شپ کرتا رہتا کیونکہ اس طرح سلور کلب جیسے اعلیٰ کلب میں مجھے خاصی مراعات ملنے لگ گئی تھیں۔" ——— نعمانی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے

شروع کر دیئے۔

"سلور کلب" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی جو ظاہر ہے استقبالیہ لڑکی کی تھی۔

"مارٹن سے بات کراؤ۔ میں اس کا دوست عازم بول رہا ہوں" ——— خاور نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"یس سر ——— ہولڈ آن کریں" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو مارٹن بول رہا ہوں" ——— چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"مارٹن میں عازم بول رہا ہوں، میرے پاس تمہارے لئے ایک بہت بڑی ٹپ ہے، دس کروڑ ڈالر کی ——— بولو کام کرو گے" ——— خاور نے کہا۔

"دس کروڑ ڈالر کی ٹپ ——— کیا مطلب ——— میں سمجھا نہیں" ——— دوسری طرف سے مارٹن کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"پچھلی ملاقات میں تم نے اشارتاً بات کی تھی، یاد ہے ناں کہ کوئی بڑی مچھلی ہاتھ لگ جائے تو تم سلور کلب جیسے دو اور کلب کھولنا چاہتے ہو اور اتفاق سے ایسی ہی ایک بڑی مچھلی اس وقت میری مٹھی میں ہے۔ لیکن اس بہت بڑی مچھلی کے پیچھے اور بڑے بڑے شکاری بھی دوڑ رہے ہیں۔ اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ تم کیا فیصلہ کرتے ہو۔ ہاں یا ناں میں جواب دو، کیونکہ وقت بے حد کم ہے" ——— خاور نے کہا۔

"لیکن مسٹر عازم ——— جب تک کوئی بات کھل کر نہ ہو، میں کیا کہہ سکتا ہوں" ——— مارٹن کے لہجے میں قدرتی طور پر تذبذب موجود تھا۔ ظاہر ہے بغیر تفصیلات معلوم کئے وہ کیسے کوئی قدم اٹھا سکتا تھا اور شاید یہی کیفیت خاور پیدا کرنا چاہتا تھا۔

"ٹھیک ہے، میں تمہاری بات سمجھ گیا ہوں۔ واقعی اس بارے میں تفصیلی بات چیت ہونی چاہیے لیکن وقت بے حد کم ہے فوری فیصلے کی ضرورت ہے ورنہ معاملہ ہاتھ سے نکل جائے گا۔ تم ایسا کرو کہ فوری طور پر سپر ولاز کی دوسری منزل کے کمرہ نمبر ستر میں آجاؤ، میں یہاں موجود ہوں لیکن دیکھو میرا چونکہ براہ راست اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے پلیز تم خاص طور پر خیال رکھنا کہ کسی کو اس ملاقات کا علم نہ ہو" ——— خاور نے جواب دیا۔

"اوہ ٹھیک ہے ——— میں آرہا ہوں" ——— دوسری طرف سے مارٹن نے بے چین سے لہجے میں کہا اور خاور نے رسیور رکھ دیا۔

"لوکیتی وہ آرہا ہے۔ میں اس دوران اپنا میک اپ صاف کرلوں۔ ورنہ وہ مجھے اس بدلی ہوئی شکل میں دیکھتے ہی بدک جائے گا" ——— خاور نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اس طرح وہ مطمئن ہو جائے گا" ——— تنویر نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور خاور تیز تیز قدم اٹھاتا ایک اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا، پھر خاور اصل شکل میں واپس آیا ہی تھا کہ بیرونی

دروازے پر آہستہ سے دستک ہوئی اور خاور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ باقی ساتھی اٹھ کر سائیڈ کے کمرے میں چلے گئے۔

"کون ہے؟" ـــــــ خاور نے اندر سے پوچھا۔

"مارٹن" ـــــــ باہر سے آواز سنائی دی اور خاور نے دروازہ کھول دیا۔ دوسرے لمحے ایک لمبا تڑنگا ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا اور خاور نے دروازہ بند کر دیا۔ مارٹن بڑے غور سے کمرے کو دیکھ رہا تھا لیکن پھر شاید خاور کو وہاں اکیلا دیکھ کر وہ مطمئن ہو گیا لیکن دوسرے لمحے دروازہ بند کر کے پلٹتے ہوئے خاور کا بازو پوری قوت سے گھوما اور مارٹن کی کنپٹی پر زور دار چٹاخہ چھوٹنے کی آواز کے ساتھ ہی مارٹن کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ اچھل کر فرش پر گرا۔ اسی لمحے خاور کی لات حرکت میں آئی اور اس کے بوٹ کی نوک ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے مارٹن کی کنپٹی پر پڑی اور اس بار مارٹن ساکت ہو گیا۔ خاور کے ساتھی بھی اس کمرے میں آ گئے۔

"اسے سب سے اندرونی کمرے میں لے چلتے ہیں۔ اس طرح اس کی آواز باہر نہ جائے گی" ـــــــ خاور نے جھک کر مارٹن کو اٹھاتے ہوئے کہا۔

"میں اس سے پوچھ گچھ کروں گا" ـــــــ چوہان نے کہا۔

"ارے نہیں چوہان ـــ اس بار اتنا وقت نہیں ہے کہ

طویل ذہنی شطرنج کا آغاز کرو۔ میرا خیال ہے اس سے پوچھ گچھ تنویر بہتر انداز میں کر سکتا ہے" ـــــــ صدیقی نے کہا اور چوہان بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم فکر نہ کرو ـــ یہ ابھی طوطے کی طرح بول پڑے گا" ـــــــ تنویر نے سینہ پھیلاتے ہوئے جواب دیا۔

خاور نے مارٹن کو سب سے اندرونی کمرے میں ایک کرسی پر بٹھا دیا جبکہ تنویر اس دوران ایک الماری سے نائلون کی رسی کا ایک گچھا نکال لایا تھا پھر اس رسی کی مدد سے مارٹن کو کرسی پر اچھی طرح باندھ دیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی تنویر کا ہاتھ گھوما اور مارٹن کے چہرے پر زور دار تھپڑ پڑا۔ دوسرے تھپڑ پر ہی مارٹن ایک چیخ مار کر ہوش میں آ گیا۔ تنویر نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال لیا۔

"کک ـ کک کون ہو تم ـــ کیا مطلب" ـــــــ مارٹن نے بے پناہ حیرت اور بوکھلاہٹ بھرے لہجے میں وہاں موجود افراد کو دیکھتے ہوئے کہا۔ خاور کمرے میں موجود نہ تھا۔ وہ شاید دوبارہ میک اپ کرنے چلا گیا تھا۔

"سنو مارٹن ـــ اگر تم زندگی چاہتے ہو تو صاف صاف بتا دو کہ ہومر کے ساتھی اس وقت کہاں موجود ہیں" ـــــــ چوہان نے تنویر کے بولنے سے پہلے ہی بات شروع کر دی۔

"ہومر ـــ وہ کون ہے" ـــــــ مارٹن نے چونک کر لہجہ بناتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک

زور دار چیخ نکلی کیونکہ تنویر کا خنجر بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا تھا اور مارٹن کا ایک کان اس صفائی سے کٹ گیا تھا جیسے تار سے صابن کٹتا ہے۔ کان سے خون بہنے لگا، مارٹن کا چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ سا ہو گیا تھا۔

" اب یاد آیا ــــ اگر یاد نہیں آیا تو اس بار یہ خنجر تمہاری آنکھ میں گھس جائے گا "ــــــ تنویر نے بڑے وحشیانہ لہجے میں کہا، اور اس کے ساتھ ہی وہ خنجر کی نوک مارٹن کی آنکھ کے قریب لے گیا۔ تنویر کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے کہ مارٹن کا جسم بے اختیار کانپنے لگ گیا۔

" بب بب بتاتا ہوں ــــ بتاتا ہوں۔ میں نے صرف ہو کر سنا ہے۔ میں اسے ذاتی طور پر نہیں جانتا۔ مجھے تو ایکریمیا سے میرے ایک دوست نے فون پر بات کی اس کا باس ہومر اور وہ ایک اہم مشن کے لئے پاکیشیا آ رہے ہیں انہیں یہاں رہائش گاہیں چاہئیں۔ میں جانتا ہوں کہ میرا وہ دوست جس کا نام والٹر ہے۔ ایکریمیا میں کسی بڑی مجرم تنظیم سے وابستہ ہے اس لئے میں نے سوچا کہ اس کے ذریعے میرا بھی اس تنظیم سے رابطہ قائم ہو جائے گا اور مجھے اس تنظیم کا تعاون مل گیا تو میرا بزنس بہت بڑھ جائے گا۔ چنانچہ میں نے ہامی بھر لی۔ پھر والٹر یہاں آ کر مجھے ملا اور میں نے اس کا کام کر دیا۔ انہیں دو ایسی رہائش گاہیں چاہیے تھیں جس میں تہہ خانے ہوں۔ وہ میں نے مہیا کر دیں اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے عام سا سامان بھی طلب کیا وہ بھی میں نے مہیا کر دیا۔ بس اس سے زیادہ مجھے معلوم نہیں ہے "ــــــ مارٹن نے دہشت زدہ لہجے میں کہا۔ وہ چونکہ کوئی ایجنٹ نہ تھا بلکہ ایک عام سا سمگلر تھا اس لئے ایک کان کٹنے سے ہی دہشت زدہ ہو گیا تھا۔

" ہمیں دونوں رہائش گاہوں کا علم ہے سمجھے۔ اس لئے ابھی تمہارا سچ جھوٹ سامنے آ جائے گا۔ اگر تم نے سچ بولا ہے تو پھر تمہاری آئندہ باتوں پر اعتبار کیا جا سکے گا اور تم زندہ بچ جاؤ گے ورنہ "ــــــ تنویر نے انتہائی سرد لہجے میں خون آلود خنجر کو اس کے چہرے کے سامنے لہراتے ہوئے کہا۔

" مم مم میں نے سچ کہا ہے۔ تم بے شک چیک کر لو۔ ایک عمارت شامی روڈ کی کوٹھی نمبر ایک سو گیارہ ہے اور دوسری نیلم کالونی کی کوٹھی نمبر ستانوے بلاک اے ہے۔ شامی روڈ والی کوٹھی چھوٹی ہے جبکہ نیلم کالونی والی کوٹھی بہت بڑی ہے۔ پورا محل ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ انہوں نے یہ دونوں کوٹھیاں میرے نام سے باقاعدہ خرید کی ہیں۔ رقم والٹر نے خود ادا کی تھی۔ اس طرح نہ صرف سودے میں مجھے معقول کمیشن مل گیا بلکہ دونوں کوٹھیاں بھی میرے نام ہو گئیں "ــــــ مارٹن نے جلدی جلدی جواب دیتے ہوئے کہا۔

" والٹر کا حلیہ بتاؤ "ــــــ تنویر نے پوچھا اور مارٹن نے تفصیل سے ایک حلیہ بتا دیا۔

" اس نیلم کالونی والی کوٹھی کو تم نے دیکھا ہو گا اس کا نقشہ بتاؤ "ــــــ تنویر نے پوچھا اور مارٹن نے واقعی تفصیل سے

اس کا اندرونی نقشہ بھی بتا دیا۔

" والٹر کے ساتھ کتنے آدمی ہیں "۔۔۔۔۔ تنویر نے پوچھا۔

" مجھے نہیں معلوم ۔۔۔ اس کے بعد والٹر مجھے کبھی نہیں ملا " مارٹن نے جواب دیا۔

" اور کے اس کے منہ میں رومال ڈال دو تاکہ ہم اس کی باتیں چیک کر لیں "۔۔۔۔۔ تنویر نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور تیزی سے واپس مڑا۔

" تم کیسے چیک کرنا چاہتے ہو "۔۔۔۔۔ چوہان نے چونک کر پوچھا۔

" وہاں جا کر ہی چیکنگ ہو سکتی ہے۔ ویسے کیسے ہو سکتی ہے "۔۔۔۔۔ تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں ۔۔۔ یہاں سے بھی چیکنگ ہو سکتی ہے۔ آؤ میرے ساتھ "۔۔۔۔۔ چوہان نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ تنویر کو ساتھ لئے اس کمرے سے نکل کر اس کمرے میں پہنچا جہاں فون موجود تھا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کئے۔ دو تین بار رنگ جانے کے بعد دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

" انکوائری پلیز "۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

" سیکنڈ چیف ملٹری انٹیلی جنس سپیکنگ "۔۔۔۔۔ چوہان نے بڑے رعب دار لہجے میں کہا۔

" یس سر ۔۔۔ یس سر "۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے بولنے والا آپریٹر بری طرح بوکھلا گیا تھا۔

" ایک پتہ نوٹ کر لو "۔۔۔۔۔ چوہان نے اسی طرح رعب دار لہجے میں کہا۔

" یس سر ۔۔۔ یس سر "۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے آپریٹر اسی طرح بوکھلایا ہوا تھا۔

" کوٹھی نمبر نائٹی سیون، بلاک اے، نیلم کالونی، نوٹ کریں "۔ چوہان کا لہجہ اسی طرح رعب دار تھا۔

" یس سر، کوٹھی نمبر نائٹی سیون بلاک اے، نیلم کالونی یس سر "۔۔۔۔۔ آپریٹر نے جواب دیا۔

" اس میں موجود فون کا نمبر تم نے بتانا ہے مگر سنو اٹ از ٹاپ سیکرٹ اور نمبر بھی درست بتانا ہے "۔۔۔۔۔ چوہان نے کہا۔

" یس سر ۔۔۔ ایک منٹ سر ۔۔۔ میں چیک کر لوں سر "۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر تقریباً دو منٹ بعد ہی آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

" سر نمبر نوٹ کریں "۔۔۔۔۔ آپریٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک نمبر بتا دیا۔

" کیا تمہیں یقین ہے کہ یہ نمبر درست ہے "۔۔۔۔۔ چوہان نے پوچھا۔

"یس سر۔۔۔ میں نے دوبار چیک کیا ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او۔کے۔ اب یہ دوبارہ کہنا ضروری تو نہیں کہ اٹ از ٹاپ سیکرٹ"۔۔۔۔ چوہان نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں سر۔۔۔ میں سب کچھ بھول گیا ہوں سر"

آپریٹر نے کہا اور چوہان نے کریڈل دبا دیا اور پھر اس نے آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ تنویر کے علاوہ اور ساتھی بھی اس دوران اس کمرے میں پہنچ گئے تھے

"یس"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نامانوس سی آواز سنائی دی لیکن لہجہ بتا رہا تھا کہ بولنے والا غیر ملکی ہے۔

"میرا نام مارٹن ہے اور میں سلور کلب کا مالک ہوں۔ والٹر سے ایک ضروری بات کرنی ہے"۔۔۔۔ چوہان نے مارٹن کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"او۔کے۔۔۔ ہولڈ آن کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو مارٹن کیا بات ہے۔۔۔ کیوں فون کیا ہے"۔۔۔۔ اس بار ریسیور پر ایک نئی آواز ابھری۔ بولنے والے کے لہجے میں حیرت تھی۔

"والٹر میں باہر گیا ہوا تھا۔ ابھی واپس آیا ہوں تو مجھے اطلاع ملی ہے کہ شامی روڈ والی کوٹھی میں سے پولیس کو دو لاشیں ملی ہیں۔ میں گھبرا گیا کہ کہیں وہ تمہارے ساتھی نہ ہوں"۔۔۔۔

ان نے کہا۔

"نہیں۔۔۔ ہم نے تو وہ کوٹھی خالی کر دی تھی۔ نجانے کن لاشیں ہیں"۔۔۔۔ والٹر نے جواب دیا۔

"اوہ پھر ٹھیک ہے، میں سمجھا کہ شاید تمہارے ساتھ کوئی ملہ بن گیا ہے"۔۔۔۔ چوہان نے ایسے لہجے میں کہا جیسے والٹر بات سن کر بڑا اطمینان ہوا ہو۔

"ہاں مجھے یاد آیا مارٹن کہ کوٹھی تو تمہارے نام پر ہے کہیں لیس تمہیں تنگ نہ کرے"۔۔۔۔ والٹر کا لہجہ چونکا ہوا فا۔

"ارے نہیں ایسی کوئی بات نہیں مارٹن، یہاں میرے تھ بہت لمبے ہیں اس بات کی فکر نہ کرو۔ مجھے دراصل تمہاری رف سے پریشانی تھی"۔۔۔۔ چوہان نے کہا۔

"او۔کے۔ ویسے تم اس وقت کہاں سے بول رہے ہو" الٹر نے پوچھا۔

"یہیں شہر سے بول رہا ہوں، کیوں"۔۔۔۔ چوہان نے پوچھا۔

"کہاں سے۔۔۔ جگہ بتاؤ"۔۔۔۔ والٹر نے پوچھا۔

"اب تم سے کیا چھپانا۔۔۔ میری ایک گرل فرینڈ ہے؛ س کے فلیٹ سے بول رہا ہوں، مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو" ان نے کہا۔

"ایک بڑا کام ہے، میں سوچ رہا تھا کہ تم سے بات کروں

کہ تمہارا فون آگیا۔ لمبی رقم ملے گی، کام بھی جلدی کا ہے۔ اس فلیٹ سے متعلق بتاؤ میں ابھی وہاں آجاتا ہوں، زیادہ دیر نہ کروں گا، صرف پانچ منٹ کی بات ہے۔" ——— والٹر نے کہا۔

" اگر کوئی خاص کام ہے تو میں اپنی گرل فرینڈ کو کچھ دیر کے لئے آؤٹ کر دیتا ہوں لیکن کچھ بتاؤ تو سہی؟" ——— چوہان نے کہا۔

" یہ ٹھیک ہے ——— تم اسے دو گھنٹوں کے لئے دور بھجوا دو۔ کام بڑا ہے۔ فون پر بتانے والا نہیں۔" ——— والٹر نے کہا۔

" او۔ کے پھر آجاؤ سپر دلاز، دوسری منزل کمرہ نمبر ستر۔ ویسے یہ فلیٹ مسٹر عزیز کے نام پر بک ہے۔ میری گرل فرینڈ کا سابقہ شوہر ہے۔" ——— چوہان نے کہا۔

" ٹھیک ہے میں آرہا ہوں۔" ——— والٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

" بہت خوب ——— چوہان تم واقعی بھرپور ذہانت کا مظاہرہ کر رہے ہو۔ اگر یہ والٹر قابو آگیا تو سمجھو ہم نے آدھا میدان مار لیا۔" ——— تنویر نے بے اختیار چوہان کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

" وہ اگر ہمارا مطلوبہ آدمی ہے تو پھر لازماً وہ تیز آدمی ہو گا۔ اس لئے میں نے تمہارا جعلی نام بھی بتا دیا کہ کہیں وہ آنے

سے پہلے چیک نہ کرے۔ اب اگر وہ چیک بھی کرے گا، تو مزید مطمئن ہو جائے گا۔" ——— چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا اور باقی ساتھیوں نے سر ہلا دیا۔

" میرے خیال میں ہمیں والٹر کو ٹریپ کرنے کے لئے کوئی لائحہ عمل سوچ لینا چاہیے۔" ——— نعمانی نے کہا۔

" لائحہ عمل کیسا ——— ہم سب سائیڈوں پر ہو جائیں گے۔ وہ دستک دے گا تو میں اندر سے مارتھن کی آواز میں بات کروں گا اس طرح وہ مطمئن ہو جائے گا اور پھر جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا ہم اسے سنبھلنے سے پہلے ہی چھاپ لیں گے۔" ——— چوہان نے کہا اور باقی افراد نے اس کی تائید میں سر ہلا دیئے۔

بلیک زیرو دانش منزل کے آپریشن روم میں دونوں ہاتھوں سے سر پکڑے ہوئے انتہائی پریشانی کے عالم میں بیٹھا ہوا تھا۔ اسے عمران کے متعلق تفصیلی رپورٹ مل چکی تھی، اور اب اسے بالکل سمجھ نہ آ رہی تھی کہ وہ اس سارے معاملے میں مزید کیا اقدام کرے۔ عمران پر حملہ کرنے والے غائب تھے اور عمران دوبارہ ذہنی طور پر عورت بن چکا تھا اور نہ صرف عورت بن چکا تھا بلکہ ڈاکٹروں نے اس بارے میں حتمی رائے دے دی تھی کہ اب اگر عمران کے ذہن کو ذرا سا بھی چھیڑا گیا تو پھر اس کا ذہن لازماً ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مکمل طور پر ماؤف ہو جائے گا۔ بلیک زیرو نے بطور ایکسٹو سپیشل ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر صدیقی کو حکم دے دیا تھا کہ عمران کو اس کے دوسرے حکم تک طویل نیند کا انجکشن دیتے رہیں اور پھر ڈاکٹر نے اسے بتا بھی دیا تھا

انہوں نے عمران کو طویل نیند سلا دیا ہے۔ بلیک زیرو نے کارروائی اس لئے کی تھی کہ کیونکہ وہ بہر حال اس نتیجے تک پہنچ چکا تھا کہ عمران پر یہ حملہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کیا گیا ہے۔ چونکہ عمران نے اپنے زنانہ فوٹو کو لیبارٹری میں چیک کر کے اسے یہ بتا دیا تھا کہ اس فوٹو میں ایسے کیمیکل موجود ہیں جس کی مدد سے اس کی موجودگی کو کسی مشین سے چیک کیا جا سکتا ہے اور شاید اس خیال کے تحت اس نے فوٹو کو چیک کرنے سے پہلے ہی اسے ہدایات دی تھیں کہ سوائے جولیا کے باقی سب ممبران کو متبادل رہائش گاہوں اور میک اپ میں رہنے کے لئے کہہ دیا جائے۔ فوٹو کی چیکنگ کے بعد عمران نے یہی نتیجہ نکالا تھا کہ اس فوٹو کے ذریعے صفدر اور پھر صفدر کے ذریعے دوسرے ممبران کو ٹریس کرنے کی منصوبہ بندی کی گئی ہے اس لئے جب تک سارے مجرم گرفتار نہ ہو جائیں، سیکرٹ سروس کو میک اپ میں ہی رہنا ہو گا اور فیلڈ میں بھی جانا ہو گا کیونکہ عمران کے مطابق بلیک تھنڈر کے پاس انتہائی جدید ترین سائنسی حربے موجود ہیں اور خود عمران نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ مجرموں کو ٹریس کرنے کی غرض سے ٹائیگر، جوزف اور جوانا کو استعمال کرے گا لیکن اس کے بعد عمران پر حملے کی اطلاع ملی اور جنرل ہسپتال کے ایک عام وارڈ میں وہ بیہوشی کے عالم میں پڑا تھا جہاں سے بلیک زیرو نے اسے سپیشل ہسپتال منتقل کر دیا اور پھر صفدر اور کیپٹن شکیل کی مدد سے

اس نے اس بات کا سراغ لگوانے کی کوشش کی کہ عمران کی نگرانی تو نہیں ہو رہی۔ اگر ہو رہی ہے تو نگرانی کرنے والوں کو پکڑا جائے لیکن ان دونوں نے یہی اطلاع دی کہ عمران کی نگرانی کے کوئی آثار نہیں ہیں اور بلیک زیرو جانتا تھا کہ وہ دونوں اپنے کام میں ماہر ہیں اس لئے نگرانی یقیناً نہیں ہو رہی۔ پھر اس کا خیال اس بات کی طرف گیا کہ کہیں عمران کے جسم یا لباس میں کوئی ایسا آلہ نہ فٹ کر دیا گیا ہو جس سے مجرم کسی مشین پر بیٹھ کر نگرانی کر سکیں لیکن ڈاکٹروں نے چیکنگ کے بعد یہی رپورٹ دی تھی کہ ایسا کوئی آلہ نہیں ہے لیکن اس کے باوجود بلیک زیرو مطمئن نہ تھا کیونکہ ایک عام سے فوٹو کی مدد سے اگر وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کر سکتے ہیں تو لازماً انہوں نے عمران کے ساتھ کوئی ایسا ہی جدید طریقہ استعمال کیا ہوگا اور اسے معلوم تھا کہ عمران گو ذہنی طور پر عورت ضرور بن گیا ہے لیکن ظاہر ہے اس کا دماغ تو اسی طرح کام کر رہا ہے عمران لازماً دانش منزل آئے گا اور ہو سکتا ہے اس طرح وہ مجرم دانش منزل کا بھی سراغ لگا لیں اور اس کی اور عمران کی باتیں بھی سن لیں اور عمران جو کارروائی کرے وہ بھی ان کی نظروں میں آ جائے اس لئے اس نے عمران کو ہسپتال تک محدود رکھنے کے لئے اسے طویل نیند کا انجکشن لگوایا تھا اور صفدر اور کیپٹن شکیل کی ڈیوٹی بھی لگائی تھی کہ وہ ہسپتال کے گرد رہ کر چیک کریں کہ کوئی مشکوک آدمی عمران سے ملنے آتا ہے یا نہیں کیونکہ اسے یقین تھا کہ عمران اگر ہسپتال میں رہا تو مجرم لازماً عمران کو اغوا کر کے ہسپتال سے باہر

لانے کی کوشش کریں گے تاکہ وہ چیک کر سکیں کہ عمران ہسپتال سے نکل کر کہاں جاتا ہے، کس سے ملتا ہے، کیسے فون کرتا ہے۔ بلیک زیرو درحقیقت بلیک تھنڈر کے انتہائی جدید سائنسی حربوں سے ذہنی طور پر بے حد خوفزدہ ہو گیا تھا۔

لیکن اب اسے یہ بات کسی طور پر سمجھ نہ آ رہی تھی کہ وہ مجرموں کا سراغ کیسے لگائے اور عمران کو دوبارہ صحیح حالت میں لانے کے لئے کیا اقدام کرے۔ بہت سر مارنے کے باوجود کوئی واضح لائحہ عمل اس کے ذہن میں نہ آ رہا تھا۔ وہ اپنے آپ کو اس طرح بے بس محسوس کر رہا تھا جیسے عمران کی جگہ اس کا ذہن ماؤف ہو گیا ہو۔

اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بلیک زیرو نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں جناب۔۔۔ ابھی صفدر نے مجھے فون پر بتایا ہے کہ عمران کا ذہنی توازن درست نہیں رہا۔ وہ ذہنی طور پر عورت بن گیا ہے اور اس کی جسمانی حرکات بھی انتہائی ست ہوگئی ہیں۔ کیا سر واقعی ایسا ہے"۔۔۔۔ جولیا کے لہجے میں بے پناہ پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

"صفدر نے تمہیں درست بتایا ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ سر۔۔۔ پھر عمران کیسے ٹھیک ہوگا۔ صفدر نے یہ بھی بتایا ہے کہ ڈاکٹروں کی حتمی رائے ہے کہ اگر اس کے ذہن کا علاج کیا

گیا تو وہ ہمیشہ کے لئے ذہنی طور پر ماؤف بھی ہو سکتا ہے۔" جولیا اور بھی زیادہ پریشان ہو گئی تھی۔

"یہ سوچنا اس کے والدین کا کام ہے کہ وہ اس کا علاج کیسے کراتے ہیں البتہ سیکرٹ سروس کے لئے عمران ناکارہ ہو گیا ہے اور میں ناکارہ افراد کے بارے میں سوچ کر وقت ضائع نہیں کیا کرتا۔" ——— بلیک زیرو نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید کھچاؤ کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ اسے پوری طرح احساس تھا کہ جولیا کا اس کی بات سن کر کیا ردعمل ہوگا لیکن عمران نے ایکسٹو کو بنایا ہی ایسا تھا کہ اسے یہ بات مجبوراً کرنی پڑی تھی ورنہ یہ تو اس کا اپنا دل جانتا تھا کہ وہ عمران کے بارے میں کس قدر پریشان ہے اور اس کے بارے میں کتنا سوچتا رہا ہے اور سوچ وہی ہے لیکن جولیا سے یہ بات نہ کہہ سکتا تھا۔ ممبروں کے لئے تو اس نے یہی بننا ہی تھا۔

رسیور رکھ کر وہ ابھی بیٹھا جولیا کے ردعمل کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی دوبارہ بج اٹھی۔

"اب یہ لڑکی خواہ مخواہ جذباتی باتیں کرے گی" ——— بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ——— اس کا لہجہ عام حالات سے بھی زیادہ سرد ہو گیا تھا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں سر" ——— دوسری طرف سے ٹائیگر کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی اور بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"یس۔ کیوں فون کیا ہے" ——— بلیک زیرو نے اسی طرح انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"جناب عمران صاحب فلیٹ میں بھی نہیں ہیں۔ سلیمان نے بتایا ہے کہ ان پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے۔ میں نے انہیں ایک ضروری اطلاع دینی تھی اس لئے سر مجبوراً آپ کو فون کیا ہے" ٹائیگر نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران ہسپتال میں ہے۔ کیا اطلاع ہے" ——— بلیک زیرو نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سر انہوں نے میرے ذمے یہ کام لگایا تھا کہ میں معلوم کروں کہ شامی روڈ کی کوٹھی نمبر ایک سو گیارہ کس کی ملکیت ہے اور اس وقت کس کے قبضے میں ہے۔ میں نے معلومات حاصل کی ہیں یہ کوٹھی ابھی حال ہی میں سلور کلب کے مالک مارٹن نے بھاری قیمت کے عوض خریدی ہے۔ مارٹن کے بارے میں مجھے معلوم ہے کہ وہ منشیات کا سمگلر ہے اس لئے میں نے سوچا کہ شاید اس نے یہ کوٹھی سمگلنگ کے اڈے کے طور پر استعمال کرنے کے لئے خریدی ہو گی۔ اس لئے میں نے مزید انکوائری کی تو جناب ایک نئی بات کا علم ہوا کہ مارٹن نے یہ کوٹھی اور نیلم کالونی کی ایک بڑی کوٹھی کسی دوسری پارٹی کے لئے خریدی ہے اور اس نے اس خرید و فروخت میں بھاری کمیشن بھی وصول کیا ہے۔ رقم دوسری

پارٹی بنے وہی ہے لیکن دونوں کوٹھیوں کے کاغذات مارٹن نے اپنے نام پر تیار کرائے ہیں۔ یہ ایک نئی بات تھی اس لئے میں نے مارٹن کو ٹٹولنا چاہا تو پتہ چلا کہ مارٹن کلب میں موجود تھا کہ اس کے دوست عازم کا فون آیا اور مارٹن اس سے ملنے چلا گیا۔ عازم کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ کوئی بزنس مین ہے اور اس کی مارٹن سے خاصی گہری دوستی ہے اور کلب کے ایکسچینج آپریٹر سے مجھے یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ مارٹن اس عازم سے سپر ولاز دوسری منزل کے فلیٹ نمبر سترہ میں ملنے گیا ہے کسی بڑے سودے کی بات چیت ہو رہی ہے چنانچہ سر میں وہاں پہنچا تو سر میں نے ایک غیر ملکی کو سپر ولاز کی استقبالیہ لڑکی سے اس فلیٹ کے مالک کے بارے میں پوچھ گچھ کرتے دیکھا۔ اس استقبالیہ لڑکی نے اسے بتایا کہ یہ فلیٹ طویل عرصہ سے مسٹر عزیز کے نام ہے۔ اور مسٹر عزیز گزشتہ دو روز سے اس میں مستقل رہ رہے ہیں جبکہ پہلے وہ کبھی کبھار آتے تھے۔ لڑکی نے اسے بتایا کہ اس وقت فلیٹ میں کئی مرد اور سلور کلب کا مارٹن بھی موجود ہے البتہ کوئی عورت وہاں نہیں ہے اور وہ غیر ملکی تیزی سے واپس چلا گیا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے اسے لڑکی کی بات سن کر انتہائی پریشانی ہوئی ہو۔ اس کی اس پریشانی کی بنا پر اور چونکہ وہ غیر ملکی تھا اس لئے میں نے خفیہ طور پر اس کی نگرانی شروع کر دی کیونکہ مارٹن کو تو میں بعد میں بھی تلاش کر سکتا تھا لیکن اس غیر ملکی کا پھر پتہ نہ چلتا تھا۔ وہ غیر ملکی وہاں سے کار میں بیٹھ کر سیدھا نیلم

کالونی بلاک اے کی کوٹھی نمبر نائنٹی سیون میں گیا ہے اور ابھی تک اندر موجود ہے۔ یہ کوٹھی وہی ہے جناب جو مارٹن نے کسی دوسری پارٹی کے لئے شامی روڈ والی کوٹھی کے ساتھ خرید کی تھی اب میں پوچھنا چاہتا تھا کہ کیا میں اس کی نگرانی جاری رکھوں' یا پھر مارٹن کو پکڑ کر اس سے ان کوٹھیوں کے بارے میں مزید معلومات حاصل کر دوں"۔۔۔۔ ٹائیگر نے پوری تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"تم اس وقت کہاں سے فون کر رہے ہو"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں پوچھا۔ لیکن اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ ٹائیگر کی رپورٹ سن کر وہ انتہائی پرجوش ہو چکا ہے۔

"نیلم کالونی کے ایک پبلک بوتھ سے سر"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تم اس غیر ملکی والی کوٹھی کی نگرانی کرو اور اگر اس میں موجود وہ غیر ملکی کہیں جائے تو اس کی نگرانی کرنا اور مجھے براہ راست رپورٹ دینا۔ ویسے میں سیکرٹ سروس کے چند ممبران کو بھی وہاں نگرانی کے لئے بھیج رہا ہوں لیکن تم نے وہاں ان سے بالکل علیحدہ رہنا ہے۔ ویسے بھی وہ میک اپ میں ہوں گے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے ٹائیگر کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر"۔۔۔۔ ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور بلیک زیرو نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔ ٹائیگر کی رپورٹ سے وہ سمجھ گیا تھا کہ سیکرٹ سروس کے ممبران اپنے

طور پر کام شروع کر چکے ہیں کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سپر ولاز والا فلیٹ تبادل رہائش کے طور پر تنویر کے نام بک ہے اور تنویر وہاں عزیز کے نام سے رہتا ہے۔ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ خاور عام طور پر سلور کلب آتا جاتا رہتا ہے اور خاور ہی عازم کا نام استعمال کرتا ہے۔ اس لئے ٹائیگر کی رپورٹ سے وہ صورت حال کا صحیح نقشہ سمجھ چکا تھا۔ اسے یقین ہو گیا تھا کہ خاور نے ہی مارٹن کو فلیٹ میں بلایا ہو گا اور یہ نیلم کالونی اس غیر ملکی کو اس مارٹن کی دی ہوئی معلومات کی بنا پر وہاں بلایا گیا ہو گا اور یہ غیر ملکی یقیناً بلیک تھنڈر سے تعلق رکھتا ہو گا کیونکہ دونوں کوٹھیاں مارٹن نے خرید کر دی تھیں اس کا مطلب تھا کہ سیکرٹ سروس نے بلیک تھنڈر کا کلیو حاصل کر لیا ہے۔ اسی لمحے بلیک زیرو کو ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے ہاتھ میں تھاما ہوا رسیور واپس کریڈل پر رکھا اور کرسی سے اٹھ کر وہ تقریباً دوڑتا ہوا اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ مختلف راہداریوں سے گزر کر وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچا جس کا دروازہ بند تھا۔ بلیک زیرو نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ اندر ایک بڑی سی مشین کمرے کے سامنے والی دیوار میں نصب تھی جس کے عین اوپر والے سرے پر ایک سبز رنگ کا بلب جل رہا تھا یہ مشین سیکرٹ سروس کے فون کو ریکارڈ کرنے کے لئے عمران نے ابھی ایک سال قبل نصب کرائی تھی۔ سیکرٹ سروس کے ممبران کے فلیٹس اور ان کی تبادل رہائش گاہوں میں جو فون موجود

تھے، ان کا سلسلہ انتہائی خفیہ طریقے سے اس مشین سے جوڑ دیا گیا تھا۔ یہ مشین آٹومیٹک انداز میں کام کرتی تھی اور سیکرٹ سروس کا کوئی ممبر جب بھی اپنے فلیٹ یا تبادل رہائش گاہ سے ملک کے اندر یا باہر کسی بھی جگہ فون کرتا تھا یا سنتا تھا تو یہ مشین اسے خود کار طریقے پر ریکارڈ کر لیتی تھی پھر یہ ریکارڈ دو ہفتوں تک اس میں موجود رہتا اس کے بعد خود بخود واش ہو جاتا۔ عمران کا اس مشین لگانے کا مقصد یہ تھا کہ ضرورت پڑنے پر وہ ممبران کے درمیان یا کسی اور سے ہونے والی گفتگو کو ان کے علم میں لائے بغیر سن سکے کیونکہ اس طرح سیکرٹ سروس کے ممبران کو اس بات کا قائل کیا جا سکتا تھا کہ ایکسٹو ان کے ہر اقدام سے باخبر رہتا ہے۔ گو جب سے یہ مشین نصب ہوئی تھی آج تک اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا گیا تھا کیونکہ اس کی ضرورت ہی محسوس نہ کی گئی تھی لیکن اب بلیک زیرو اس سے فائدہ اٹھانا چاہتا تھا۔ اس نے جلدی سے مشین کے مخصوص بٹن دبائے اور پھر ایک ناب کو گھما کر ڈائل پر حرکت کرنے والی سوئی کو مخصوص جگہ پر سیٹ کر کے اس نے ایک اور بٹن دبا دیا۔ یہ حصہ سپر ولاز والی تنویر کی تبادل رہائش گاہ والے فون سے متعلق تھا۔ بٹن دبتے ہی پہلے گھنٹی کی آواز سنائی دی اور پھر صفدر کی بدلی ہوئی آواز سنائی دی۔ صفدر تنویر سے بات کر کے اسے عمران کے متعلق بتا رہا تھا۔ بلیک زیرو خاموش بیٹھا سنتا رہا۔ وہ کال ختم ہو گئی۔ اور کال ختم ہونے کی مخصوص آواز سنائی دی۔ اس کے بعد پھر

صفدر کی کال شروع ہوئی۔ وہ عمران کی حالت کے متعلق تنویر کو رپورٹ دے رہا تھا۔ اس کال کے ختم ہونے کے بعد تیسری کال شروع ہوئی اور سلور کلب کا نام سامنے آیا تو بلیک زیرو چونک کر سیدھا ہوگیا۔ خاور اپنی اصل آواز میں بول رہا تھا لیکن وہ نام عازم کا استعمال کر رہا تھا۔ اس کی مارٹن سے بات چیت ہو رہی تھی۔ اس کال کے ختم ہونے کے بعد چوتھی کال شروع ہوئی تو بولنے والا چوہان تھا جو سنٹرل فون ایکسچینج سے اسسٹنٹ چیف آف ملٹری انٹیلی جنس بن کر سلیم کالونی کی کوٹھی کا فون نمبر معلوم کر رہا تھا۔ اس کال کے ختم ہونے پر جب پانچویں کال کا آغاز ہوا تو بلیک زیرو چونک پڑا کیونکہ اس بار مارٹن کسی والٹر سے بات کر رہا تھا اور پھر مارٹن نے اسے سپر ولاز کے فلیٹ میں بلایا اور اس گفتگو سے بلیک زیرو سمجھ گیا کہ وہ غیر ملکی جو یقیناً والٹر تھا استقبالیہ لڑکی سے عزیز کے بارے میں پوچھ گچھ کیوں کر رہا تھا اور کیوں مشکوک ہو کر واپس گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی بلیک زیرو کی چھٹی حس کے خطرے کا تیز الارم بجانے لگی۔ کال ختم ہو چکی تھی۔ بلیک زیرو اب ساری صورت حال کا ادراک کر چکا تھا۔ والٹر کا تعلق یقیناً بلیک تھنڈر سے تھا اور بلیک تھنڈر کے ایجنٹ سلیم کالونی والی کوٹھی میں موجود تھے اور انہیں کسی گڑبڑ کا احساس ہو گیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ یا تو وہ اس کوٹھی سے فرار ہونے کی کوشش کریں گے یا پھر دوسری صورت میں وہ سپر ولاز کے اس فلیٹ پر حملہ کریں گے۔ ان کے فرار ہو جانے

کی تو اسے فکر نہ تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ٹائیگر کسی بھوت کی طرح ان کے پیچھے لگا رہے گا البتہ حملے والی صورت حال تشویشناک تھی۔ چنانچہ اس نے فوراً ممبران کو خبردار کرنے کا فیصلہ کیا اور پھر وہ دوڑتا ہوا واپس آپریشن روم میں پہنچا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے تنویر کے اس فلیٹ کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے لیکن جب دوسری طرف سے مسلسل گھنٹی بجتی رہی اور کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو بلیک زیرو کا چہرہ پریشانی کی آماجگاہ بن گیا۔ اس نے رسیور رکھا اور تیزی سے ٹرانسمیٹر کی طرف مڑا۔ اب وہ ٹرانسمیٹر کے ذریعے تنویر کو کال کرنا چاہتا تھا لیکن جب باوجود کوشش کے تنویر کی طرف سے کال کا جواب نہ ملا تو اس کے ہونٹ بھنچ سے گئے۔ اس نے خاور کی فریکونسی چیک کی لیکن خاور کی طرف سے بھی کوئی جواب نہ ملا۔ خاور کے بعد اس نے چوہان اور پھر نعمانی، صدیقی سب کی فریکونسی چیک کر لی لیکن کسی کی طرف سے جواب نہ مل رہا تھا۔ اور بلیک زیرو نے جھلائے ہوئے انداز میں ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"کیا ہو گیا ہے انہیں"۔ اب یہی صورت ہے کہ جولیا کو وہاں بھیجا جائے اور صورت حال معلوم کی جائے۔ اسی لمحے اسے خیال آیا کہ ٹائیگر کی مخصوص فریکونسی بھی اسے معلوم ہے اس لئے جولیا کو فون کرنے سے پہلے وہ ٹائیگر کو کال کر کے یہ معلوم کرے کہ اس کی کیا رپورٹ ہے لیکن جب اس مخصوص فریکونسی پر ٹائیگر کی طرف سے بھی کوئی جواب نہ ملا تو بلیک زیرو کی پریشانی کچھ اور بڑھ گئی۔

اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر جولیا کو کال کر کے اس نے اسے فوری طور پر سپر ولاز جا کر تنویر کے کمرے کی صورت حال کی رپورٹ دینے کا حکم دیا اور ریسیور رکھ کر وہ بے اختیار کرسی کی پشت کی طرف ڈھلک سا گیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔ اسے سمجھ ہی نہ آ رہی تھی کہ آخر اچانک ان سب ممبران کو کیا ہو گیا ہے۔

پھر دس منٹ کے طویل انتظار کے بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور بلیک زیرو نے چونک کر ریسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ——— اس نے اس بار بڑی مشکل سے اپنے لہجے کو سپاٹ کیا تھا کیونکہ اندرونی طور پر اس کا دل بری طرح اتھل پتھل ہو رہا تھا۔

"جولیا بول رہی ہوں سر ——— تنویر کا متبادل رہائشی فلیٹ خالی پڑا ہے سر ——— البتہ وہاں ایک غیر ملکی کی لاش اندرونی کمرے میں کرسی پر بندھی ہوئی موجود ہے۔ میں نے نیچے استقبالیہ لڑکی سے سن گن لی ہے لیکن اسے کچھ معلوم نہیں۔ البتہ ایک کمرے کی وہ عقبی کھڑکی کھلی ہوئی ہے جو پچھلی تنگ گلی میں کھلتی ہے لیکن گلی میں بھی کسی قسم کے کوئی غیر معمولی آثار موجود نہیں ہیں اور سر میں جب فلیٹ پر پہنچی تو دروازہ اندر سے لاک تھا۔ میں نے دستک دی لیکن جب باوجود کئی بار دستک دینے کے کسی نے دروازہ نہ کھولا تو میں نے ایک چھوٹی سی سلاخ کے ذریعے لاک کھولا اور اندر گئی ویسے مجھے یوں لگتا ہے سر کہ تنویر اس غیر ملکی کو ہلاک کر کے عقبی کھڑکی سے نکل گیا ہو" ——— جولیا نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

اور جیسے جیسے وہ رپورٹ دے رہی تھی بلیک زیرو کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی جا رہی تھیں۔

"اس غیر ملکی کو کس طرح ہلاک کیا گیا ہے" ——— بلیک زیرو نے زبردست قوت ارادی کو استعمال کرتے ہوئے ایک بار پھر اپنے لہجے کو سپاٹ بنایا۔

"وہ غیر ملکی کرسی پر رسی سے بندھا ہوا ہے۔ اس کے منہ میں کپڑا ٹھنسا ہوا ہے۔ اسے دل میں گولی مار کر ہلاک کیا گیا ہے" جولیا نے جواب دیا۔

"تم فوراً نیلم کالونی کی کوٹھی نمبر نائنٹی سیون بلاک اے پہنچو۔ میں صفدر اور کیپٹن شکیل کو بھی وہاں بھیج رہا ہوں۔ تم نے اس کوٹھی کی اندرونی پوزیشن چیک کرنی ہے۔ ہو سکتا ہے تنویر اور دوسرے ممبران جو تنویر کے فلیٹ میں موجود تھے وہاں لے جائے گئے ہوں۔ یہ کوٹھی بلیک تھنڈر کے ایجنٹوں کا اڈہ ہے اس لئے تم نے پوری طرح محتاط رہنا ہے" ——— بلیک زیرو نے تیز لہجے میں اسے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر" ——— جولیا نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر ریسیور کریڈل پر رکھا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر پر صفدر کے واچ ٹرانسمیٹر کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کی اور اسے ساری صورت حال بتا کر کیپٹن

شکیل کے ساتھ جولیا کے پاس پہنچنے اور پھر فوری رپورٹ کرنے کی ہدایت کر کے اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس وقت اسے یقیناً عمران بے اختیار یاد آ رہا تھا کیونکہ اچانک صورتحال ایسی ہو گئی تھی کہ اسے اس کا کوئی سر پیر ہی نظر نہ آ رہا تھا جبکہ ایسی صورت حال میں عمران لازماً کوئی نہ کوئی مثبت راستہ نکال ہی لیتا تھا لیکن عمران تو اب لیڈی عمران بنا طویل نیند کی آغوش میں تھا اس لئے اب جو کچھ کرنا تھا بلیک زیرو نے اپنے طور پر کرنا تھا۔ وہ کافی دیر تک بیٹھا اس ساری صورت حال کے بارے میں سوچتا رہا۔ اسے شدت سے جولیا یا صفدر کی طرف سے کسی رپورٹ کا انتظار تھا لیکن جب اس کے خیال کے مطابق اس قدر وقت گزر گیا جس کے بعد ان کی طرف سے کوئی نہ کوئی رپورٹ آ جانی چاہیے تھی تو اس کے ذہن میں دھماکے سے ہونے لگے۔ اس نے چند منٹ مزید صبر کیا اور پھر جب صبر کا وقت بھی گزر گیا تو بلیک زیرو نے خود ہی ٹرانسمیٹر کی طرف ہاتھ بڑھایا لیکن باری باری جب جولیا، صفدر اور کیپٹن شکیل تینوں کی طرف سے ٹرانسمیٹر کال کا کوئی جواب نہ ملا تو حقیقتاً بلیک زیرو کا ذہن یکلخت ماؤف سا ہو گیا۔ پوری سیکرٹ سروس ٹائیگر سمیت اس طرح خاموش ہو گئی تھی جیسے ان کا کہیں کوئی وجود ہی نہ ہو اور بلیک زیرو کے ذہن میں شدید ترین خطرات کے کنکھجورے تیزی سے رینگنے لگے۔ دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا، کیونکہ اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہ تھی کہ وہ خود جا کر صورت حال کا پتہ کرے کہ ٹائیگر سمیت سارے ممبران کو کیا ہو گیا ہے۔ وہ کیوں کسی کال کا جواب نہیں دے رہے۔



عمران کی آنکھیں تو ایک جھٹکے سے کھلی تھیں لیکن کافی دیر تک وہ آنکھیں کھولے بے شعوری کے انداز میں پڑا رہا۔ پھر آہستہ آہستہ اس کی آنکھوں میں چمک ابھرنے لگی۔ دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"اوہ ابھی تک میں ہسپتال میں ہوں"۔۔۔۔۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے جیسے ہی اس کی نظریں اپنے لباس پر پڑیں اس کا جسم بے اختیار سمٹ سا گیا۔

"ارے یہ کیا مردانہ بوشرٹ انہوں نے پہنا دی ہے مجھے ۔۔۔ نانسنس ۔۔۔ حیا شرم بھی کوئی چیز ہوتی ہے"۔۔۔۔ عمران کی زبان سے بے اختیار نکلا۔

اور وہ اپنے جسم کو مزید اس طرح سمیٹنے لگا جیسے وہ بغیر کسی لباس کے بیٹھا ہوا ہو لیکن اسی لمحے اس کے ذہن میں جولیا کا خیال آیا۔

"ارے ہاں ـــ جولیا بھی تو پتلون اور شرٹ پہنتی ہے مگر وہ تو غیر ملکی ہے"ـــــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ پیر لٹکا کر بستر سے نیچے اترا اور پھر آہستہ آہستہ اور سمٹے سمٹائے انداز میں دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کا انداز بالکل نسوانی تھا۔ دروازہ لاک نہ تھا۔ اس نے دروازہ تھوڑا سا کھول کر باہر جھانکا۔ راہداری میں کوئی آدمی نہ تھا۔

"مجھے فوراً اپنا لباس بدلنا چاہیے۔ اماں بی دیکھیں گی تو کیا کہیں گی"ـــــــ عمران کے ذہن میں ایک خیال ابھرا اور وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا کمرے سے نکل کر راہداری میں دیوار کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ راہداری ذرا سی آگے جا کر مڑ کر بند ہو گئی تھی اور وہاں ایک دروازہ تھا۔ عمران جانتا تھا کہ یہ دروازہ ہسپتال کی عمارت کے عقبی حصے میں موجود سڑک پر کھلتا تھا لیکن اسے مستقل طور پر بند رکھا جاتا تھا لیکن اس میں کوئی تالہ وغیرہ بھی نہ تھا۔ صرف اندر سے کنڈی لگی ہوئی تھی عمران نے آہستگی سے کنڈی کھولی اور پھر دروازہ کھول کر وہ دوسری طرف سڑک پر آ گیا۔ سڑک پر ٹریفک رواں دواں تھی لیکن عمران سڑک پر آتے ہی مزید سمٹ گیا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ہر گزرنے والا اسے ندیدی آنکھوں سے گھور رہا ہو۔ اسے لوگوں کی نظریں سوئیوں کی طرح اپنے بدن میں چبھتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ اسی لمحے اسے دور سے ایک خالی ٹیکسی آتی دکھائی دی۔ اس نے بڑی نزاکت سے ہاتھ اٹھا کر اسے روکا تو ٹیکسی اس کے قریب آ کر رک گئی۔ سمٹا ہوا انداز اور جسم پر ہسپتال کی مخصوص یونیفارم نے ٹیکسی ڈرائیور کو حیرت زدہ کر رکھا تھا۔ عمران نے ٹیکسی کا دروازہ کھولا اور پچھلی سیٹ پر سمٹ کر بیٹھ گیا۔ اس نے بڑے شرمیلے سے لہجے میں ڈرائیور کو رانا ہاؤس کا پتہ بتا دیا۔

"کرایہ ہے آپ کے پاس ـــ مجھے تو آپ ہسپتال سے مفرور ہوتے دکھائی دے رہے ہیں"ـــــــ ٹیکسی ڈرائیور نے مڑ کر قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"تم چلو تو سہی ـــ کرایہ دینے والے بہت"ـــــــ عمران نے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور نے ایک جھٹکے سے گاڑی آگے بڑھا دی۔ نجانے وہ عمران کے اس فقرے کا کیا مطلب سمجھا تھا ہر حال اس نے گاڑی آگے بڑھا دی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی رانا ہاؤس کے عظیم الشان پھاٹک کے سامنے جا کر رک گئی۔ اس قدر عظیم الشان عمارت اور اس کے گیٹ کو دیکھ کر ٹیکسی ڈرائیور اب خاصا مرعوب دکھائی دینے لگا تھا۔

"نیچے اتر کر کال بیل دباؤ"ـــــــ عمران نے اسی طرح کونے میں سمٹ کر بیٹھے ہوئے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور خاموشی سے نیچے اترا اور اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور جوزف کسی جن کی طرح باہر آ گیا۔

"جوزف ـــ اسے کرایہ دے دو"ـــــــ عمران نے

کار کا دروازہ کھول کر باہر نکلتے ہوئے کہا اور پھر اسی طرح سمٹے ہوئے انداز میں کھلی کھڑکی سے اندر داخل ہو گیا اور پھر اسی طرح سمٹے اور لجائے انداز میں چلتا ہوا پورچ کی طرف بڑھنے لگا۔ جہاں جوانا کسی دیو کی طرح پیر پھیلائے کھڑا تھا۔

"ارے ماسٹر آپ کے جسم پر ہسپتال کی یونیفارم ـــــ خیریت ہے" ـــــ جوانا نے عمران کو دیکھتے ہی تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"تمہیں شرم نہیں آتی مجھے ماسٹر کہتے ہوئے، میں تمہیں مرد نظر آ رہا ہوں، مسٹر لیس نہیں کہہ سکتے، نانسنس ـــــ نجانے لوگوں کی عقل کو کیا ہو گیا ہے" ـــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور جوانا کی آنکھیں عمران کا فقرہ سن کر حیرت کی شدت سے کانوں تک پھیلتی چلی گئیں۔ عمران اس کے قریب سے بالکل اس طرح بچ کر آگے بڑھنے لگا جیسے کوئی شرمیلی عورت کسی مرد سے ٹکرانے کا خطرہ مول لئے بغیر بچ کر نکلتی ہے۔

"ماسٹر یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں اور یہ آپ چل کیسے رہے ہیں کیا کوئی چوٹ لگ گئی ہے" ـــــ جوانا نے مڑتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن عمران اس کی کسی بات کا جواب دیئے بغیر آگے بڑھتا رہا اور پھر تیزی سے عمارت کے اندر داخل ہو کر مین ڈریسنگ روم میں داخل ہو گیا۔ اندر داخل ہوتے ہی اس نے دروازہ بند کیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے ایسا اطمینان بھرا سانس نکلا جیسے کوئی معصوم جانور بھیڑیوں کے

غول سے بچ کر کسی محفوظ پناہ گاہ میں آ گیا ہو۔ رانا ہاؤس کا یہ مین ڈریسنگ روم کسی ہال جتنا بڑا نہ تھا تو اس سے کم بھی نہ تھا۔ ڈریسنگ روم کی دیواروں کے ساتھ ساتھ بڑی بڑی الماریاں موجود تھیں۔ عمران ایک الماری کی طرف بڑھا اور اس نے الماری کھولی تو اس کی آنکھیں چمک اٹھیں کیونکہ اس الماری میں خالصتاً مشرقی نسوانی لباس موجود تھے عمران نے نجانے کس خیال کے تحت اپنے فلیٹ، دانش منزل اور رانا ہاؤس میں زنانہ لباسوں کی ایک بھری ہوئی الماری رکھی ہوئی تھی۔ گو اس کے استعمال کی آج تک نوبت نہ آئی تھی لیکن بہرحال وہ موجود ضرور تھے اور اس الماری میں زنانہ میک اپ باکس اور جیولری بھی بالکل اسی طرح موجود تھی جس طرح اس نے اپنے فلیٹ میں رکھی ہوئی تھی۔ اس نے ایک بھاری بنارسی جوڑا باہر نکالا اس کی آنکھوں میں اس جوڑے کو دیکھ کر پسندیدگی کی جھلک نمایاں ہوئی اور وہ جوڑے کو اپنے جسم کے ساتھ لگا لگا کر سامنے موجود قد آدم آئینے میں اس طرح دیکھنے لگا جیسے تصور میں اسے پہنے ہوئے دیکھ رہا ہو۔

"بڑا خوبصورت جوڑا ہے، نجانے اس سے پہلے مجھے کیوں نظر نہیں آیا تھا" ـــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے سب سے پہلے ڈریسنگ روم کی خود بخود جل اٹھنے والی لائٹ بند کی اور اندھیرے میں جسم پر موجود ہسپتال کا لباس اتار کر اس نے وہ بھاری بنارسی جوڑا پہن لیا۔ اس

سکے بعد لائٹ جلا کر اس نے آئینے میں اپنے آپ کو دیکھا اور پھر پہلے کی طرح اس نے باقاعدہ میک اپ کیا، ہلکی سی جیولری پہنی اور اس کے بعد بڑے مطمئن انداز میں دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔

"ارے کیا مطلب ماسٹر؟" ——— یکلخت برآمدے میں کھڑا ہوا جوانا عمران کو اس حالت میں دیکھ کر بری طرح چیخ پڑا۔ اس کا چہرہ یکلخت زلزلے کی زد میں آ گیا تھا۔

"پھر وہی ماسٹر ——— کیا تم اندھے ہو یا تمہاری آنکھیں الٹا دیکھتی ہیں۔ ہمیں خواہ مخواہ مرد بنا دیتے ہو، چلو ہٹو راستے سے!" ——— عمران نے لجائے ہوئے انداز میں کہا اور پھر بڑے انداز سے چلتا ہوا وہ اس کمرے میں داخل ہوا جس میں ٹیلی فون موجود تھا اور اطمینان سے ایک کرسی پر بیٹھ کر اس نے بڑے انداز سے ریسیور اٹھا لیا۔

"باس یہ آپ نے کیا لباس پہن لیا ہے۔ اتارو اسے مگانا دیوتا ایسے مردوں کو پسند نہیں کرتا جو عورتوں کا لباس پہنتے ہوں اور مگانا دیوتا ناراض ہو گیا تو آکاشی پہاڑی کی سیاہ چیلیں تم پر جھپٹ پڑے گی!" ——— جوزف کی بھرائی ہوئی آواز دور سے سنائی دی۔

"جاؤ جاؤ ——— ہمیں تنگ مت کرو ——— باہر جاؤ، اس طرح بغیر اجازت اندر نہیں آنا چاہیے۔ تمہیں کسی نے نہیں بتایا کہ نامحرم عورتوں کے کمرے میں بلا اجازت نہیں آنا چاہیے؟" ———

عمران نے تنک کر کہا۔

"عورتوں ——— کیا مطلب آپ عورت ہیں؟" ——— جوزف نے بری طرح آنکھیں پھاڑتے ہوئے اور سہمے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"تو کیا ہم تمہیں مرد نظر آ رہے ہیں۔ جاؤ ہمیں فون کرنا ہے اور نامحرم کی موجودگی میں ہمیں بات کرتے شرم آئے گی!" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جوزف نے یکلخت جھٹکے سے منہ پھیرا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار دوڑتا ہوا کمرے سے نکل گیا۔

"ہونہہ نانسنس ——— سب اندھے ہو گئے ہیں!" ——— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنی نیل پالش لگی ہوئی انگلی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پیغام ریکارڈ کرا دیجئے!" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی مشینی آواز سنائی دی اور عمران نے منہ بناتے ہوئے ریسیور رکھ دیا۔

"یہ کالا زیرو کہاں چلا گیا۔ ایک تو ان مردوں کو بیٹھنا آتا ہی نہیں، بس ہر وقت بھاگتے دوڑتے رہتے ہیں!" ——— عمران نے کہا اور ریسیور آہستگی سے رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔ اسے اس وقت خاصی تھکاوٹ سی محسوس ہو رہی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس کا سر بھاری ہو رہا ہو اور پھر سر بھاری

ہوتے ہوتے اس کے ذہن پر سیاہ پردہ سا چھاتا گیا۔ چند لمحوں بعد اس کے کانوں میں جوزف کی آواز پڑی اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی بھاری آنکھوں کو کھولنے کی کوشش کی لیکن اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کی آنکھوں پر ٹنوں وزن پڑ گیا ہو۔ باوجود کوشش کے وہ اپنی آنکھوں کو نہ کھول پا رہا تھا۔

"تم کیا کرنا چاہتے ہو جوزف؟" ——— جوانا کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"باس پر ویران جنگلوں میں پھرنے والی بارکی نے قبضہ کر لیا ہے جوانا —— مجھے باس کو اس نامراد بارکی کے قبضے سے چھڑانا ہو گا ورنہ باس اس طرح ساری عمر کے لئے عورت بنا رہ جائے گا۔" ——— جوزف کی آواز سنائی دی۔

"کیا بکواس ہے —— ماسٹر کیسے عورت بن سکتا ہے جبکہ ماسٹر کسی خاص چکر میں ہے۔" ——— جوانا نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں جوانا، تم شہروں میں پیدا ہوئے اور پلے ہو تم جنگلوں کے راز نہیں جان سکتے، صرف جنگل کا شہزادہ ہی اس کے راز سمجھ سکتا ہے۔ میرے بچپن میں میرے باپ کے ایک رشتے دار سردار پر بھی بارکی نے قبضہ کر لیا تھا اور وہ شیروں کے جبڑے چیر دینے والا سردار بارکی کی وجہ سے عورت بن گیا تھا۔ میرے باپ نے جب قبیلے کے وچ ڈاکٹر کو بلایا تو اس نے بھی تصدیق کر دی کہ بارکی کا قبضہ ہے

اور پھر ہمارے قبیلے کے اس بوڑھے وچ ڈاکٹر نے علاج شروع کیا جس کے نتیجے میں بارکی کو بلبلا کر بھاگنا پڑا۔" ——— جوزف کی آواز عمران کے کانوں میں پڑی۔ اس کا لہجہ بے پناہ یقین سے پُر تھا جیسے وہ جو کچھ کہہ رہا ہو اس پر مکمل یقین رکھتا ہو۔ اب عمران ان دونوں کی باتیں تو باقاعدہ سن رہا تھا لیکن اس کا ذہن اس قدر بھاری تھا کہ وہ اپنی آنکھیں بھی نہ کھول سکتا تھا۔

"یہ بارکی کیا بلا ہے۔ سنو مجھے تمہاری یہ جاہلانہ گفتگو قطعاً پسند نہیں ہے۔ میرے خیال میں ہمیں ماسٹر کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنا چاہیے۔ ماسٹر کی حالت بتا رہی ہے کہ ماسٹر بیمار ہے۔ تم نے دیکھا نہیں کہ اس کے جسم پر ہسپتال کا لباس تھا۔" ——— جوانا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں میں نے دیکھا تھا، لیکن میں جو کہہ رہا ہوں وہی ٹھیک ہے۔ جاہل میں نہیں تم ہو۔ تمہیں کیا معلوم کہ بارکی ویران جنگلوں میں گھومنے والی وہ بدروح ہوتی ہے جسے شہزور بے حد پسند ہوتے ہیں اور وہ ایسے کسی مرد کے دماغ پر قبضہ کرے تو پھر وہ مرد اپنے آپ کو عورت سمجھنے لگتا ہے، کیونکہ یہ بدروح دراصل اس عورت کی ہوتی ہے جس پر بچے کی پیدائش کے وقت آکوشا دیوتا کا سایہ پڑ جائے۔" ——— جوزف نے جوانا کو اس طرح سمجھاتے ہوئے کہا جیسے استاد کسی

بچے کو کوئی پیچیدہ مسئلہ وضاحت سے سمجھاتا ہے۔

"دیکھو جوزف ــــ آخری بار کہہ رہا ہوں کہ تم یہ اپنی جنگلی باتیں بند کر دو، ہم جنگل میں نہیں بلکہ پاکیشیا کے دارالحکومت میں رہ رہے ہیں۔ زمانہ صدیوں آگے نکل گیا ہے مگر تمہارا ذہن ابھی تک جنگلوں میں ہی بھٹکتا پھر رہا ہے۔ مجھے بتاؤ ماسٹر کس ہسپتال سے آیا ہے میں وہاں فون کرنا چاہتا ہوں"ــــ جوانا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"دنیا بدروحوں کی مٹھی میں رہتی ہے جوانا تم مانو یا نہ مانو اصل بات وہی ہے جو میں نے بتائی ہے۔ تم بے شک فون کر دو ہسپتال"ــــ جوزف اپنی ہی بات پر اصرار کر رہا تھا۔

عمران کے کانوں میں فون کا ریسیور اٹھانے اور نمبر ڈائل کرنے کی مدھم آوازیں تو سنائی دیں لیکن اس کے بعد اس کا ذہن مزید تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے لاکھوں ٹن وزن اس کے سر پر رکھ دیا ہو۔

ہومر انتہائی بے چینی اور اضطراب کے عالم میں چھوٹے سے کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ اس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ اس وقت سخت ذہنی اضطراب کی کیفیت سے گزر رہا ہے۔ اسی لمحے میز پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور ہومر اس طرح ٹیلی فون کی طرف دوڑا جیسے اگر اسے ایک لمحے کی بھی دیر ہو گئی تو نجانے کونسی قیامت ٹوٹ پڑے گی۔

"یس"ــــ ہومر نے ایک جھٹکے سے ریسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"والٹر بول رہا ہوں باس"ــــ دوسری طرف سے والٹر کی مطمئن آواز سنائی دی اور ہومر نے اطمینان کا اتنا طویل سانس لیا جیسے والٹر کی مطمئن آواز سن کر اس کے کاندھوں سے لاکھوں ٹن بوجھ یکلخت اتر گیا ہو۔

" تمہارے لہجے کا اطمینان بتا رہا ہے کہ تم کامیاب رہے ہو"
ہومر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" نہ صرف کامیاب بلکہ سُپر کامیاب سمجھیں باس "۔۔۔۔ والٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تفصیل بتاؤ "۔۔۔۔ ہومر نے کہا۔

" باس ، جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا تھا کہ مجھے شک پڑا تھا کہ سپر ولاز کے اس فلیٹ میں مارٹن کی موجودگی اور پھر مجھے وہاں بلانا کوئی خطرناک سازش ہو سکتی ہے اس لئے میں نے آپ سے ٹی ۔ ایس ۔ ایس کو استعمال کرنے کی اجازت مانگی تھی ٹی ۔ ایس ۔ ایس کا استعمال بے حد مفید ثابت ہوا۔ ٹی ۔ ایس ۔ ایس کی وجہ سے اس فلیٹ کی اندرونی پوزیشن چیک ہوئی تو وہاں مارٹن ایک کرسی سے بندھا ہوا تھا۔ اس کے منہ میں کپڑا ٹھونس دیا گیا تھا۔ کمرے میں اس وقت پانچ مقامی افراد موجود تھے۔ ٹی۔ ایس۔ ایس کے ذریعے جب ان کے درمیان ہونے والی گفتگو سنی گئی تو پتہ چلا کہ وہ پانچوں ہی سیکرٹ سروس کے رکن ہیں اور انہوں نے میک اپ کیا ہوا ہے۔ یہ ہمارے لئے بہت بڑی کامیابی تھی کہ اس اتفاق کی وجہ سے سیکرٹ سروس کے اکٹھے پانچ افراد ٹریس ہو گئے تھے۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر ایکشن میں آنے کا فیصلہ کیا چونکہ ہیڈ کوارٹر میں مارٹن کی کال کی وجہ سے صاف ظاہر تھا کہ ہیڈ کوارٹر ان کی نظروں میں آ گیا ہے اس لئے میں نے ہیڈ کوارٹر کو خالی کرا دیا اور خفیہ راستوں سے

نکل کر ہم سب تھرڈ ایونیو میں شفٹ ہو گئے۔ ایک آدمی ہیڈ کوارٹر کی نگرانی کرتا ہوا بھی چیک کر لیا گیا تھا۔ اسے زیرو ۔ ایس ۔ ایس سے کور کیا گیا پھر ٹی ۔ ایس ۔ ایس کی مدد سے ہم نے یہ ٹریس کر لیا کہ سپر ولاز کی عقبی بلڈنگ میں ایک ایسا فلیٹ خالی پڑا ہوا ہے جس کی عقبی کھڑکی اور سپر ولاز کے فلیٹ کی عقبی کھڑکیاں آمنے سامنے ہیں اور درمیان میں صرف پانچ فٹ چوڑی گلی ہے جو ویران رہتی ہے چنانچہ اس خالی فلیٹ پر قبضہ کر کے ہم نے زیرو ایس ۔ ایس کے ذریعے سیکرٹ سروس کے ارکان کو کور کیا اور پھر دونوں کھڑکیوں کے درمیان زیرو ریلنگ قائم کر کے فلیٹ میں موجود سیکرٹ سروس کے پانچوں ارکان کو خالی فلیٹ میں لایا گیا۔ مارٹن کو میں نے اسی حالت میں گولی مروا دی اور پھر ان پانچوں ارکان کو تھرڈ ایونیو میں شفٹ کر دیا گیا۔ پھر دو اور مقامی افراد اور ایک غیر ملکی لڑکی کو ہیڈ کوارٹر کی نگرانی کرتے دیکھا گیا۔ انہیں بھی زیرو ایس ایس سے آسانی سے کور کر لیا گیا اور باس سُپر کامیابی یہ ہے کہ وہ غیر ملکی لڑکی اور دونوں مقامی افراد بھی سیکرٹ سروس کے ہی ممبر ہیں البتہ جو پہلا آدمی ہیڈ کوارٹر کی نگرانی کرتے ہوئے کور ہوا تھا اس کا نام ٹائیگر ہے اور وہ سیکرٹ سروس کا ممبر نہیں ہے بلکہ عمران کا ذاتی ملازم ہے اس طرح میرے خیال میں تو پوری سیکرٹ سروس ایک عورت اور سات افراد اس وقت ہمارے قبضہ میں ہیں "۔۔۔۔ والٹر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ یہ واقعی حیرت انگیز کامیابی ہے کہ اتنی آسانی سے اس قدر خوفناک سیکرٹ سروس ہمارے ہتھے چڑھ گئی ہے"۔ ــــــ ہومر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس ــ یہ سب ٹی۔ ایس۔ ایس کا کمال ہے ورنہ یہ خطرناک لوگ شاید اتنی آسانی سے ٹریس نہ ہو سکتے تھے اور زیرو ایس ایس نے انہیں بے ضرر کیچوے بنا کر رکھ دیا ہے"۔ ــــــ والٹر نے جواب دیا۔

"تم نے واقعی ایک شاندار کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ میں ہیڈ کوارٹر کو اس کامیابی کی اطلاع دیتا ہوں۔ وہ یقیناً تمہارے اس کارنامے پر تمہیں انعام دے گا۔ ہاں اس عمران کی کیا پوزیشن ہے"۔ ــــــ ہومر نے پوچھا۔

"باس ــ عمران کو جنرل ہسپتال سے ایک اور عمارت میں لے جایا گیا۔ یہ بھی ہسپتال ہی ہے، وہاں عمران ہوش میں آگیا ہے اور وہ دوبارہ ذہنی طور پر عورت بن چکا ہے لیکن پھر وہ وہاں سے خاموشی سے فرار ہو گیا ہے اور ٹیکسی میں بیٹھ کر آصف روڈ کی ایک عظیم الشان عمارت میں چلا گیا ہے۔ اس عمارت کو رانا ہاؤس کہا جاتا ہے۔ وہاں دو قوی ہیکل حبشی موجود ہیں۔ ان میں سے ایک کا نام جوزف ہے اور دوسرے کا جوانا۔ عمران نے وہاں جا کر باقاعدہ زنانہ لباس پہنا، میک اپ کیا یہاں تک تو زولوآن سسٹم نے کام کیا لیکن پھر وہ اچانک بند ہو گیا۔ البتہ میں نے فوری طور پر دو آدمی اس عمارت کی نگرانی کے لئے بھیج دیئے ہیں۔ اب آپ جیسے حکم کریں"۔ ــــــ والٹر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ــ نگرانی ہی کرتے رہو کیونکہ ہمارے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ عمران ذہنی طور پر عورت بن چکا ہے۔ اس طرح ہم ہیڈ کوارٹر کی نظروں میں ناکام ہونے سے بچ گئے ہیں بلکہ اب تو واقعی ہمارا مشن سپرا انداز میں کامیاب ہو چکا ہے۔ عمران ذہنی طور پر عورت بن چکا ہے اور سیکرٹ سروس اس وقت ہمارے قبضے میں ہے"۔ ــــــ ہومر نے جواب دیا۔

"اس سیکرٹ سروس کا کیا کرنا ہے، گولیوں سے اڑا دوں"۔ والٹر نے پوچھا۔

"ابھی نہیں ــ ابھی مشن کا آخری مرحلہ باقی رہتا ہے اور وہ ہے سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی اور اس کے چیف کی گرفتاری یا موت ــــ ویسے میں ہیڈ کوارٹر سے بات کر لیتا ہوں۔ ہو سکتا ہے وہ اسی کو کافی سمجھیں یا کوئی مزید احکامات دے دیں۔ میں تمہیں کال کے بعد فون کرتا ہوں۔ سیکرٹ سروس کی مکمل نگرانی رکھنا۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں"۔ ــــــ ہومر نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس ــ زیرو۔ ایس۔ ایس کی وجہ سے وہ حقیر کیچوے بنے ہوئے پڑے ہیں"۔ ــــــ والٹر نے مطمئن لہجے میں کہا۔

اور ہومر نے او۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے دل میں اس وقت مسرت کی پھلجھڑیاں سی چھوٹ رہی تھیں کیونکہ

واقعی اس کا مشن حیرت انگیز طور پر اتنی آسانی سے مکمل ہوگیا تھا اور اب یقیناً ہیڈ کوارٹر اسے ترقی دے کر سپر ایجنٹ بنا دے گا اور یہ اس کے نزدیک بہت بڑا اعزاز تھا۔

ریسیور رکھ کر وہ تیزی سے مڑا اور اس نے ایک الماری کھول کر اس میں سے ایک مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر تیزی سے اس کی مختلف نابیں لگا کر اس نے فریکونسی ایڈجسٹ کی اور ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ہومر کالنگ ہیڈ کوارٹر اوور" ـــــــ ہومر نے بار بار یہی فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس ہیڈ کوارٹر ـــ سپیشل کوڈ دوہراؤ اوور" ـــــــ ٹرانسمیٹر سے میکانکی آواز ابھری۔

"زون الیون ـــ ایجنٹ ون زیرو ون اوور" ـــــــ ہومر نے مخصوص کوڈ دوہراتے ہوئے کہا۔

"یس ـــ کیا رپورٹ ہے اوور" ـــــــ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"باس میں اپنے مشن میں کامیاب رہا ہوں۔ اس وقت تقریباً پوری سیکرٹ سروس میرے قبضے میں آچکی ہے اور عمران بدستور ذہنی طور پر عورت بنا ہوا ہے' اوور" ـــــــ ہومر نے جواب دیا۔

"گڈ شو ـــ تفصیل بتاؤ' اوور" ـــــــ دوسری طرف سے اسی طرح میکانکی لہجے میں پوچھا گیا اور ہومر نے والٹر کی

ری ہوئی رپورٹ تفصیل سے سنا دی لیکن اس نے یہ نہیں بتایا کہ مران ٹھیک ہوگیا تھا اور اسے دوبارہ حملہ کر کے پہلے والی پوزیشن بں لایا گیا ہے۔

"تم نے رپورٹ میں لفظ تقریباً کیوں استعمال کیا ہے اوور" بیڈ کوارٹر نے تفصیلی رپورٹ سننے کے بعد پوچھا۔

"باس ' ایک عورت اور سات مرد ہمارے قبضے میں ہیں۔ یرے خیال میں زیادہ سے زیادہ سیکرٹ سروس کے ارکان اتنے ہی ہوں گے۔ ہو سکتا ہے ایک دو اور بھی ہوں کیونکہ ابھی ان سے پوچھ گچھ تو نہیں کی گئی ' اوور" ـــــــ ہومر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"عمران کی نگرانی کی جا رہی ہے ؟ وہ کیا کر رہا ہے۔ سیکرٹ سروس کے ممبران کے اغوا کے بعد اس کی کیا کارکردگی ہے' اوور" ہیڈ کوارٹر سے پوچھا گیا۔

"باس ' وہ تو عورت بننے کے بعد بالکل صفر ہوگیا ہے۔ اب زنانہ لباس پہنے ' میک اپ کئے اور جیولری پہنے وہ ایک بڑی سی عمارت میں جہاں دو حبشی بھی موجود ہیں گھومتا پھرتا رہتا ہے۔ اس نے کسی قسم کی کوئی کارکردگی سرے سے دکھائی ہی نہیں۔ یوں لگتا ہے جیسے وہ بس ایک عام سی گھریلو عورت بن گیا ہو جو گھر سے باہر کسی بات میں دلچسپی ہی نہ لیتی ہو' اوور" ہومر نے جواب دیتے ہوئے کہا

"سیکرٹ سروس کے اغوا پہ اس کا ردعمل کیا ہے" ـــــــ

ہیڈ کوارٹر نے پوچھا۔

" اسے علم ہو چکا ہے باس ــــ لیکن اس نے کوئی دلچسپی نہیں لی ' اوور "ــــــ ہومر نے اپنی طرف سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم نے اسے کس طرح چیک کیا ہے ' اوور "ــــــ ہیڈ کوارٹر کو شاید عمران کی طرف سے سب سے زیادہ فکر تھی۔

" باس ' اسے مستقل طور پر چیک کرنے کے لئے ہم نے اسے ایک ڈرامہ کر کے بیہوش کیا اور پھر اس کے چہرے پر زولو اُن کو تھری فائیو پاور میں جذب کر دیا۔ اس کے بعد اسے چھوڑ دیا گیا۔ زولو اُن کی تھری فائیو پاور کے اس کے چہرے کی کھال میں جذب ہو جانے کی وجہ سے وہ مستقل ہماری نظروں میں ہے۔ اس کی حرکات کا مسلسل جائزہ لیا جا رہا ہے۔ وہ بالکل مشرقی عورت بن چکا ہے ' اوور "ــــــ ہومر نے جواب دیا۔

" تمہاری یہی بات کہ وہ مشرقی عورت بن چکا ہے ' سے ہیڈ کوارٹر کو یقین ہوا ہے کہ تمہاری رپورٹ سو فیصد درست ہے کیونکہ ہیڈ کوارٹر کے ماہرین طویل غور و فکر کے بعد اس نتیجے پر پہنچے تھے کہ عمران چونکہ ذہنی طور پر مشرقی آدمی ہے اس لئے عورت بننے کے بعد وہ لازماً مشرقی طرز کی عورت ہی بنے گا ' اور مشرقی عورت قطعاً فعال نہیں ہوتی اس لئے ایک لحاظ سے عمران کو عملی طور پر بیکار کر دیا گیا ہے۔ یہ عمران والا کانٹا تو بہر حال ہمیشہ کے لئے نکل ہی گیا ' اوور "ــــــ ہیڈ کوارٹر نے

جواب دیا۔

" اب سیکرٹ سروس کے ممبران کے بارے میں کیا حکم ہے کیا ان سے پوچھ گچھ کی جائے تاکہ ان کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کیا جا سکے یا انہیں گولی مار کر اپنے طور پر ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کیا جائے ' جیسے آپ حکم کریں ' اوور "ــــــ ہومر نے پوچھا۔

" پوچھ گچھ کا رسک مت لو ' یہ لوگ کسی بھی لمحے سچویشن بدل سکتے ہیں۔ انہیں فوراً گولیوں سے اڑا دو اور ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال کر جلا دو ' اس کے بعد بھی چیکنگ جاری رکھو اور ان کا ہیڈ کوارٹر از خود ٹریس کر کے اسے تباہ کر دو ' جو ہاتھ آتا ہے اس کا خاتمہ کر دو ' بہر حال ہیڈ کوارٹر کی طرف سے ہدایت یہی ہے کہ اس معاملے میں ایک فیصد بھی رسک مت لو ' اوور "ــــــ ہیڈ کوارٹر نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

" یس باس حکم کی تعمیل ہو گی ' اوور "ــــــ ہومر نے کہا اور دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ سنتے ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر گہرا اطمینان چھایا ہوا تھا گو اس نے عمران کے متعلق کچھ باتیں چھپا لی تھیں لیکن وہ جانتا تھا کہ ان سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بہر حال عمران دوبارہ ذہنی طور پر عورت بن چکا ہے اور عورت بھی خالصتاً مشرقی۔ وہ واپس ٹیلیفون کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک اس کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا۔ اسے یکلخت خیال آگیا تھا کہ والٹر نے اسے بتایا تھا کہ عمران نے جب چہرے پر نسوانی میک اپ کیا

تو زولوآن سسٹم ختم ہو گیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ اس لنسوانی میک اپ میں کوئی ایسا میٹریل موجود تھا جس نے زولوآن کو بیکار کر دیا تھا لیکن اب اسے اس بات کی پرواہ نہ تھی کیونکہ بہرحال اب اس سے کوئی فرق نہ پڑتا تھا۔ ہیڈ کوارٹر عمران کے بارے میں مطمئن ہو چکا تھا۔ اب صرف مسئلہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کی تلاش اور اس کی تباہی کا رہ گیا تھا اور اسے یقین تھا کہ والٹر جیسا با صلاحیت آدمی جلد ہی اسے بھی ٹریس کر لے گا اور اس کے بعد ظاہر ہے اسے بلیک تھنڈر کا سپر ایجنٹ بن جانے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ اس نے جلدی سے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ہیڈ کوارٹر الیونیو" ——— دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"ہومر کالنگ ——— والٹر کہاں ہے"۔ ——— ہومر نے سخت لہجے میں کہا۔

"موجود ہے باس"۔ ——— دوسری طرف سے اس بار انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"بات کراؤ"۔ ——— ہومر نے کہا۔

"یس باس ——— والٹر بول رہا ہوں"۔ ——— چند لمحوں بعد والٹر کی آواز سنائی دی۔

"قیدیوں کی کیا پوزیشن ہے والٹر"۔ ——— ہومر نے پوچھا۔

"زیرو ایس ۔ ایس کی وجہ سے اسی طرح بے ضرر اور حقیر کیچوؤں کی صورت میں کمرے کے فرش پر رینگتے پھر رہے ہیں"۔ والٹر نے بڑے شاعرانہ موڈ میں جواب دیتے ہوئے کہا اور ہومر اس کے اس فقرہ بازی پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"والٹر میری ہیڈ کوارٹر سے بات ہو چکی ہے۔ ہیڈ کوارٹر نے ان قیدیوں کی فوری موت کے احکامات جاری کر دیئے ہیں۔ اس لئے تم ان سب کو گولیوں سے اڑا دو اور پھر ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ کر دو کیونکہ ہیڈ کوارٹر نے یہی احکامات دیئے ہیں"۔ ——— ہومر نے کہا۔

"یس باس ——— ہیڈ کوارٹر کے احکامات کی تعمیل ہو گی"۔ والٹر نے جواب دیا۔

"میں نے تو ہیڈ کوارٹر سے کہا تھا کہ ان سے سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کی تفصیلات معلوم کی جائیں لیکن ہیڈ کوارٹر نے کہا کہ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں کسی بھی لمحے سچویشن بدل سکتے ہیں اس لئے انہیں فوری طور پر گولیوں سے اڑا دیا جائے"۔ ہومر نے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس ——— گو یہ لوگ اس قابل نہیں رہے کہ سچویشن بدلنا تو ایک طرف اس بارے میں سوچ بھی سکیں، پھر بھی ہیڈ کوارٹر کے احکامات کی تعمیل من و عن کی جانی ضروری ہے اس لئے میں انہیں ابھی گولیوں سے اڑا دیتا ہوں"۔ ——— والٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے، جب ان کی لاشیں راکھ میں تبدیل ہو جائیں تو مجھے فون کر کے رپورٹ دینا۔ بعد کا لائحہ عمل طے کریں گے۔" ہومر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ کر وہ اطمینان سے ساتھ پڑی ہوئی آرام کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات چھائے ہوئے تھے جیسے وہ اپنے مشن میں مکمل طور پر کامیاب ہو چکا ہو۔ جب کافی دیر تک والٹر کا فون نہ آیا تو اسے بے چینی سی محسوس ہوئی، اور اس نے خود ہی فون کرنے کا فیصلہ کیا اور پھر رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"والٹر سپیکنگ۔" ——— دوسری طرف سے والٹر کی آواز سنائی دی۔

"تم نے رپورٹ نہیں دی والٹر ——— میں نے سوچا کوئی گڑبڑ نہ ہو گئی ہو۔" ——— ہومر نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"گڑبڑ کیسی باس ——— سب کو گولیوں سے اڑا دیا گیا ہے اور اب ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ کرنا ہے۔" ——— والٹر نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ نیوز ——— اب سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر باقی رہ گیا ہے۔ میرا خیال ہے اسے ٹریس کرنے کے لئے ہمیں عمران کو ذریعہ بنانا چاہیے۔ ارے ہاں والٹر تم نے کہا تھا کہ عمران نے جیسے ہی نسوانی میک اپ کیا زرولوآن سسٹم نے کام کرنا ختم کر دیا اس کا مطلب ہے کہ نسوانی میک اپ میں کوئی ایسا میٹریل موجود ہے جس نے عمران کے چہرے کی کھال میں جذب زرولوآن کو

بیکار کر دیا ہے۔ اگر زرولوآن کام کرتا رہتا تو زیادہ بہتر تھا۔" ——— ہومر نے کہا۔

"کچھ ایسا ہی لگتا ہے باس، لیکن اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ ہمارے آدمی چیک کر رہے ہیں۔" ——— والٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا اندازہ ہے کہ عمران کے ذہنی طور پر عورت بننے سے اس کی وہ زبردست قوت مدافعت بھی ختم ہو گئی ہو گی اور چونکہ وہ ذہنی طور پر اپنے آپ کو مشرقی عورت سمجھ رہا ہے اور مشرقی عورتیں ویسے بھی بزدل ہوتی ہیں اس لئے اگر اب اس پر تشدد کیا جائے تو اس سے سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔" ——— ہومر نے کہا۔

"یس باس ——— آپ کا خیال درست ہے۔ اب عمران کی یقیناً وہ پہلے والی پوزیشن نہیں رہی ہو گی۔" ——— والٹر نے اس کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تم ایسا کرو اپنے آدمیوں کو لے جاؤ اور اس رانا ہاؤس سے عمران کو اغوا کر کے تھرڈ ایونیو میں لے آؤ اور پھر مجھے اطلاع کرو میں خود وہاں آ کر اس سے پوچھ گچھ کر لوں گا۔" ——— ہومر نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا۔

"یہ کام تو آسانی سے ہو جائے گا باس، کیونکہ زیرو الیس کی نگرانی کرنے والوں کے پاس موجود ہے۔ آپ آ جائیں کیونکہ آپ کے پہنچنے سے پہلے عمران یقیناً پہنچ چکا ہو گا۔" ———

والڑنے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے، میں آرہا ہوں"۔۔۔۔۔ جوسر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اسے معلوم تھا کہ والڑ واقعی یہ کام آسانی سے کرے گا۔ اس رانا ہاؤس میں صرف دو حبشی تھے اور وہ دو حبشی تو کیا پوری فوج بھی ہوتی تب بھی زیرو ایس۔ ایس کی وجہ سے وہ بیکار ہو جاتی چنانچہ وہ کرسی سے اٹھا اور پھر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

جوانا نے ہسپتال کے نمبر ڈائل کئے تو چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس"۔۔۔۔۔ بولنے والے کا لہجہ سپاٹ تھا اور جوانا نے رسیور ساتھ کھڑے جوزف کی طرف بڑھا دیا کیونکہ جوزف نے کہا تھا کہ سپیشل ہسپتال کا انچارج ڈاکٹر صدیقی اسے اچھی طرح جانتا ہے اس لئے وہ خود بات کرے گا۔

"ہیلو۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی سے بات کرائیں، میں جوزف بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔ جوزف نے رسیور ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر صدیقی بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔ اس بار دوسری طرف سے بولنے والے نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر صدیقی۔۔۔ باس عمران کو کیا ہوا ہے۔ سنا ہے وہ اپنے آپ کو عورت سمجھ رہے ہیں"۔۔۔۔۔ جوزف نے جان بوجھ کر

یہ فقرہ کہا تھا تا کہ ڈاکٹر کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ عمران ان تک پہنچ گیا ہے۔

"اوہ۔ اوہ ـــ کیا عمران صاحب تمہارے پاس پہنچ چکے ہیں"۔ ڈاکٹر صدیقی نے بُری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ہمارے پاس نہیں تو ـــ ہم نے تو بات سُنی اور ان کی بیماری پوچھنے کے لئے فون کیا ہے"۔ ـــــ جوزف صاف مکر گیا۔

"اوہ۔ وہ ہسپتال سے اچانک گم ہو گئے ہیں۔ وہ واقعی ذہنی طور پر شدید بیمار ہیں۔ چیف کے حکم پر انہیں طویل نیند کا انجکشن لگا دیا گیا تھا لیکن پھر اچانک معلوم ہوا کہ عمران صاحب کمرے سے غائب ہو گئے ہیں۔ ہسپتال کا عقبی بند دروازہ کھلا ہوا ملا۔ ہم نے اردگرد کافی دور تک چیک کیا ہے لیکن عمران صاحب کا کوئی پتہ نہیں ملا۔ اب ہم خوف زدہ ہیں کہ چیف کو کیا جواب دیں"۔ ڈاکٹر صدیقی نے انتہائی بدحواس سے لہجے میں کہا۔

"باس کو ہوا کیا ہے۔ کیا بیماری ہے انہیں۔ کیا وہ زخمی ہیں"۔ ـــــ جوزف نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا کیونکہ ڈاکٹر صدیقی کی بات اس کے نظریے کے خلاف جا رہی تھی۔

"جسمانی طور پر وہ اسی طرح صحت مند ہیں البتہ ذہنی طور پر بیمار ہیں۔ ان کے ذہن کے مخصوص خلیات کو ایسی ضرب پہنچی ہے کہ ان کا ذہن پلٹ گیا ہے اور اب وہ اپنے آپ کو مرد سمجھنے کی بجائے ذہنی طور پر عورت سمجھ رہے ہیں۔ شاید اسی لئے

چیف نے کہا تھا کہ انہیں طویل نیند کا انجکشن لگا دے دیا جائے"۔ ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیا۔

اور جوزف کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی کیونکہ ڈاکٹر صدیقی کی یہ بات اس کے حق میں جاتی تھی۔

"لیکن جب انہیں طویل نیند کا انجکشن دے دیا گیا تھا تو پھر وہ غائب کیسے ہو گئے"۔ ـــــ جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب کا ذہن بے حد طاقتور ہے اس لئے ہو سکتا ہے عارضی طور پر انہیں ہوش آگیا ہو لیکن انہیں طاقتور ڈوز دیا گیا تھا اس لئے لازماً دوبارہ نیند ان پر قبضہ کرے گی اور اس حالت میں تو ان پر کچھ بھی ہو سکتا ہے"۔ ـــــ ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ شکریہ"۔ ـــــ جوزف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب تمہیں یقین آگیا جوانا، کہ باس کے ذہن پر بار کی کا قبضہ ہے"۔ ـــــ جوزف نے بڑے فاتحانہ انداز میں قریب کھڑے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا جو رسیور کے ساتھ کان لگائے ہوئے تھا۔

"نہیں ـــ یہ کوئی ذہنی بیماری ہے، جس طرح انسان کا جسم بیمار ہو جاتا ہے اسی طرح ذہن بھی تو بیمار ہو سکتا ہے، ڈاکٹر صدیقی درست کہہ رہے تھے۔ دیکھو ماسٹر دوبارہ نیند میں چلے

گئے ہیں لیکن تم ماسٹر کی یہاں موجودگی سے کیوں گھبرا گئے ہو۔ انہیں فوراً ہسپتال پہنچانا چاہیے"۔۔۔۔۔۔ جوانا نے تیز لہجے میں کہا۔

"لے چلتے ہیں۔۔۔ ابھی لے چلتے ہیں"۔۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا اور پھر اس نے جھک کر عمران کی دونوں رانوں میں ہاتھ ڈالے اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر کاندھے پر لادا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس کمرے سے نکل کر راہداری میں آ گیا۔

"ارے کہاں لے جا رہے ہو ماسٹر کو۔۔۔ باہر لے چلو تاکہ کار میں ڈال کر ہسپتال لے جایا جائے"۔۔۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔ کیونکہ جوزف نیچے تہہ خانے کی طرف جانے والے راستے کی طرف مڑ گیا تھا۔

"میرے پیچھے آ جاؤ۔۔۔ ابھی چلتے ہیں"۔۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا اور اسی طرح تیز تیز قدم اٹھاتا تہہ خانے کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ احمق آسانی سے نہ مانے گا"۔۔۔۔۔۔ جوانا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور جوزف کے پیچھے چل پڑا۔ بڑے سے تہہ خانے میں پہنچ کر جوزف نے عمران کو ایک سٹریچر پر آہستگی سے لٹا دیا اور پھر مڑ کر وہ ایک کونے میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"سنو جوزف۔۔۔ ماسٹر واقعی بیمار ہے۔ ہمیں انہیں فوراً ہسپتال پہنچانا چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ ماسٹر کو کوئی نقصان پہنچ جائے"۔۔۔۔۔۔ جوانا نے جوزف کو ایک بار پھر سمجھاتے ہوئے کہا۔

"اچھا اچھا۔۔۔ ابھی لے چلتے ہیں"۔۔۔۔۔۔ جوزف نے

مڑ کر واپس آتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ جوانا کچھ سمجھتا، اچانک جوزف کا ایک ہاتھ حرکت میں آیا اور جوانا کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی ناک پر کوئی دھماکہ سا ہوا ہو اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر اندھیروں نے یلغار کر دی پھر جیسے تاریکی میں کوئی جگنو چمکتا ہے۔ اس طرح جوانا کے ذہن میں بھی روشنی ہوئی، اور دوسرے لمحے اس کا ذہن ہوشیار ہو گیا لیکن آنکھیں کھولتے ہی اس کے ذہن کو حیرت کا ایک زوردار جھٹکا لگا کیونکہ وہ تہہ خانے کی دیوار کے ساتھ فکسڈ لوہے کے کڑوں میں بُری طرح جکڑا ہوا تھا۔ اس کے دونوں بازو اور دونوں ٹانگیں ان لوہے کے مضبوط کڑوں میں جکڑ دیئے گئے تھے۔ عمران اسی طرح سٹریچر نما بیڈ پر آنکھیں بند کئے لیٹا ہوا تھا جبکہ جوزف غائب تھا۔ جوانا چند لمحوں تک تو انتہائی حیرت بھرے انداز میں یہ منظر دیکھتا رہا۔ اس کی سمجھ میں ہی نہ آ رہا تھا کہ اسے اس طرح دیوار کے ساتھ کس نے باندھا ہے لیکن پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال بجلی کے کوندے کی طرح چمکا کہ یہ حرکت ضرور جوزف نے کی ہو گی۔ وہ عمران کا کوئی جاہلانہ علاج کرانا چاہتا تھا اور اسے خطرہ تھا کہ جوانا اس کی راہ میں رکاوٹ بنے گا۔ اس لئے اس نے حفظ ماتقدم کے طور پر اسے بیہوش کر کے دیوار کے ساتھ فکس کر دیا ہے۔ یہ خیال آتے ہی اسے جوزف پر انتہائی شدید غصہ آیا کیونکہ اسے سو فیصد یقین تھا کہ جوزف جو کچھ بھی کرے گا اس سے عمران کو لازماً نقصان پہنچے گا اور یہ ایسا نقصان ہو گا جس کی بعد میں تلافی

ممکن ہی نہ ہو سکے گی۔ چنانچہ اس نے جوزف کو ہر صورت میں روکنے کا فیصلہ کر لیا اور پھر اس نے پوری قوت سے اپنے آپ کو چھڑانے کے لئے زور لگانا شروع کر دیا۔ لیکن دوسرے لمحے یہ محسوس کر کے اس کا ذہن زلزلے کی زد میں آ گیا کہ اس کا جسم سوائے معمولی سی حرکت کے مکمل طور پر حرکت میں ہی نہ آ رہا تھا۔ یقیناً جوزف نے اسے کسی قسم کا انجکشن بھی لگا دیا تھا کیونکہ جوانا کی بے پناہ طاقت سے وہ بھی آگاہ تھا۔ جوانا کے ہونٹ بھنچ گئے۔ اب وہ مکمل طور پر بے بس ہو چکا تھا۔ دیوار میں فکس ان لوہے کے کڑوں سے اپنے آپ کو آزاد کرانا اب اس کے بس میں ہی نہ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ہی کمرے کا دروازہ کھلا اور جوزف اندر داخل ہوا۔ اس نے اپنی پشت پر عجیب سی گھاس کا ایک بڑا سا بورا اٹھایا ہوا تھا، گھاس سوکھی تھی۔ اس کے ساتھ ہی اس کے دائیں ہاتھ میں ایک اور کپڑے کا تھیلا تھا جو پانی سے بھیگا ہوا تھا۔ اس تھیلے کا منہ اوپر سے رسی کے ساتھ بندھا ہوا تھا اور تھیلے کے اندر شدید ہلچل سی تھی جیسے اس کے اندر جاندار چیزیں بند ہوں۔

”جوزف احمق مت بنو، ماسٹر کا ذہن ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔“ ——— جوزف کے اندر داخل ہوتے ہی جوانا نے چیختے ہوئے کہا۔

”خاموش رہو جوانا ——— تم وہ راز نہیں جانتے جن سے افریقہ کا شہزادہ جوزف دی گریٹ واقف ہے اس لئے میں

نے تمہیں بے حس کرنے والی دوا کا انجکشن بھی لگا دیا ہے اور ساتھ ہی تمہیں باندھ بھی دیا ہے تاکہ میں اطمینان سے کپالا قبیلے کے عظیم وچ ڈاکٹر کے نسخے کے مطابق باس پر قبضہ کی ہوئی بارکی کی روح کو بھگا سکوں اور سنو اب اگر تم نے کوئی بات کی تو میں تمہارے منہ میں کپڑا ٹھونس دوں گا۔“ ——— جوزف نے گھاس کا بورا اور پانی سے بھیگا ہوا تھیلا فرش پر رکھتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

”جوزف چلو تم جو کچھ کرنا چاہتے ہو بیشک کر لو، لیکن ایکسٹو سے اجازت تو لے لو۔“ ——— جوانا نے دوسرے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”مجھے کسی سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے اور میں اس عمل میں کسی کی مداخلت بھی برداشت نہیں کر سکتا اس لئے میں نے ٹیلی فون کے رسیور اٹھا کر نیچے رکھ دیئے ہیں اور رانا ہاؤس کا حفاظتی سسٹم بھی آن کر دیا ہے۔ اب جب تک میں نہ چاہوں گا کوئی مداخلت نہ کر سکے گا اور آخری بار کہہ رہا ہوں کہ خاموشی سے دیکھتے رہو ورنہ۔“ ——— جوزف نے بورے میں سے گھاس فرش پر ڈھیر کرتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ تو جوانا ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا کیونکہ اسے یقین ہو گیا تھا کہ جوزف پاگل پن کی انتہا پر پہنچ چکا ہے اور اب وہ کسی طرح بھی باز نہ آئے گا۔ اس کے دل میں عمران جیسے عظیم شخص کے اس طرح ایک پاگل کے ہاتھوں ضائع ہو جانے پر شدید دکھ کی لہر سی

اٹھی اور بے اختیار اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں یہ اس کی عمران سے بے پناہ محبت کا لاشعوری ثبوت تھا۔ یہ وہی جوانا تھا جو جیتے جاگتے انسانوں کی گردنیں توڑتے وقت انتہائی سی مسرت محسوس کرتا تھا آج وہی جوانا عمران کے انجام پر رو رہا تھا لیکن جوزف دنیا و مافیہا سے غافل اپنے ہی کام میں مصروف تھا۔ اس نے یہ عجیب سی خشک گھاس کے ڈھیر کو عمران کے سٹریچر کے چاروں طرف پھیلا دیا۔ اس کے بعد اس نے سٹریچر نما بیڈ کے ساتھ منسلک چمڑے کی بیلٹس سے عمران کا پورا جسم سٹریچر کے ساتھ اس طرح فکس کر دیا کہ عمران ہوش میں آجانے کے باوجود حرکت نہ کر سکے۔ جوزف تیزی سے ایک الماری کی طرف بڑھا اور جب وہ الماری بند کر کے واپس پلٹا تو اس کے ہاتھ میں باریک مگر انتہائی تیز دھار خنجر تھا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ پر اسراریت چھائی ہوئی تھی اور آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ اس نے ایک لمحے کے لئے جوانا کی طرف دیکھا اور پھر وہ اس تھیلے کی طرف بڑھ گیا جس کا منہ بندھا ہوا تھا۔ اس نے خنجر کی مدد سے اس پانی میں بھیگے ہوئے تھیلے کا منہ کھولا اور جوانا یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ جوزف نے بڑے پر اسرار طریقے سے تھیلے میں ہاتھ ڈال کر ایک بڑی سی جونک کو باہر نکالا اور دوسرے لمحے اس نے تیز دھار خنجر کی مدد سے جونک کی گردن کاٹ کر اس کا سر ایک طرف پھینکا اور اس کے تڑپتے ہوئے جسم کو اس نے پھرتی سے گھاس کے

ڈھیر پر اچھال دیا پھر تو اس کے ہاتھ انتہائی تیز رفتاری سے حرکت میں آگئے اور تھیلے میں موجود بڑی بڑی جونکوں کے سر کٹتے گئے، جب تھیلا خالی ہوا تو فرش پر ایک طرف جونکوں کے سروں کا ڈھیر پڑا ہوا تھا جبکہ ان کے جسم عمران کے چاروں طرف گھاس کے ڈھیر میں موجود تھے۔

"اب دیکھنا جوانا بار کس طرح بھاگتی ہے"۔۔۔۔ جوزف نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک اور تھیلا تھا۔ اس نے اس تھیلے میں سے شراب کی چار بوتلیں نکالیں۔ گو جوزف شراب پینا چھوڑ چکا تھا اور عمران نے اسے شراب کی بجائے مخصوص نسخے سے بنا ہوا لولی پوپ چوسنے کی عادت ڈال دی تھی جس سے اس کا سرور پورا ہو جاتا تھا لیکن شاید شراب کی یہ بوتلیں الماری میں پڑی رہ گئی تھیں جو اب جوزف وہاں سے نکال لایا تھا۔ اس نے شراب عمران کے چاروں طرف موجود گھاس کے ڈھیر پر انڈیلی اور اس کے بعد اس نے جیب سے لائیٹر نکال کر گھاس کو آگ لگانی شروع کر دی۔ لائیٹر کی مدد سے اس نے چاروں طرف موجود گھاس کو تیزی سے آگ لگائی اور پھر خود پیچھے ہٹ کر اس نے کمرے میں موجود بڑے بڑے ورا ایگزاسٹ آن کر دیئے۔ گھاس چٹ چڑاہٹ کی آواز سے دھڑا دھڑ جلنے لگی اور اس میں سے گہرے دودھیا رنگ کا دھواں اس قدر کثرت سے نکلا کہ عمران کا جسم اس گہرے

دھوئیں میں چھپ گیا۔ کمرے میں جونکوں کے جسموں، شراب اور اس عجیب سی گھاس کے جلنے سے انتہائی مکروہ اور نامانوس سی بُو پھیل گئی۔ یہ بُو اس قدر تیز تھی کہ جوانا کو یوں محسوس ہونے لگا جیسے وہ دنیا کے متعفن ترین مقام پر کھڑا ہو۔ اس کا ذہن بھی چکرانے لگا۔ بڑے بڑے ایگزاسٹ چلنے کی وجہ سے دھواں تیزی سے کمرے سے نکلتا جا رہا تھا۔ اگر یہ ایگزاسٹ نہ چلائے جاتے تو یقیناً جوانا اس قدر خوفناک بودار دھوئیں سے بیہوش ہو جاتا لیکن دھواں عمران کے جسم سے اوپر اٹھتے ہی تیزی سے بلند ہوتا اور ایگزاسٹ کی وجہ سے کمرے سے باہر نکل جاتا۔

تقریباً پندرہ منٹ تک عمران کا جسم مکمل طور پر اس دھوئیں میں چھپا رہا۔ گھاس جل کر راکھ ہو گئی اور پھر دھواں آہستہ آہستہ ختم ہوتا چلا گیا۔ اب عمران کا جسم نظر آنے لگ گیا تھا لیکن وہ اسی طرح بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ جوزف کھلے دروازے کے پاس کھڑا ہوا تھا۔ جب سارا دھواں کمرے سے غائب ہو گیا تو اس نے ایگزاسٹ بند کئے اور پھر عمران کے قریب آ کر وہ جھکا۔ اس نے فرش پر پڑی ہوئی راکھ کی ایک بڑی چٹکی بھری اور عمران کی ناک کے دونوں نتھنوں میں ڈال کر وہ عمران کے چہرے پر جھکا اور اس نے زور سے عمران کے دونوں نتھنوں میں پھونکیں ماریں اور پیچھے ہٹ گیا۔ جوانا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ اب اسے مکمل یقین ہو گیا تھا کہ عمران کے دماغ میں اس راکھ کے جانے کے بعد عمران کا ذہن لازماً ماؤف ہو جائے گا لیکن دوسرے

لمحے عمران کے جسم میں زوردار حرکت ہوئی اور کمرہ زوردار چھینک سے گونج اٹھا پھر تو جیسے چھینکوں کا ایک طوفان سا آ گیا۔ ہر چھینک پر عمران کا جسم جھٹکے سے کھا رہا تھا لیکن اس کا جسم چونکہ بیلٹس سے بندھا ہوا تھا اس لئے وہ صرف جھٹکے کھا رہا تھا۔

"دیکھو جوانا اب بار کی بھاگ رہی ہے ——— ہا۔ ہا۔ ہا بار کی بھاگ رہی ہے ——— دفع ہو رہی ہے۔ باس اس کے شکنجے سے آزاد ہو رہا ہے۔ ہا۔ ہا۔ ہا بار کی بھاگ رہی ہے ہا۔ ہا۔ ہا" ———

جوزف واقعی پاگلوں کے سے انداز میں قہقہے مار رہا تھا ادھر عمران مسلسل چھینکیں مارے جا رہا تھا۔ پھر آہستہ آہستہ اس کی چھینکوں میں کمی آتی چلی گئی۔ عمران کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور آنکھوں میں سے مسلسل پانی بہہ رہا تھا۔ وہ لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔ جب کچھ دیر تک چھینک نہ آئی تو جوزف تیزی سے عمران کی طرف بڑھا اور غور سے اس کے نتھنوں کو دیکھنے لگا۔ پھر اس نے جلدی جلدی عمران کے جسم پر بندھی ہوئی بیلٹس کھولنا شروع کر دیں۔ عمران کی آنکھیں دوبارہ بند ہو گئی تھیں لیکن وہ مسلسل لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔

"میں نے دیکھ لیا ہے۔ بار کی فرار ہو گئی ہے، اس کے پیروں کے نشانات باس کے نتھنوں کے باہر موجود ہیں" ———

جوزف نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

جوانا اسی طرح ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا تھا۔ ظاہر ہے وہ جوزف کو کیا کہتا کہ اچانک عمران نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول

دیں اور جیسے ہی اس کا چہرہ دیوار کے ساتھ بندھے ہوئے جوانا کی طرف ہوا وہ بُری طرح اچھل کر فرش پر کھڑا ہو گیا۔

"مبارک ہو باس ۔۔۔ بارکی فرار ہو گئی ہے"۔۔۔۔۔ جوزف نے آگے بڑھ کر عمران کے سامنے رکوع کے بل جھکتے ہوئے کہا۔

"ارے یہ تمہیں کیا ہوا ۔۔۔ اور یہ جوانا کیوں بندھا ہوا ہے۔ اوہ پھر میرے جسم پر زنانہ لباس"۔۔۔۔۔ عمران کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"جوانا کہہ رہا تھا کہ میں جاہل ہوں اس لئے میں نے جوانا کو باندھ دیا اور باس میں نے کمپالا قبیلے کے عظیم وچ ڈاکٹر کے نسخے کی مدد سے بارکی کو بھگا دیا"۔۔۔۔۔ جوزف نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بارکی کو بھگا دیا ۔۔۔ کیا مطلب' ارے شب تار کے بچے جوانا کو کیوں باندھ دیا ہے۔ جلدی کرو اسے کھولو۔ میں اتنی دیر میں یہ لباس بدل لوں۔ لباس بتا رہا ہے کہ پھر مجھ پر عورت بننے کا دورہ پڑ چکا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بھاگ پڑا۔ جوانا نے دیکھا کہ عمران کے جسم میں وہی پہلے جیسی پھرتی تھی حالانکہ اس سے پہلے وہ عورتوں کے سے انداز میں چل رہا تھا۔ عمران کی پوزیشن دیکھ کر جوانا کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی گئیں۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ واقعی احمق ہو۔ اس کے سامنے جو کچھ ہوا تھا

وہ اس قدر ناقابل یقین اور حیرت انگیز واقعہ تھا کہ اگر سب کچھ اس کی آنکھوں کے سامنے نہ ہوا ہوتا تو وہ مر کر بھی اس پر یقین نہ کرتا جبکہ دوسری طرف جوزف کے چہرے پر ایسی چمک تھی جیسے اس نے پوری دنیا کو فتح کر لیا ہو۔

"سوری جوانا تمہیں تکلیف ہوئی ۔۔۔ لیکن یہ ضروری تھا' ورنہ تم نے مداخلت کرنی تھی اور بارکی کے قبضے سے باس کو چھڑانا ناممکن ہوتا"۔۔۔۔۔ جوزف نے جوانا کو آزاد کرتے ہوئے معذرت بھرے انداز میں کہا۔

"اگر باس ٹھیک نہ ہو جاتا تو میں تمہیں کبھی معاف نہ کرتا جوزف' لیکن اب تو میرا دل کہہ رہا ہے کہ میں بھی جنگل میں جا کر رہنا شروع کر دوں۔ جنگل کے لوگ شہروں میں رہنے والوں سے زیادہ عقلمند ثابت ہو رہے ہیں"۔۔۔۔۔ جوانا نے پھیکی سی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ارے شہر کے لوگوں نے کیا قصور کیا ہے تمہارا اگر تم انہیں بے وقوف سمجھ رہے ہو"۔۔۔۔۔ اچانک عمران کی آواز سنائی دی۔ وہ مردانہ لباس پہنے کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔

"باس جو کام جدید ترین میڈیکل سائنس نہ کر سکے اور جنگلی وچ ڈاکٹر کر ڈالے تو پھر ایسی جدید ترین میڈیکل سائنس کا کیا فائدہ"۔۔۔۔۔ جوانا نے جوزف کے سہارے سے آہستہ آہستہ چل کر ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اب بتاؤ ہوا کیا تھا۔ مجھے تو اتنا یاد ہے کہ ہسپتال میں

مجھے ہوش آیا تھا اور مجھے یوں لگا تھا جیسے اللہ تعالیٰ نے مجھے مردانہ جسم دے کر مجھ پر ظلم کیا ہو۔ اس کے بعد پھر مجھے ہوش آیا تو میں ہسپتال کے عقبی حصے سے نکل کر ٹیکسی میں بیٹھ کر یہاں آیا تھا۔ میرے ذہن میں اس وقت ایک ہی خواہش تھی کہ چلو جسم مردانہ سہی لیکن لباس تو زنانہ پہنتا ہوں۔ پھر مجھے ہلکا ہلکا یاد ہے کہ میں نے بھاری زنانہ لباس پہنا، میک اپ کیا، جیولری پہنی، اس سے جیسے مجھے بڑی انوکھی سی مسرت محسوس ہو رہی تھی لیکن پھر سارے نقوش دھندلے پڑنے لگے، تم دونوں کچھ باتیں کر رہے تھے۔ اس وقت تو مجھے ان باتوں کا ادراک ہو رہا تھا لیکن اب کچھ یاد نہیں کہ تم کیا باتیں کر رہے تھے۔ اس کے بعد اب ہوش آیا ہے "۔۔۔۔۔۔ عمران نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور جب جواب میں جوانا نے عمران کی آمد سے لے کر اب تک کے تمام حالات اسے تفصیل سے بتائے تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ جوزف تم نے جیمازی گھاس جلائی تھی۔ بورے کے کنارے پر تو وہی نظر آ رہی ہے "۔۔۔۔۔۔ عمران نے ایک طرف پڑے ہوئے گھاس کے بورے کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

" جیمازی تو میں نہیں جانتا باس ۔۔۔ کپالا قبیلے کے ڈچ ڈاکٹر نے بارکی کو بھگانے کے لئے متو کا گھاس اکٹھی کی تھی اور میں نے شمالی پارک کے ایک حصے میں اس گھاس کو دیکھا تھا پانی کے جوہڑ کے آس پاس، اور مجھے معلوم ہے کہ جہاں متو کا گھاس ہو وہاں قریب پانی میں جونکیں بھی ہوتی ہیں کیونکہ جونکوں

کی غذا متو کا گھاس ہوتی ہے چنانچہ میں وہاں جا کر گھاس لے آیا۔ اتفاق سے وہاں سے گھاس دو تین روز پہلے اکھیڑ کر ایک طرف ڈھیر کر دی گئی تھی۔ اس طرح سوکھی ہوئی گھاس مل گئی اور اس کے ساتھ ہی جونکوں سے تھیلا بھی بھر لایا۔ باقی ڈچ ڈاکٹر نے جس طرح شراب گھاس پر ڈال کر جلائی تھی اسی طرح میں نے کیا اور بارکی اپنے قدموں کے نشانات چھوڑ کر فرار ہو گئی "۔۔۔۔۔۔ جوزف نے چہکتے ہوئے کہا۔

" بہت خوب ۔۔۔ واقعی قدرت کے اسرار انتہائی حیرت انگیز ہوتے ہیں۔ کچھ بھی معلوم نہ ہونے کے باوجود جینٹک انٹی باڈیز کا انتہائی پیچیدہ ٹرانسفر ایکسٹ ہو اس قدر کامیابی سے مکمل ہو جاتا ہے۔ انتہائی حیرت انگیز "۔۔۔۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" باس کیا کوئی جدید زمانے کا آدمی سوچ بھی سکتا ہے کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے لیکن آج میری آنکھوں نے خود یہ تماشہ دیکھا ہے ورنہ تو آپ کی طرف سے قطعی مایوس ہو گیا تھا "۔۔۔۔۔۔ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جدید زمانے کا آدمی جدید انداز میں سوچتا ہے جبکہ قدیم زمانے کے افراد قدیم انداز میں سوچتے تھے۔ بس فرق اتنا ہے عمل ایک جیسا ہی ہوتا ہے۔ اس وقت اسے جادو یا اسرار کہا جاتا تھا۔ آج کل اسے طب یا سائنس کہا جاتا ہے لیکن موجودہ دور کی خوش آئند بات یہ ہے کہ آج کل کا انسان ان اسرار کا سائنسی تجزیہ کر کے ان

کی اصل ماہیت کو سمجھ لیتا ہے۔ اب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ جدید انداز میں کیا ہوا ہے۔ جیمازی گھاس میں قدرتی طور پر جینیٹک اینٹی باڈیز کی بے حد کثرت پائی جاتی ہے جو انسانی ذہن کے خلیات کو اوریجنل حالت میں ایڈجسٹ کرنے میں بے حد معاون ہوتی ہیں۔ انسانی ذہن کے اوریجنل خلیات کو شکست و ریخت سے بچانے کے لئے اس گھاس سے جینیٹک اینٹی باڈیز دوا تیار کی جاتی ہے جو پوری دنیا کے ذہنی ہسپتالوں میں عام استعمال ہوتی ہے۔ جونک کی خوراک بھی یہی گھاس ہے۔ اس طرح جونک کے جسم میں جینیٹک اینٹی باڈیز کا حیوانی استعمال کثرت سے ہو جاتا ہے اس طرح وہ دراصل نباتاتی و حیوانی جینیٹک اینٹی باڈیز کا جوہر بن گیا جس نے میرے ذہن میں موجود تبدیل شدہ خلیات پر اثر ڈالا اور انہیں اوریجنل حالت میں ایڈجسٹ کر دیا۔ لیکن جینیٹک اینٹی باڈیز کے جوہر سے پُر دھوئیں نے لازماً ذہن پہ اپنا ایک غلاف قائم کر دیا ہوگا جسے اگر نہ توڑا جاتا تو نتیجہ ہمیشہ کی بیہوشی کی صورت میں بھی نکل سکتا تھا اس لئے ناک میں چڑھائی گئی راکھ جب اوپر پہنچی تو اس نے دماغ میں شدید انتشار پیدا کیا۔ اس انتشار کے قدرتی نتیجے کے طور پر مسلسل چھینکیں آئیں اور اس طرح یہ غلاف ختم ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی ذہنی خلیات کی ری ایڈجسٹمنٹ کا یہ پیچیدہ عمل پُراسرار طور پر مکمل ہو گیا۔ ایسا عمل جسے طبی طور پر مکمل کرنے کا مرحلہ بڑے سے بڑا ڈاکٹر بھی نہ کر پاتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے جوزف کے اس علمی

بھر پور سائنسی تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"باس آپ یہ باتیں کر کے کپالا کے عظیم وچ ڈاکٹر کی شان میں گستاخی کر رہے ہیں۔ عظیم وچ ڈاکٹر کو معلوم ہے کہ بارگی کو کس طرح بھگایا جاتا ہے اور آپ نے دیکھا کہ بہر حال بارگی بھاگ گئی"۔۔۔۔ جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسے شاید عمران کے اس سائنسی تجزیے سے شدید ذہنی کوفت پہنچی تھی۔

"ارے کپالا کا وچ ڈاکٹر واقعی عظیم ہے، سچا ہے"۔۔۔۔ عمران نے اٹھ کر جوزف کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا اور جوزف کا پھولا ہوا سینہ اور زیادہ پھول گیا اور چہرے پر انجانی سی چمک ابھر آئی۔

"واقعی وچ ڈاکٹر سچا ہے ماسٹر، آج سے میں بھی وچ ڈاکٹر کا قائل ہو گیا ہوں۔ میرا تو دل چاہتا ہے اس وچ ڈاکٹر کے جا کر پیر چھو لوں، لیکن وہ تو شاید اب زندہ نہ ہو"۔۔۔۔ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں، دادا استاد کے پیر چھو لو، وہ تو زندہ ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دادا استاد۔۔۔ وہ کون"۔۔۔۔ جوانا نے حیران ہو کر پوچھا اور جوزف بھی چونک کر عمران کو دیکھنے لگا۔

"وچ ڈاکٹر کا استاد وچ وہ خود تھا، ڈاکٹری اسے میں نے سکھا دی۔ بس وہ وچ ڈاکٹر بن گیا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور جوانا بے اختیار ہنس پڑا جبکہ جوزف کے ہونٹ بھنچ

گئے۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ اگر عمران کی بجائے کسی اور نے یہ الفاظ کہے ہوتے تو جوزف مرنے مارنے پر آمادہ ہو جاتا لیکن ظاہر ہے عمران کو وہ کیا کہتا۔ اس لئے خون کے گھونٹ پی کر رہ گیا۔

"ذرا فون تو لے آؤ ۔۔۔ میں معلوم تو کر لوں کہ میرے ذہنی طور پر عورت بن جانے سے زمانے میں کیا کیا انقلابات آئے ہیں" ۔۔۔۔۔ عمران نے جوزف سے کہا۔

"یس باس" ۔۔۔۔۔ جوزف نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اب صحیح لطف آئے گا۔ سارے یہی سمجھے بیٹھے ہوں گے کہ میں ذہنی طور پر عورت بن چکا ہوں۔ اب انہیں کیا معلوم کہ کمپالا کے وچ ڈاکٹر کی روح جوزف میں حلول کر گئی اور عمران دوبارہ مرد بن چکا ہے" ۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں شرارت بھری چمک موجود تھی اور جوانا بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ اب عمران سیکرٹ سروس کے سارے ممبران کو اس غلط فہمی کی وجہ سے تگنی کا ناچ نچا کر رکھ دے گا۔

ایک بڑے سے کمرے کے فرش پر سیکرٹ سروس کے تقریباً ارکان ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔ ان کی آنکھیں ہوئی تھیں۔ ذہن کام کر رہے تھے لیکن انہیں یوں محسوس تھا جیسے ان کے جسموں کو کسی غیر مرئی قوت نے جکڑ ہو۔ تنویر اور اس کے ساتھی ایک جگہ اکٹھے پڑے ہوئے جبکہ ان سے ذرا ہٹ کر ٹائیگر اور ان سے ایک طرف جولیا اور کیپٹن شکیل موجود تھے۔ گو سوائے جولیا کے باقی سب اپ میں تھے لیکن یہ میک اپ ایسے تھے جنہیں وہ سب تے تھے جبکہ ٹائیگر نے اپنا تعارف اسی وقت کرایا تھا جب یا، صفدر اور کیپٹن شکیل کو اندر لا کر پھینکا گیا تھا، ورنہ ا کی آمد سے قبل وہ خاموشی سے پڑا رہا تھا۔ تنویر نے جولیا ساری صورت حال بتا دی تھی کہ کس طرح انہوں نے مارکن

کو بلایا اور پھر مارٹن سے پوچھ گچھ کے نتیجے میں والٹر کا نام سامنے آیا اور والٹر کو چوہان نے مارٹن کے لہجے میں فون کیا لیکن کافی انتظار کے باوجود والٹر نہ لوٹا اور ابھی وہ لوگ اس بارے میں بات چیت کر ہی رہے تھے کہ اچانک فلیٹ کے آخری کمرے کے عقبی روشندان سے نیلے رنگ کی روشنی چمکی اور دوسرے لمحے پورے فلیٹ میں موجود سب افراد جسمانی طور پر معذور ہو گئے اس کے بعد عقبی کھڑکی سے غیر ملکی اندر داخل ہوئے اور انہیں وہاں سے اٹھا کر اسی کھڑکی کی مدد سے دوسری عمارت کے ایک خالی فلیٹ میں لے جایا گیا اور وہاں سے ایک بند باڈی کی گاڑی میں ڈال کر یہاں لایا گیا۔ ٹائیگر نے انہیں اپنے متعلق ساری کارروائی بتا دی اور ساتھ یہ بھی بتایا کہ وہ عقبی گلی میں کھڑا تھا کہ اچانک اس کا جسم نیلے رنگ کی روشنی میں نہا سا گیا اور اس کے ساتھ ہی جیسے اس کے جسم سے کسی نے ساری طاقت سلب کر لی ہو۔ وہ وہیں گلی میں ہی ڈھیر ہو گیا اور دو غیر ملکیوں نے اسے اٹھایا اور یہاں لا کر ڈال دیا۔ جولیا، صفدر اور کیپٹن شکیل کی کہانی بھی کچھ اسی طرح کی تھی۔

ان سب نے اٹھنے، حرکت کرنے اور کھڑے ہونے کی بے پناہ کوششیں کی تھیں لیکن پوری قوت استعمال کرنے کے باوجود بس اتنا ان سے ہوا تھا کہ وہ فرش پر رینگنے کے سے انداز میں حرکت کر لیتے۔ اس سے زیادہ ان کی کوششیں کامیاب نہ ہو سکی تھیں اور وہ واقعی اس وقت اپنے آپ کو انتہائی بے بس محسوس کر رہے تھے۔

"اگر عمران اس حالت میں ہوتا تو کیا کرتا"۔۔۔۔ اچانک جولیا نے کہا۔

"ہماری طرح بے بس پڑا ہوتا اور کیا کرتا"۔۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"نہیں۔۔۔۔ عمران ضرور اس کا کوئی نہ کوئی حل نکالتا۔ وہ آخری لمحے تک جدوجہد کرنے کا قائل ہے"۔۔۔۔ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسے عورت بنا دیا گیا ہے تو اس نے کیا کر لیا ہے۔ اب دیکھیے تو مرد۔۔۔۔ ہونہہ بڑا مرد بنا پھرتا تھا"۔۔۔۔ تنویر نے ایسے لہجے میں کہا کہ جولیا کے علاوہ سارے ساتھیوں کے چہروں پر مسکراہٹ دوڑ گئی جبکہ جولیا نے اس طرح ہونٹ بھینچ لئے جیسے کچھ کہتے کہتے رک گئی ہو۔

"اگر ہمیں کسی طرح یہ معلوم ہو جائے کہ یہ نیلی روشنی کس قسم کی شعاعوں سے پیدا ہوتی ہے تو شاید ہم اس کا کوئی توڑ نکال سکیں"۔۔۔۔ ٹائیگر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پتہ بھی لگ جائے تب بھی ہم یہاں پڑے پڑے کیسے اس کا توڑ کر سکتے ہیں۔ بہرحال یہ کوئی بے حس کر دینے والی شعاعیں ہی ہیں"۔۔۔۔ چوہان نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ چونک پڑا۔

"اوہ، اوہ ایک منٹ۔۔۔۔ ایک منٹ، میرے ذہن میں

ایک خیال آ رہا ہے۔ مجھے یاد آ رہا ہے کہ عمران نے ایک بار اہم بحث کے دوران بتایا تھا کہ بے حس کر دینے والی تمام شعاعیں اعصاب پر اثر کرتی ہیں اور اعصاب کو کنٹرول کرنے والے حرام مغز پر بھی ان کا اثر ہوتا ہے۔" ——— چوہان نے چونکتے ہوئے لہجے میں کہنا شروع کیا۔

" تو پھر کیا ہوا ——— یہ تو سب کو معلوم ہے کہ ہماری یہ حالت اعصاب کے سست ہو جانے کی وجہ سے ہے۔ اگر یہ شعاعیں ذہن پر اثر ڈالتیں تو یقیناً ہم ہوش میں نہ ہوتے۔" ——— تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تنویر تم خاموش رہو، اگر عمران نے یہ بات سنائی ہو گی تو لازماً اس نے اس کا کوئی توڑ بھی بتایا ہو گا۔" ——— صفدر نے تیز لہجے میں کہا۔

" ہاں بتایا تھا ——— وہی تو مجھے یاد نہیں آ رہا۔ بڑا آسان سا توڑ تھا۔ ایسا کہ میں بے اختیار ہنس پڑا تھا۔ لیکن اب میرے ذہن سے وہ محو ہو چکا ہے۔" ——— چوہان نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" ذہن پر زور دو چوہان، ورنہ یہ لوگ ہمیں اس حالت میں گولیوں سے اڑا دیں گے اور ہم بے بسی کی موت مارے جائیں گے۔" ——— صفدر نے کہا اور چوہان نے آنکھیں بند کر لیں۔

" سوری صفدر ——— مجھے کچھ یاد نہیں آ رہا بس اتنا یاد آ رہا ہے کہ جو علاج اس نے بتایا تھا وہ بظاہر انتہائی آسان تھا اس قدر آسان کہ میں بے اختیار ہنس پڑا لیکن علاج کیا تھا یہ یاد نہیں آ رہا۔" ——— چوہان نے چند لمحے آنکھیں بند رکھنے کے بعد کھولتے ہوئے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

" اس نے کہا ہو گا کہ حرام مغز کو گردن کے عقب سے نکال کر ٹھیک کر لیا جائے۔" ——— تنویر نے مضحکہ اڑاتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اوہ مجھے یاد آ گیا۔ بالکل یاد آ گیا۔ اس نے کہا تھا کہ بے حس کر دینے والی تمام شعاعیں حرام مغز کے اندر خون کی باریک رگوں میں اپنا ایک مرکز بنا کر خون کی رفتار کو سست کر دیتی ہیں۔ اسی وجہ سے انسانی جسم میں موجود اعصاب تک حرام مغز سے پہنچنے والی تحریک انتہائی سست ہو جاتی ہے۔ اور آدمی کا جسم بے حس سا ہو جاتا ہے اس لئے اگر حرام مغز کی مین رگ میں سے ذرا سا خون نکال دیا جائے تو ان شعاعوں کی مرکزیت ختم ہو جاتی ہے اور اس طرح ان کا اثر خون کے دوران پر ختم ہو جاتا ہے اور انسان ٹھیک ہو جاتا ہے۔" ——— چوہان نے جلدی جلدی کہنا شروع کر دیا۔

" اوہ پھر تو واقعی یہ آسان ترین نسخہ ہے۔ ٹھہرو میں پہلے اپنے آپ پر کوشش کرتا ہوں۔" ——— صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور اس نے آہستہ سے اپنے کوٹ کے اندر کی طرف ہاتھ پہنچایا اور پھر کچھ دیر بعد جب اس کا ہاتھ جیونٹی

کی سی رفتار سے کوٹ کی اندرونی طرف سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک باریک نوک والا تیز دھار خنجر تھا۔

"خیال رکھنا صفدر کہیں مین رگ ہی نہ کاٹ ڈالنا"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"فکر نہ کرو"۔۔۔۔ صفدر نے آہستہ سے کہا اور اس نے دونوں ہاتھ اپنی گردن کے عقب میں لے جانے کی کوشش شروع کر دی چونکہ جسم میں حرکت انتہائی سست تھی اس لئے کافی دیر اور کوشش کے بعد اس کے دونوں ہاتھ گردن کے عقب میں پہنچے۔ صفدر نے خالی ہاتھ کی دو انگلیوں کی مدد سے حرام مغز کی مین رگ ٹٹولنا شروع کر دی۔۔۔۔ اور پھر اس کی دونوں انگلیاں ایک جگہ جم گئیں پھر اس نے خنجر کی نوک دونوں انگلیوں کے درمیان معمولی سے خلا کے اندر رکھنے کی کوشش کی۔ خنجر کی تیز دھار کی رگڑ سے اس کی ایک انگلی پر کٹ بھی لگ گیا لیکن اس نے پرواہ نہ کی اور پھر مخصوص جگہ پر خنجر کی نوک رکھ کر اس نے خنجر کو آہستہ سے جھٹکا دیا تو بے اختیار اس کے منہ سے سسکاری سی نکل گئی۔ اس کی انگلیوں کے درمیان سے خون کی ہلکی سی دھار باہر کو نکلی اور اس کے ساتھ ہی صفدر کے جسم کو اچانک ایک زوردار جھٹکا لگا لیکن خنجر والا ہاتھ وہ پہلے ہی گردن سے دور کر چکا تھا۔ ورنہ اس قدر زوردار جھٹکے سے اسے شدید نقصان بھی پہنچ سکتا تھا۔ لیکن اس جھٹکے کا مابعد اثر انتہائی مثبت انداز میں ہوا کہ صفدر کا جسم یکلخت تیزی سے حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے وہ

یوں اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے اس کا جسم کبھی بے حس ہوا ہی نہ ہو۔ اس کے اس طرح اچھل کر کھڑے ہونے سے کمرے کے فرش پر پڑے ہوئے سارے ممبران کے چہرے اسی حالت میں بھی مسرت سے گلنار ہو گئے۔ ظاہر ہے عمران کا بتایا ہوا یہ نسخہ سو فیصد درست ثابت ہوا تھا۔

"دیکھا۔۔۔۔ دیکھا تنویر، اب بتاؤ، تم تو کہہ رہے تھے کہ عمران صرف مذاق کرنا ہی جانتا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے یہ نسخہ عمران کی بجائے اس کا ہی ایجاد کردہ ہو۔

"کمال ہے۔۔۔۔ عمران کو تو سنیاسی بن جانا چاہیے۔ وہی ایسے ٹونے ٹوٹکے استعمال کرتے ہیں"۔۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور سب اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے۔ اس دوران صفدر نے کیپٹن شکیل کا بھی فنی آپریشن کر ڈالا اور کیپٹن شکیل بھی ٹھیک ہو گیا۔ پھر تو صفدر کے ہاتھ واقعی انتہائی مہارت اور تیزی سے حرکت میں آ گئے اور تھوڑی دیر بعد ہی ٹائیگر سمیت سب لوگ بالکل ٹھیک ہو گئے۔ گردن کے عقبی حصے میں سے نکلنے والے خون کو گردن پر رومال باندھ کر روک دیا گیا تھا۔ ویسے بھی صفدر نے اس قدر ہلکا کٹ لگایا تھا کہ معمولی سا خون رسنے کے بعد خود بخود بند ہو گیا تھا۔ اس کے باوجود رومال باندھ دیئے گئے تھے تاکہ حرکت کرنے سے پھر نہ خون بہنا شروع ہو جائے۔ ابھی وہ لوگ رومال باندھ کر فارغ ہوئے ہی تھے کہ انہیں بند دروازے کی دوسری طرف سے دو آدمیوں کے قدموں

کی تیز تیز آواز سنائی دی اور وہ سب چونک کر تیزی سے کھسکتے ہوئے دروازے کی دونوں سائیڈوں پر ہو گئے۔ قدموں کی آوازیں تیزی سے قریب آتی جا رہی تھیں اور چند لمحوں بعد دھماکے سے دروازہ کھلا اور مشین گنوں سے مسلح دو افراد اچھل کر اندر داخل ہوئے لیکن دوسرے لمحے جیسے بھوکے عقاب پرندوں پر جھپٹتے ہیں اسی طرح تنویر اور ٹائیگر ان دونوں پر جھپٹ پڑے جبکہ صفدر نے بجلی کی سی تیزی سے دروازے کے پٹ بند کر دیئے۔ وہ دونوں چیختے ہوئے اُلٹ کر منہ کے بل فرش پر جا گرے جبکہ تنویر اور ٹائیگر نے ان کے ہاتھوں سے مشین گنیں چھین لی تھیں۔ دوسرے لمحے پٹاخ کی آواز کے ساتھ ہی تنویر نے مشین گن کا دستہ ایک اُٹھتے ہوئے آدمی کی کھوپڑی پر جما دیا اور ضرب اس قدر پُرقوت تھی کہ اس آدمی کی کھوپڑی کئی جگہوں سے چٹخ گئی اور اس کا جسم ایک لمحے کے لئے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا جبکہ ٹائیگر نے مشین گن کی نال دوسرے آدمی کی کنپٹی پر رکھ دی تھی اور اس آدمی کا چہرہ خوف اور حیرت سے مسخ ہو گیا تھا۔

"خبردار۔۔۔ اگر آواز نکالی تو"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے بھیڑیئے کی طرح غراتے ہوئے کہا۔

"تت۔ تت۔۔۔ تم تو"۔۔۔۔۔ اس آدمی نے بُری طرح ہکلاتے ہوئے کچھ کہنا چاہا لیکن ٹائیگر نے مشین گن کی نال کو اس کی کنپٹی پر اور دبا دیا تو اس کا فقرہ ادھورا ہی رہ گیا۔

"اسے کھڑا کر دو"۔۔۔۔۔ صفدر نے ٹائیگر سے کہا۔

"کھڑے ہو جاؤ"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔ اور وہ آدمی جیسے ہی اُٹھ کر کھڑا ہوا صفدر کا بازو گھوما اور وہ آدمی ایک بار پھر چیختا ہوا اچھل کر فرش پر جا گرا۔ صفدر نے انگلی کا ایک پوری قوت سے اس کی کنپٹی پر جمایا تھا۔ نیچے گرتے ہی اس کے جسم نے دو تین جھٹکے کھائے اور پھر وہ ساکت ہو گیا۔

"اس کا خیال رکھنا، میں باہر کی سچوایشن چیک کر لوں"۔۔۔ صفدر نے ٹائیگر کے ہاتھ سے مشین گن لیتے ہوئے کہا۔

"اکیلے مت جاؤ صفدر، ہم سب کو اکٹھا جانا چاہیے"۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"نہیں مس جولیا۔۔۔ نجانے یہاں ان لوگوں کی کتنی تعداد ہو، سب اکٹھے گئے تو چیک ہو جائیں گے۔ میں پہلے صورت حال دیکھ لوں، اس کے بعد باقاعدہ پروگرام بنا کر جائیں گے۔ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس بار جولیا نے کوئی اعتراض نہ کیا تو صفدر مشین گن لئے آہستہ سے دروازہ کھول کر باہر راہداری میں آگیا۔ راہداری کا اختتام سیڑھیوں پر ہو رہا تھا جس کے آخر میں ایک اور دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ صفدر دبے پاؤں سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر دروازے میں پہنچ کر رک گیا۔ دروازے کی دوسری طرف ایک اور راہداری تھی جس میں اس وقت کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ صفدر دروازے سے نکل کر اس راہداری میں آگیا۔ راہداری ایک طرف سے بند تھی جبکہ دوسری طرف سے مڑ کر اس کی نظروں سے غائب ہو رہی تھی۔ پوری راہداری میں سوائے اس دروازے

کے اور کوئی دروازہ نہ تھا۔ صفدر دیوار کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا موڑ کی طرف بڑھتا گیا۔ موڑ کے قریب پہنچ کر وہ رک گیا اور اس نے سر آگے نکال کر دیکھا تو راہداری کے موڑ پر ایک بڑے کمرے کا دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا اور اس کمرے میں سات افراد کرسیوں پر بیٹھے شراب نوشی میں مصروف تھے۔ وہ سب ایک میز کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ اس لئے تین افراد کی تو دروازے کی طرف پشت تھی جبکہ دو کا رخ دروازے کی طرف ہی تھا اور دو سائیڈوں میں تھے۔ میز پر شراب کی بوتلیں موجود تھیں اور وہ سب شراب نوشی میں مصروف تھے۔ یہ ساتوں کے ساتوں غیر ملکی تھے۔

"ابھی تک مارٹن اور الفرڈ واپس نہیں آئے"۔ —— ان میں سے ایک کی آواز سنائی دی۔

"سات آٹھ افراد کو گولیوں سے چھلنی کرنا اور پھر انہیں برقی بھٹی میں ڈالتے ہیں وقت تو بہرحال لگے گا"۔ —— ایک اور آدمی بولا۔

"لیکن فائرنگ کی آوازیں بھی سنائی نہیں دیں۔ میرا خیال ہے ہمیں خود جا کر معلوم کرنا چاہیے۔ وہ لوگ سیکرٹ سروس کے رکن ہیں، عام سے لوگ نہیں ہیں"۔ —— پہلے آدمی نے قدرے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے ڈونشو، تم خواہ مخواہ گھبرا رہے ہو۔ وہ کیپسوؤں سے بھی بدتر پوزیشن میں ہیں۔ ان بیچاروں نے کیا کرنا ہے۔ دونوں دروازے بند کر دیئے جائیں تو آوازیں کہاں آسکتی ہیں"۔ ——

ایک اور آدمی نے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اور بات ہوتی میز پر پڑے ہوئے انٹر کام کی گھنٹی بج اٹھی۔ ان میں سے ایک نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس باس —— یامیر بول رہا ہوں"۔ —— جس آدمی نے رسیور اٹھایا تھا اس کی آواز سنائی دی۔

"یس باس —— مارٹن اور الفرڈ انہیں گولیاں مار کر اب برقی بھٹی میں ڈال رہے ہیں"۔ —— چند لمحوں تک دوسری طرف سے بات سننے کے بعد اسی آدمی نے کہا اور پھر اسی نے رسیور رکھ دیا۔

"باس کہہ رہا ہے جب وہ دونوں واپس آئیں تو اسے تفصیلی رپورٹ دی جائے"۔ —— یامیر نے رسیور رکھ کر کہا۔

"باس والٹر کو اگر اس قدر جلدی تھی تو ان دونوں کے ساتھ چلا جاتا"۔ —— ایک اور آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے صفدر نے ایکشن میں آنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس نے مشین گن کی نالی موڑ کر آگے بڑھائی اور اس کا رخ اس ہال کمرے کی طرف کر کے وہ ایک جھٹکے سے سامنے آیا پھر پلک جھپکنے میں اس نے ٹریگر دبا دیا۔ ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی وہ ساتوں کے ساتوں وہیں کرسیوں سمیت اچھل کر فرش پر گرے اور کچھ دیر تک بری طرح ہاتھ پیر مارنے کے بعد ساکت

ہوگئے۔ صفدر تیزی سے آگے بڑھا اور اس کمرے میں جا کر اس نے جب اس کا جائزہ لیا تو کمرے کے ایک کونے میں ایک دروازہ تھا جس پر لفٹ کا مخصوص نشان موجود تھا۔ صفدر اس لفٹ کی طرف جانے کی بجائے تیزی سے واپس مڑا اور پھر دوڑتا ہوا اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا۔ حملہ آور ابھی تک فرش پر بیہوش پڑا ہوا تھا۔

" اسے اٹھا کر ساتھ لے آؤ۔ جلدی کرو۔ ان کا باس والٹر ہے اور وہ اوپر موجود ہے"۔۔۔۔۔ صفدر نے اندر داخل ہوتے ہی کہا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس بیہوش آدمی سمیت واپس اسی بڑے کمرے میں پہنچ گئے جہاں سات لاشیں گولیوں سے چھلنی ہوئی پڑی تھیں۔

" اوپر کی سچویشن نجانے کیسی ہو اس لئے اوپر ہم دو افراد جائیں گے۔ اسلحہ لے لو۔ سامنے پڑے باکس کی ساخت بتا رہی ہے کہ اس میں اسلحہ موجود ہے"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا اور تنویر اور چوہان تیزی سے کونے میں پڑے ہوئے مخصوص ساخت کے باکس کی طرف بڑھ گئے۔ واقعی اس کے اندر جدید ترین اسلحہ موجود تھا۔

" تنویر تم میرے ساتھ آؤ۔ لیکن کوئی جذباتی قدم مت اٹھانا ہم نے اس باس کو زندہ پکڑنا ہے"۔۔۔۔۔ صفدر نے تنویر سے کہا اور تنویر نے سر ہلا دیا۔ صفدر نے لفٹ کا دروازہ کھولا اور وہ دونوں اندر داخل ہوگئے۔ دروازہ بند کر کے صفدر نے

لفٹ کے اندر موجود بٹن دبایا تو لفٹ تیزی سے اوپر کو اٹھنے لگی۔ چند لمحوں بعد ہی لفٹ رک گئی۔ صفدر نے آہستگی سے دروازہ کھولا اور باہر جھانکا۔ یہ ایک اور چھوٹی سی راہداری تھی جس میں ایک دروازہ موجود تھا لیکن یہ دروازہ بند تھا۔ وہ دونوں لفٹ سے نکل کر دبے پاؤں اس دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ اسی لمحے انہیں دروازے کی دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ دروازہ پوری طرح سے بند نہ تھا۔ اس میں خاصی جھری موجود تھی اس لئے اندر سے آواز واضح طور پر سنائی دے رہی تھی۔

" یس والٹر سپیکنگ "۔۔۔۔۔ رسیور اٹھائے جانے کی آواز کے بعد ایک آواز سنائی دی اور صفدر نے ساتھ کھڑے تنویر کو ہونٹوں پر انگلی رکھ کر خاموش رہنے کے لئے کہا۔

والٹر کی آواز تو ان تک پہنچ رہی تھی لیکن دوسری طرف سے بولنے والے کی آواز نہ آرہی تھی البتہ والٹر نے لفظ باس ادا کیا تھا اس لئے صفدر سمجھ گیا کہ بولنے والا والٹر کا بھی باس ہے۔ اور بات چیت چونکہ انٹرکام کی بجائے ٹیلیفون کے ذریعے ہو رہی تھی اس لئے ظاہر ہے والٹر کا باس اس بلڈنگ میں موجود نہ تھا پھر والٹر کی آخری بات سن کر صفدر چونک پڑا۔ اس نے یکلخت دروازے کو لات ماری اور مشین گن سمیت اچھل کر اندر داخل ہوا۔

" خبردار والٹر۔۔۔ ہاتھ اٹھا دو ورنہ "۔۔۔۔۔ ایک سائیڈ پر میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ایک بھاری قامت کے نوجوان کی طرف مشین گن کا رخ کرتے ہوئے صفدر نے چیخ کر کہا۔

"تت۔ تت تم اور یہاں" ــــــ والٹر کا منہ حیرت کی شدت سے پورا کھل گیا تھا اور چہرہ مسخ سا ہو گیا تھا۔ دوسرے لمحے اس نے بے اختیار دونوں ہاتھ اٹھا کر اپنی آنکھیں ملنی شروع کر دیں اور اتنی دیر میں صفدر اور اس کے پیچھے داخل ہونے والا تنویر مشین گنیں لئے اس کے سر پر پہنچ گئے۔

"تت تت ــ بدروحیں ہو۔ تم تو ۔۔۔۔" ــــــ والٹر کی حالت واقعی خراب ہو رہی تھی، وہ اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ان دونوں کو دیکھ رہا تھا جیسے آنکھیں ملنے کے باوجود اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

تنویر نے یکلخت اسے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف ایک زوردار جھٹکے سے کھینچا اور بھاری والٹر یکلخت چیختا ہوا کرسی سے اچھل کر تنویر کے سامنے زمین پر جا گرا۔ دوسرے لمحے تنویر کا مشین گن والا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور ۔ ۔ ــــ مشین گن کا بھاری دستہ والٹر کی کھوپڑی سے ٹکرایا۔ والٹر کے حلق سے زوردار چیخ نکلی۔ تنویر نے ایک اور ضرب لگائی تو والٹر کا بل کھاتا ہوا جسم یکلخت ساکت ہو گیا۔ صفدر خاموش کھڑا تھا۔ اس نے تنویر کو روکا نہ تھا کیونکہ وہ بھی بہرحال ابھی اس کمرے کے باہر کے رُخ کو چیک کرنا چاہتا تھا۔

"تم اس کا خیال کرو۔ میں باہر دیکھتا ہوں" ــــــ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور سامنے موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد صفدر واپس آ گیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان تھا۔

"باہر ایک آدمی گیٹ کے پاس موجود تھا۔ میں نے اسے مار گرایا ہے۔ اس کا باس پہنچنے والا ہو گا۔ تم سارے ساتھیوں کو یہاں بلا لاؤ۔ میں وہاں گیٹ کے پاس جا کر کھڑا ہوتا ہوں" ــــــ صفدر نے تیز تیز لہجے میں کہا اور پھر واپس مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔

یہ کمرہ برآمدے میں کھلتا تھا اور اس کے آگے ایک بڑا لان اور پھر چار دیواری اور پھاٹک تھا۔ پھاٹک کے ساتھ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جہاں وہ آدمی پڑا تھا جسے اچانک صفدر نے جا کر گرایا تھا۔ صفدر جب واپس اس کمرے میں پہنچا تو وہ آدمی ابھی تک فرش پر بیہوش پڑا تھا۔ صفدر نے اپنا بیلٹ کھول کر اس کے ہاتھ عقب پر باندھے اور پھر اس کی جیب سے رومال کھینچ کر اس نے رومال اس کے منہ میں ٹھونس دیا۔ اب وہ فوراً نہ حرکت کر سکتا تھا اور نہ چیخ سکتا تھا۔ ابھی صفدر اس کی طرف سے فارغ ہوا ہی تھا کہ گیٹ کے باہر کار کی بریکیں لگنے کی آواز سنائی دی اور صفدر تیزی سے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے اسے دور برآمدے میں سنگر ہوتے بزر بجنے کی آواز سنائی دی۔ گو پھاٹک میں چھوٹی کھڑکی موجود تھی لیکن صفدر جانتا تھا کہ آنے والا کوئی باس ہے۔ اس لئے چھوٹی کھڑکی سے باہر جانے کا مطلب اسے ہوشیار کرنا تھا اس لئے صفدر نے

چھوٹی کھڑکی کھولنے کی بجائے مین گیٹ کھولا اور پھر اس کے ایک پٹ کے پیچھے خود بھی ہوگیا۔ اسے خطرہ اپنے ساتھیوں کی طرف سے تھا کہ کہیں بزر کی آواز سن کر وہ برآمدے میں نہ آجائیں لیکن برآمدہ خالی پڑا تھا۔ دوسرے لمحے سفید رنگ کی ایک کار تیزی سے کھلے پھاٹک میں سے ہوکر برآمدے کے سامنے موجود پورچ کی طرف تیزی سے بڑھتی گئی اور صفدر نے بجلی کی سی تیزی سے پھاٹک کو دوبارہ بند کیا اور پھر جب تک کار جاکر پورچ میں رکتی، صفدر جھکے جھکے انداز میں اس کی عقب کی طرف دوڑ پڑا۔ وہ جھکے جھکے انداز میں اس لئے دوڑ رہا تھا۔ تاکہ وہ باس کار کے عقبی آئینے میں اس کی شکل نہ دیکھ لے۔ لیکن شاید اس باس کے تصور میں بھی یہ نہ تھا کہ یہاں صورتحال بدل چکی ہے۔ اس لئے جب تک صفدر کار کے قریب پہنچا۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر موجود آدمی دروازہ کھول کر نیچے اترا اور پھر دروازہ بند کرکے وہ برآمدے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ یکلخت صفدر نے چیخ کر کہا۔

"خبردار ہاتھ اٹھا دو"۔ ——— صفدر کی آواز گونج دار تھی اور عقب سے صفدر کی آواز سن کر وہ آدمی بجلی کی سی تیزی سے مڑا ہی تھا کہ یکلخت صفدر نے کسی چیتے کی طرح چھلانگ لگائی اور اس آدمی کو ساتھ لیتا ہوا وہ برآمدے کی سیڑھیوں میں جاگرا۔ اس آدمی کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اس طرح اچانک سیڑھیوں پر پشت کے بل گرنے کی وجہ سے

اس کی ریڑھ کی ہڈی کو زوردار ضرب آئی تھی۔ صفدر چونکہ پہلے ہی سنبھلا ہوا تھا اس لئے نیچے گرتے ہی اس نے قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ برآمدے میں کھڑا تھا جبکہ وہ آدمی سیڑھیوں پر ہی بری طرح ٹوٹ پھوٹ ہو رہا تھا۔ مشین گن چھلانگ لگانے کی وجہ سے صفدر پہلے ہی ہاتھ سے چھوڑ چکا تھا اس لئے قلابازی کھا کر سیدھے ہوتے ہوئے صفدر نے ایک بار پھر جمپ لگایا اور تیزی سے دوڑتا ہوا اس نے سب سے پہلے کار کی آڑ لے کر مشین گن اٹھائی۔ کار کی آڑ اس نے جان بوجھ کر لے لی تھی کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ وہ آدمی کہیں عقب سے اس پر فائر نہ کر دے لیکن جب مشین گن اٹھا کر وہ مڑا تو اس نے اس باس کو سیڑھیوں کے نیچے ساکت پڑے ہوئے دیکھا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہو چکا تھا صفدر نے مشین گن کاندھے سے لٹکائی اور جھک کر پہلے اس باس کی نبض چیک کی جب اسے اطمینان ہو گیا کہ وہ طویل عرصے تک ہوش میں نہیں آسکتا تو اس نے اسے اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور تیزی سے اسی کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں وہ تنویر اور ڈاکٹر کو چھوڑ آیا تھا۔

بلیک زیرو بڑی بے چینی اور اضطراب کے عالم میں آپریشن روم میں ٹہل رہا تھا۔ اسے اس طرح ٹہلتے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ ہو چکا تھا۔ پوری سیکرٹ سروس مع ٹائیگر کے غائب ہو چکی تھی۔ بلیک زیرو خود جا کر سلیم کالونی والی کوٹھی چیک کر آیا تھا لیکن وہ کوٹھی بالکل ہی خالی تھی۔ اس نے اس کے تہہ خانے بھی چیک کئے لیکن وہاں کوئی آدمی نہ تھا۔ حتیٰ کہ وہاں سامان نام کی بھی کوئی چیز نہ تھی وہاں سے مایوس ہو کر وہ واپس دانش منزل آیا تو یہاں ٹیلیفون ریکارڈر سے اسے معلوم ہوا کہ ہسپتال سے ڈاکٹر صدیقی نے پیغام ریکارڈ کرایا ہے کہ عمران صاحب اپنے کمرے سے پُر اسرار طور پر غائب ہو چکے ہیں۔ یہ اس کے لئے ایک اور ذہنی دھچکا تھا۔ اس نے ڈاکٹر صدیقی کو فون کیا تو ڈاکٹر صدیقی نے تفصیل

بتائی کہ ہسپتال کے عقبی حصے کا بند دروازہ کھلا ہوا ہے۔ اور عمران غائب ہے چونکہ اسے طویل نیند کا انجکشن دیا گیا تھا اس لئے سب اس کی طرف سے مطمئن تھے۔ اب بھی اسے ہسپتال کے ارد گرد کافی چیک کیا گیا ہے لیکن اس کا کہیں پتہ نہیں چل سکا۔ ظاہر ہے بلیک زیرو کیا کہتا۔ اس نے صرف ڈاکٹر صدیقی کو اس کی اور اس کے عملے کی غفلت پر جھاڑ کر رسیور رکھ دیا تھا۔ اسے یقین تھا کہ سیکرٹ سروس کی طرح بلیک تھنڈر کے ایجنٹ کسی پُر اسرار طریقے سے عمران کو بھی اغوا کر کے لے گئے ہیں۔ یہ ایک ایسی سچوئشن تھی جو اس سے پہلے آج تک پیدا نہ ہوئی تھی کہ پوری سیکرٹ سروس اور عمران سب اس طرح غائب ہو گئے ہوں۔ ایک لحاظ سے اس کا ذہن ماؤف سا ہو کر رہ گیا تھا کہ اب وہ کرے تو کیا کرے۔ اسی ادھیڑ بن اور اضطراب کے عالم میں وہ آپریشن روم میں ہی ٹہل رہا تھا۔ کسی بھی امکانی خطرے سے بچنے کے لئے اس نے دانش منزل کا مکمل حفاظتی نظام آن کر دیا تھا لیکن ظاہر ہے اس سے مسئلہ تو حل نہ ہو سکتا تھا۔ اسی لمحے ٹیلیفون کی گھنٹی اچانک بج اٹھی اور بلیک زیرو یکلخت چونک پڑا۔ ایک لمحے کے لئے تو وہ حیرت سے اس طرح فون کو دیکھنے لگا جیسے اسے گھنٹی بجنے پر حیرت ہو رہی ہو کیونکہ اس کے نقطہ نظر سے تو اسے فون کرنے والے سب غائب ہو چکے تھے۔ پھر فون کس نے کیا ہو گا لیکن دوسرے لمحے اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

" ایکسٹو "۔۔۔۔۔ بلیک زیرو باوجود کوشش کے اس بار اپنے لہجے کو سپاٹ نہ بنا سکا تھا۔ اس کے لہجے میں اضطراب نمایاں تھا۔

" جولیا بول رہی ہوں باس "۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی اور بلیک زیرو کو یوں محسوس ہوا جیسے جولیا کی آواز کسی دوسری دنیا سے آ رہی ہو۔ اس نے فوری طور پر اپنے ذہن کو سنبھالنے کی کوشش کی ورنہ جولیا کی آواز سنتے ہی اس کا دل بے اختیار چاہا کہ وہ اس سے چیخ چیخ کر پوچھے کہ وہ سب کہاں غائب ہو گئے تھے۔

" یس "۔۔۔۔۔ کافی جدوجہد کے بعد بڑی مشکل سے بلیک زیرو کے منہ سے بس یہی لفظ نکلا تھا اور جواب میں جب جولیا نے تفصیل بتانی شروع کی تو بلیک زیرو کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ لیکن اس نے جولیا کی رپورٹ میں کوئی مداخلت نہ کی البتہ جولیا کی رپورٹ سے اسے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ عمران رانا ہاؤس میں ہے اور رانا ہاؤس کی نگرانی بلیک تھنڈر کے دو آدمی کر رہے ہیں اور ان کے پاس کوئی زیرو۔ ایس مشین بھی ہے یہ تفصیل والٹر پر تشدد سے معلوم ہوئی تھی۔

" ٹھیک ہے ۔۔۔۔ ان تینوں بیہوش افراد کو فوراً دانش منزل پہنچا دو اور تم سب میری طرف سے آئندہ حکم تک متبادل رہائش گاہوں کی بجائے مختلف ہوٹلوں میں ٹھہرو گے "۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے سپاٹ لہجے میں کہا اور کریڈل

کر رابطہ ختم کر دیا۔ اب وہ پوری طرح سنبھل چکا تھا اور لیا کی رپورٹ سن کر اسے مکمل طور پر اطمینان ہو گیا تھا کہ یٹ سروس نے ایک لحاظ سے بلیک تھنڈر کے مقامی نکوارٹر پر قبضہ کر کے مقامی ایجنٹوں کا خاتمہ کر دیا تھا۔ لیکن ب تک وہ ان کے باس سے مزید معلومات حاصل نہ کر لیتا اس نت تک اسے اطمینان نہ ہو سکتا تھا اس لئے اس نے ان سب ہوٹلوں میں رہنے کا حکم دیا تھا۔ اب وہ رانا ہاؤس بات کرنا ہتا تھا تاکہ عمران کے متعلق بھی معلوم کر سکے اور نگرانی کرنے لے دونوں آدمیوں کو بھی کور کرنے کا حکم دے۔ ویسے اسے اب ں بات پر حیرت ہو رہی تھی کہ اگر عمران رانا ہاؤس پہنچ چکا ے تو اس نے اس کے ساتھ رابطہ کیوں نہیں کیا۔

اس نے تیزی سے رانا ہاؤس کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے لیکن جب دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز نہ سنائی ی تو وہ چونک پڑا۔ اس نے ایک بار پھر کریڈل دبا کر دوبارہ نمبر ڈائل کئے لیکن اس بار بھی نتیجہ وہی نکلا اور اس کے ہونٹ یک بار پھر بھنچ گئے۔ یہ ایک اور نئی بات تھی۔ اس نے رسیور کھ دیا۔

" ٹرانسمیٹر پر رابطہ کیا جائے "۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے ونٹ کاٹتے ہوئے سوچا اور ٹرانسمیٹر کی طرف مڑ کر اس پر رانا ہاؤس کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا لیکن اس سے پہلے کہ فریکوئنسی پوری طرح ایڈجسٹ ہوتی ٹیلیفون کی گھنٹی

ایک بار پھر بیچ اٹھی اور بلیک زیرو نے ٹرانسمیٹر کی ناب سے ہاتھ ہٹا کر دوبارہ رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ——— بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"عمران بول رہا ہوں" ——— دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی اور بلیک زیرو ایک بار پھر بری طرح چونک پڑا۔

"عمران صاحب ——— آپ رانا ہاؤس سے بول رہے ہیں ابھی میں نے وہاں فون کیا تو گھنٹی ہی نہ جا رہی تھی" ——— بلیک زیرو نے اس بار اصل لہجے میں کہا۔

"صاحب نہیں، صاحبہ کہو ——— ایک تو تم مردوں کو کیسا عذاب ہے کہ دوسروں کو بھی مرد بنا ڈالتے ہو، ہونہہ ہوئے جو ظالم اور وحشی صنف" ——— عمران کی اٹھلاتی ہوئی آواز سنائی دی اور بلیک زیرو کے بے اختیار ہونٹ بھینچ گئے۔

"اچھا عمران صاحبہ ——— آپ ہسپتال سے رانا ہاؤس کیسے پہنچ گئے ——— اوہ سوری پہنچ گئیں جبکہ آپ کو ڈاکٹر صدیقی نے طویل نیند کی دوا کا بھاری ڈوز دیا تھا" ——— بلیک زیرو نے بڑی مشکل سے اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

"ہمیں مردانہ لباس پہنا دیا گیا تھا اور ہمیں اس لباس میں بڑی شرم آ رہی تھی اس لئے ہم لباس بدلنے رانا ہاؤس گئے مگر وہاں یہ تمہاری صنف کے دو دیو ہمیں زنانہ لباس

ہی نہیں پہننے دے رہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم تمہیں کچا چبا جائیں گے اور ہمیں بڑا ڈر لگ رہا ہے ان دونوں سے، تم پلیز ہماری سفارش کر دو" ——— دوسری طرف سے عمران کی وہی ناز بھری اٹھلاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"جوزف موجود ہے ——— رسیور دیں" ——— بلیک زیرو نے ایک لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"یس ——— جوزف بول رہا ہوں" ——— چند لمحوں بعد جوزف کی آواز سنائی دی۔

"جوزف ——— رانا ہاؤس کے باہر دشمن کے دو ایجنٹ نگرانی کر رہے ہیں۔ ان کے پاس کوئی ایسی مشین ہے جس سے وہ فوری طور پر عمارت کے اندر موجود افراد کو چیک کر سکتے ہیں۔ عمران صاحب کی ذہنی حالت درست نہیں ہے۔ اس لئے تم ایسا کرو کہ جوانا کو ساتھ لے کر انہیں کسی طرح گھیر لو۔ یہ دونوں غیر ملکی ہوں گے اور انہیں مار گرانے کے بعد مجھے فون کرو، پھر میں تمہیں مزید ہدایات دوں گا" ——— بلیک زیرو نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ——— میں ابھی چیک کرتا ہوں" ——— جوزف نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی اور بلیک زیرو نے ڈھیلے ہاتھ سے رسیور رکھ دیا۔ عمران کی ذہنی تبدیلی اس کے لئے واقعی سوہان روح بنی ہوئی تھی۔ ڈاکٹر صدیقی نے اسے بتا دیا تھا

عمران کی ذہنی حالت اب کسی طرح بھی ٹھیک نہیں ہو سکتی اور اگر اسے ٹھیک کرنے کی کوشش کی گئی تو اس کا ذہن ہمیشہ کے لیے بھی ماؤف ہو سکتا ہے۔

ابھی وہ بیٹھا اس بارے میں ہی سوچ رہا تھا کہ کمرے میں تیز سیٹی کی آواز سنائی دی اور بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے میز کے کنارے پر لگے ہوئے دو بٹن دبائے تو سامنے دیوار پر سکرین روشن ہو گئی۔ سکرین پر گیٹ کا بیرونی منظر نظر آنے لگا۔ وہاں ایک کار موجود تھی جس کے ساتھ صفدر متبادل میک اپ میں کھڑا تھا۔ کار کے اندر ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر بھی متبادل میک اپ میں بیٹھا ہوا صاف نظر آ رہا تھا۔ بلیک زیرو نے سکرین آف کی اور پھر اس نے دراز کھول کر اس کے اندر لگے ہوئے بٹنوں کے بڑے پینل کے کئی بٹن آف کر دیئے۔ یہ دانش منزل کے مکمل حفاظتی نظام کا مرکزی پینل تھا۔ حفاظتی نظام کے آف ہونے پر ہی پھاٹک کھل سکتا تھا۔ اس لیے اس نے حفاظتی نظام آف کیا اور پھر دراز بند کر کے اس نے پھاٹک کھولنے والا بٹن پریس کیا اور ساتھ ہی سکرین روشن ہونے والے بٹن دوبارہ آن کر دیئے۔

سکرین پر اسے پھاٹک کھلتا نظر آیا اور پھر کار اندر آتی دکھائی دی۔

کار مخصوص جگہ پر آ کر رک گئی اور پھر اس میں سے صفدر

اور تنویر باہر نکلے اور انہوں نے کار کے عقبی دروازے کھولے اور اندر سے دو بیہوش افراد کو گھسیٹ کر انہوں نے کاندھوں پر لادا اور اس طرف کو چلنے لگے جدھر مخصوص کمرے تھے۔

"کتنے افراد کو لے آئے ہو اور یہ کار کس کی ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے ایک مائیک کا بٹن دبا کر مخصوص لہجے میں پوچھا۔

"تین افراد ہیں باس ۔۔۔ ان میں سے میرے کاندھے پر لدا ہوا والٹر ہے اور تنویر کے کاندھے پر لدا ہوا والٹر کا باس ہے اور تیسرا جو ابھی تک کار میں ہے وہ عام کارکن ہے۔ کار اس باس کی ہے"۔۔۔۔ صفدر کی آواز دیوار میں لگے ہوئے سپیکر سے نکل کر کمرے میں گونجی۔

"ان تینوں کو علیحدہ علیحدہ کمروں میں ڈال کر لاک لگا دو۔ اس کے بعد تم سب نے مختلف ہوٹلوں میں رہنا ہے۔ واچ ٹرانسمیٹر پر میں تم سے رابطہ رکھوں گا۔ کار کو فوراً کسی جگہ چھوڑ دو"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ صفدر نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ تینوں افراد کو مختلف کمروں میں پہنچا کر کار لے کر دانش منزل سے واپس چلے گئے تو بلیک زیرو نے ایک بار پھر پھاٹک بند کرنے والے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ پھاٹک بند کر کے وہ ابھی سوچ رہا تھا کہ ان لوگوں سے پوچھ گچھ کرے یا پہلے جوزف یا عمران کی طرف سے کال کا انتظار کرے کہ ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی

ور بلیک زیرو نے چونک کر ریسیور اٹھالیا۔
" ایکسٹو "۔۔۔۔ بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔
" جوزف بول رہا ہوں طاہر صاحب۔ میں نے اور جوانا نے
ن دونوں آدمیوں کا جو رانا ہاؤس کی نگرانی کر رہے تھے خاتمہ
کردیا ہے۔ ان میں سے ایک کے پاس ایک کیمرہ نما مشین ملی
ہے جسے دیکھ کر باس بے حد حیران ہوئے اور پھر باس اس
شین کو لے کر فوراً ہی آپ کے پاس روانہ ہو گئے ہیں۔ وہ اس
شین کا لیبارٹری میں تجزیہ کرنے کے بارے میں کہہ رہے تھے
ں نے آپ کو فون اس لئے کیا ہے کہ آپ کو بتا دوں کہ میں
نے بارکی کو بھگا دیا ہے۔ اب باس بالکل ٹھیک ہیں "۔۔۔۔
زف کا لہجہ آخر میں انتہائی مسرت بھرا سا ہو گیا تھا۔
" بارکی کو بھگا دیا ہے ۔۔۔ کیا مطلب "۔۔۔۔ بلیک زیرو
زف کا آخری فقرہ سن کر بے حد حیران ہوا تھا۔
" طاہر صاحب ۔۔۔ باس کے دماغ پر ویران جنگلوں میں
ھومنے والی بدروح بارکی نے قبضہ کر لیا تھا اور بارکی چونکہ
عورت کی روح ہوتی ہے جس پر بچہ جنتے وقت آکوشا دیوتا
سایہ پڑ جائے۔ میں نے کپالا کے عظیم ذبح ڈاکٹر کو اس
کی کو بھگاتے ہوئے خود دیکھا تھا ۔۔۔۔ چونکہ کپالا کا عظیم
ح ڈاکٹر مجھ سے بے حد پیار کرتا تھا اور اس نے ایک بار
یں کئی بار اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا تھا اس لئے افریقہ کے
ب قبائل مجھے بھی افریقہ کا عظیم ذبح ڈاکٹر کہتے تھے۔ پھر

میں جنگلوں کا شہزادہ بھی ہوں۔ اس لئے جنگلوں کے سب راز بھی جانتا ہوں۔ چنانچہ جب باس ہسپتال سے فرار ہو کر رانا ہاؤس پہنچے تو میں سمجھ گیا کہ رہنمائی کرنے والا چوموا کا دیوتا ہے باس کی رہنمائی کی ہے مگر جوانا احمق آدمی ہے۔ وہ جنگلوں کے راز نہیں جانتا۔ اس نے میرے عمل میں رکاوٹ پیدا کرنے کی کوشش کی تو میں نے اسے بے بس کر دیا ۔۔۔۔ اور پھر میں رانا ہاؤس کے خفیہ راستے سے نکل کر شمالی پارک کے جوہڑ والے حصے سے سوکھے گھاس کا ڈھیر اور جونکوں کا تھیلا لے آیا۔ میں نے گھاس باس کے بستر کے چاروں طرف بچھا دی اور جونکوں کے سر کاٹ کر ایک طرف پھینک دیئے کیونکہ جونکوں کے سروں میں شیطانوں کے گھر ہوتے ہیں اور جونکوں کے جسم گھاس میں ڈال دیئے اور شراب کی چار بوتلیں ڈال کر میں نے گھاس کو آگ لگا دی اور اس میں سے نکلنے والے دھوئیں نے باس کے ذہن پر قبضہ کرنے والی بارکی کو گھیر لیا۔ اسے خوب پٹخنیاں دیں اور اسے فرار ہونے پر مجبور کر دیا لیکن بارکی بہت بڑی شیطانی روح ہوتی ہے اور آسانی سے فرار نہیں ہوتی اس لئے جب دھواں ختم ہوا تو آخری جھٹکے دینے کے لئے میں نے راکھ باس کے نتھنوں میں ڈال کر پھونکیں مار دیں اور زوردار چھینکوں نے آخر کار بارکی کو بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ پھر باس ٹھیک ہو گیا۔ اس نے فوراً ہی اپنے جسم پر پہنا ہوا زنانہ لباس اتار دیا پھر جوانا کے کہنے پر باس نے اسے الٹی سیدھی پٹی پڑھائی

شروع کر دی کہ کوئی سائنسی بات تھی لیکن آخر کار باس اور جوزف دونوں نے تسلیم کر لیا کہ کمپالا کا وچ ڈاکٹر عظیم بھی ہے اور سچا بھی۔ اب باس شرارت کے طور پر بارگی والے لہجے میں آپ سے بات کر رہے تھے اس لئے باس کے آپ کے پاس پہنچنے سے پہلے میں نے آپ کو بتا دیا ہے۔ اب آپ بے فکر رہیں بارگی بھاگ چکی ہے" ——— جوزف بغیر کسی وقفے کے مسلسل بولے چلا جا رہا تھا اور بلیک زیرو کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کوئی بچہ ہو جسے کوئی پُراسراری کہانی سنائی جا رہی ہو۔

" جوزف ——— جوانا کہاں ہے؟" ——— بلیک زیرو نے اس کے خاموش ہوتے ہی پوچھا۔

" اُسے باس نے کسی کام سے بھیجا ہے ——— کیوں؟" ——— جوزف نے چونک کر پوچھا۔

" ویسے ہی پوچھ رہا تھا ——— اچھا شکریہ" ——— بلیک زیرو نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے کمرہ میں تیز سیٹی کی آواز گونج اٹھی اور بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے میز کے کنارے پر موجود بٹن پریس کئے تو دیوار پر سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی اور اب گیٹ سے باہر عمران کھڑا نظر آ رہا تھا۔ بلیک زیرو نے بٹن آف کئے اور پھر پھاٹک کھولنے والا بٹن دبا دیا۔ اور پھر بے اختیار اس نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔ جوزف کی اس پُراسرار کہانی نے صحیح معنوں میں اسے چکرا کر رکھ دیا تھا۔

" کیا ہوا آپ کو ——— خیریت ہے" ——— اچانک عمران کی نسوانی آواز سنائی دی۔

" جہاں بارگی آ جائے وہاں کیسے خیریت ہو سکتی ہے عمران صاحب" ——— بلیک زیرو کے منہ سے لاشعوری طور پر نکلا۔

" اوہ تو جوزف نے پہلے ہی اپنا کارنامہ پہنچا دیا ہے تم تک مجھے اب اس کے پیٹ پر سیمنٹ کا پلستر کرانا پڑے گا۔ ورنہ اس کا پیٹ اسی طرح کچا رہا تو سمجھانے جنگل کے کتنے راز باہر نکل جائیں" ——— عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔ وہ اب حیرت سے آنکھیں پھاڑے عمران کو دیکھ رہا تھا کیونکہ اس بار عمران اپنے اصلی اور صحیح لہجے میں بولا تھا۔

" تو۔ تو ——— کیا جوزف ٹھیک کہہ رہا تھا۔ کیا واقعی بارگی ..." بلیک زیرو نے بُری طرح بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا کہ عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" ہاں جب زندہ لفٹ نہ کرائیں تو پھر روحوں نے ہی قبضہ کرنا تھا۔ اب اس بدروح بیچاری کو کیا پتہ تھا کہ یہاں شہر میں بھی اس کا دشمن موجود ہے۔ اس لئے مجبوراً اسے بھاگنا پڑا" ——— عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ اور بلیک زیرو کا کھلا ہوا منہ اور زیادہ کھل گیا۔

" نہیں عمران صاحب ——— یہ کیسے ممکن ہے۔ ڈاکٹر صدیقی

سے میری بات ہو چکی ہے۔ ذہن کے ماہر ترین ڈاکٹروں نے آپ کو لاعلاج قرار دے دیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر آپ کے ذہن کو چھیڑا گیا تو آپ کا ذہن ہمیشہ کے لئے ہی ماؤف ہو سکتا ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ جوزف نے آپ کو ٹھیک کر دیا ہے وہ تو کسی گھاس اور شیطانی سروں والی جونکوں کی کہانی سنا رہا تھا "۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

" بلیک زیرو ۔۔۔ جو کچھ جوزف نے تمہیں بتایا ہے۔ وہ سو فیصد درست ہے۔ گو میں نے اپنے طور پر اس کے اس پُراسرار عمل کا سائنسی تجزیہ کر کے اپنے جدید ذہن کو مطمئن کرنے کی کوشش کی ہے لیکن سچی بات یہ ہے کہ سائنس میں اس قدر آگے بڑھ جانے کے باوجود انسان ابھی تک کائنات سے پُراسرار دھندلکوں میں پھنسا ہوا ہے۔ اب بھی قدرت کا نادیدہ ہاتھ کبھی کبھی ایسا تماشہ دکھا دیتا ہے کہ انسان کو جو اپنے آپ کو ذہنی طور پر حرفِ آخر سمجھنے لگ گیا ہے۔ معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ قدرت کے اسرار کی الف ب سے بھی واقف نہیں ہے ۔ جوزف کا یہ حیرت انگیز عمل واقعی اس قدر انوکھا اور ناقابلِ یقین ہے کہ اگر میں ہوش میں ہوتا تو یقیناً اسے ایسا نہ کرنے دیتا لیکن اس عمل کا نتیجہ میں نے بھی دیکھا ہے اور تم بھی دیکھ رہے ہو "۔۔۔۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" اگر یہ سچ ہے عمران صاحب تو پھر واقعی انسان ابھی قدرت کے رازوں کی ابجد سے بھی واقف نہیں ہوا۔ اب تو مجھے واقعی یقین آنے لگ گیا ہے کہ آپ کے ذہن پر کسی بد روح بارگی نے ہی قبضہ کر لیا تھا "۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا اور عمران ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

" بارگی بیچاری تو دوبارہ ویران جنگلوں میں گھومتی پھر رہی ہو گی لیکن تم یہ بتاؤ کہ تمہیں کس طرح معلوم ہوا تھا کہ رانا ہاؤس کی نگرانی دو غیر ملکی کر رہے ہیں اور ان کے پاس یہ حیرت انگیز مشین ہے "۔۔۔۔۔۔ عمران نے میز پر رکھے ہوئے ایک کیمرہ نما مشین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ واقعی ۔۔۔ آپ کو تو اب تک ہونے والے واقعات کا علم ہی نہیں ہے۔ بارگی کو اگر جوزف نے فرار ہونے پر مجبور کیا ہے تو بارگی کو آپ تک پہنچانے والوں کا خاتمہ سیکرٹ سروس نے کر دیا ہے اور ان کے رنگ لیڈر اس وقت گیسٹ روم میں بیہوش پڑے ہوئے ہیں "۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر عمران بھی چونک پڑا۔

" کیا مطلب ۔۔۔ کیا بلیک تھنڈر کے ایجنٹوں کی بات کر رہے ہو "۔۔۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا اور جواب میں بلیک زیرو نے اس پر حملہ سے لے کر تنویر کے متبادل فلیٹ کا فون ریکارڈ سننے اور پھر ٹائیگر کی دی ہوئی رپورٹ سے لے کر ٹائیگر سمیت پوری سیکرٹ سروس کے اچانک غائب ہو جانے اور پھر جولیا

کے فون اور اس کی بتائی ہوئی پوری تفصیل سمیت صفدر اور تنویر کے تین افراد کو گیسٹ رومز میں پہنچا کر جانے کی پوری کہانی لفظ بلفظ سنا دی اور اس بار عمران یہ ساری کہانی واقعی اس طرح سن رہا تھا جیسے کوئی بچہ کوئی دلچسپ اور حیرت انگیز طلسماتی کہانی سنتا ہے۔

"اوہ پھر تو بارکی کا مجھ پر قبضہ مبارک ثابت ہوا کہ تمہاری سیکرٹ سروس نے واقعی کارنامہ انجام دے ڈالا"۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی خوشگوار لہجے میں کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔۔۔ یہ سارا کیس دراصل سیکرٹ سروس نے ہی مکمل کیا ہے۔ آپ تو آغاز سے ہی بارکی کے قبضے میں چلے گئے تھے"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"وہ والٹر کا باس کس کمرے میں ہے۔ وہ یقیناً بلیک تھنڈر کا اہم ایجنٹ ہوگا"۔۔۔۔۔ عمران نے بے اختیار کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"دو نمبر میں ہے۔۔۔ ایک نمبر میں والٹر ہے اور تین نمبر میں بقول صفدر، ان کا عام ایجنٹ"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف مڑا اور پھر آپریشن روم سے نکل کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا دو نمبر گیسٹ روم کی طرف بڑھتا گیا۔ اس کے چہرے پر ہیجانی تاثرات نمایاں تھے۔

سیکرٹ سروس کے میٹنگ روم میں اس وقت سیکرٹ سروس کے تمام ارکان موجود تھے۔ وہ سب اصل چہروں میں تھے چیف نے انہیں ٹرانسمیٹر کال کے ذریعے بتا دیا تھا کہ مشن مکمل ہو چکا ہے۔ اس لئے اب وہ اپنا متبادل میک اپ ختم کر کے واپس اپنی رہائش گاہوں میں جا سکتے ہیں لیکن رہائش گاہوں پر واپس جانے سے پہلے اس نے انہیں دانش منزل کے میٹنگ روم میں آنے کا حکم دے دیا تھا۔ اس لئے اس وقت وہ سب میٹنگ روم میں اکٹھے تھے۔ ان سب کے درمیان موضوع گفتگو عمران تھا اور وہ سب اپنے اپنے طور پر اس کے ذہنی طور پر عورت بن جانے پر تبصرے میں مصروف تھے۔

"میں کبھی نہیں مان سکتی کہ عمران کا ذہن پلٹ گیا ہے وہ دنیا کا سب سے بڑا ایکٹر ہے۔ وہ لازماً اداکاری کر رہا ہے"۔

جولیانے حتمی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" جولیا ـــــ وہ واقعی بہت بڑا اداکار ہے لیکن کم از کم چیف کے ساتھ اس کی اداکاری نہیں چل سکتی۔ اب جبکہ چیف خود کہہ رہا ہے کہ اس کا ذہن پلٹ گیا ہے اور صفدر اور کیپٹن شکیل اسے اس حالت میں دیکھ بھی چکے ہیں تو پھر یہ اداکاری نہیں ہے ' وہ واقعی عورت بن چکا ہے۔ اب تو اس کی اماں بی کو اس کی شادی کرنے کے لئے کوئی اچھا سا رشتہ تلاش کرنا چاہیے "

تنویر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ عمران کے ذہنی طور پر عورت بن جانے پر اسے دلی طور پر بے پناہ مسرت ہوئی ہے حالانکہ یہ وہی تنویر تھا جو اس سے پہلے صفدر سے یہ سن کر کہ عمران پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے ' اس کے لئے دلی طور پر رنجیدہ ہو گیا تھا۔

پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا ' دیوار میں نصب ٹرانسمیٹر مائیک سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں اور جولیا نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ممبرز ـــــ میں نے آپ کو یہاں اس لئے کال کیا ہے کہ اس عجیب و غریب کیس کی تفصیلات سے آپ کو آگاہ کر سکوں ' اوور " ـــــ مائیک سے ایکسٹو کی مخصوص آواز گونج اٹھی۔

" یس باس ' اوور " ـــــ جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ کیس دراصل عمران کو ناکارہ کرنے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کرنے کی ایک عجیب انداز کی کوشش پر مشتمل تھا اور یہ مشن بلیک تھنڈر نے ترتیب دیا تھا۔ وہی بلیک تھنڈر جس کا ایجنٹ ٹروین پہلے ہمارے خلاف کام کر چکا ہے۔ اس بار بلیک تھنڈر نے اپنی پوری توجہ عمران پر مرکوز کر دی۔ عمران کی شہرت کچھ اس انداز سے مجرم تنظیموں میں پھیل چکی ہے کہ وہ سب یہ سمجھنے لگ گئے ہیں کہ عمران کا خاتمہ ناممکن ہے اور شاید بلیک تھنڈر بھی سابقہ تجربات کی بنیاد پر اسی نتیجے پر پہنچی۔ چنانچہ اس نے اس بار عمران کو قتل کرنے کی بجائے ذہنی طور پر ناکارہ کر دینے کی انتہائی گہری پلاننگ کی۔ پہلے انہوں نے یہاں کی ایک مقامی عورت رابیل کی ایک دریافت سے فائدہ اٹھا کر عمران کو اس رابیل کا ذہنی غلام بنانا چاہا لیکن اس میں ناکام رہنے کے بعد انہوں نے عمران کے ذہنی خلیات تبدیل کر کے اسے ذہنی طور پر عورت بنا دینے کی پلاننگ کی اور وہ اپنی اس پلاننگ میں کامیاب بھی رہے اور عمران ذہنی طور پر اپنے آپ کو عورت سمجھنے لگا لیکن اس کا باورچی سلیمان عمران کی والدہ کو بلا لایا اور عمران کی والدہ جو ایک ضعیف الاعتقاد خاتون ہیں۔ انہوں نے یہ سمجھا کہ عمران پر کسی پری کا سایہ ہو گیا ہے چنانچہ اس پری کو بھگانے کے لئے انہوں نے عمران کے سر پر جوتیوں کی بارش کر دی اور عمران حیرت انگیز طور پر درست ہو گیا لیکن بلیک تھنڈر کو اس کا علم ہو گیا چنانچہ انہوں نے عمران کے سر پر ضرب لگا کر

اسے دوبارہ پہلے والی حالت میں کر دیا۔ ان کا منصوبہ تھا کہ عمران کے ذریعے وہ سیکرٹ سروس کے ارکان تک پہنچ کر سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر دینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ بلیک تھنڈر سائنسی طور پر انتہائی جدید ترین ایجادات کی مالک ہے۔ انہوں نے پہلے رابیل کے ہپناٹائز ذہن سے کام لیتے ہوئے صفدر اور اس کے ساتھیوں کو مارک کر لیا اور عمران کا زنانہ لباس میں ایک فوٹو صفدر کو دے کر انہوں نے پوری سیکرٹ سروس کی نشاندہی کا پروگرام بنایا لیکن اس فوٹو کو جب لیبارٹری میں چیک کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس کی مدد سے صفدر اور صفدر کے ذریعے دوسرے ارکان کی نشاندہی ہو سکتی ہے اس لئے میں نے فوری طور پر آپ سب کو متبادل میک اپ اور متبادل رہائش گاہوں پر بھجوا دیا لیکن اس کے باوجود وہ لوگ آپ سب تک پہنچ گئے۔ اس کے لئے انہوں نے ایک اور ایجاد ٹی۔ ایس۔ ایس استعمال کی اور پھر اسی طرح کی ایک اور ایجاد زیرو ایس۔ ایس کے ذریعے انہوں نے آپ سب کو ناکارہ بنا کر اپنے ایک ہیڈ کوارٹر میں اکٹھا کر لیا۔ مجھے آپ سب کی پوزیشن کا علم تھا اور میں نے آپ لوگوں کے تحفظ کو بھی یقینی بنا دیا تھا۔ لیکن میں صرف یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ آپ لوگ خود بھی کچھ کر سکتے ہیں یا نہیں اور مجھے بے حد مسرت ہے کہ آپ لوگوں نے واقعی اپنی صلاحیتوں سے کام لیا اور پوری سچویشن کو بدل ڈالا اس طرح بلیک تھنڈر کے سب ایجنٹ مارے گئے اور ان کے تین آدمی دانش منزل پہنچا دیئے گئے۔ رانا ہاؤس کی نگرانی کرنے والے بھی میری نظروں میں تھے۔ ان کے پاس زیرو ایس۔ ایس مشین بھی موجود تھی جس سے وہ طویل فاصلے سے کسی بھی وسیع و عریض ٹارگٹ میں موجود تمام افراد کو بیک وقت بے حس کر سکتے تھے۔ بہرحال میرے حکم سے جوزف اور جوانا نے ان دونوں کو ختم کیا اور مشین ان سے حاصل کر کے دانش منزل پہنچا دی۔ صفدر اور تنویر جن افراد کو دانش منزل چھوڑ گئے تھے ان میں سے ایک تو واقعی عام کارکن تھا جبکہ دوسرا والٹر تھا اور تیسرا بلیک تھنڈر کا سپر ایجنٹ ہومر تھا۔ ہومر نے بڑی ذہانت سے شاہی روڈ والی کوٹھی میں اپنے ایک آدمی کو ہلاک کر کے اس پر ایک بالکل جدید ساخت کا میک اپ کر دیا تھا۔ اسے وہ ڈاشیم میک اپ کہتے ہیں۔ یہ ایسا میک اپ ہے جسے کسی طرح بھی چیک نہیں کیا جا سکتا لیکن دانش منزل پہنچنے کے بعد اسے چیک کر لیا گیا بلکہ اسے واش بھی کر لیا گیا۔ ادھر بلیک تھنڈر نے عمران کی مسلسل نگرانی کے لئے بھی ایک حیرت انگیز ایجاد اس پر استعمال کی۔ اسے وہ زولو آن سسٹم کہتے ہیں۔ یہ ایک مخصوص مرکب ہے جو انسانی جسم کے اندر جذب ہو کر کھال کے مساموں کے اندر موجود رہتا ہے۔ یہ زولو آن سسٹم عمران کے چہرے پر لگایا گیا اس طرح عمران ہسپتال میں ہونے کے باوجود ان کی نظروں میں تھا چنانچہ میں نے عمران کو ان کی نگرانی سے نکالنے کے لئے اسے رانا ہاؤس منتقل کر دیا اور اس کے

چہرے پر ایک مخصوص میٹریل لگا کر زولو آئی سسٹم کو بھی ناکارہ کر دیا۔ رانا ہاؤس میں جوزف اور جوانا کی موجودگی سے وہ اب عمران پر حملہ بھی نہ کر سکتے تھے۔ ہومر سے جب مخصوص انداز میں پوچھ گچھ کی گئی تو اس نے نہ صرف پوری پلاننگ بتا دی بلکہ اس نے بلیک تھنڈر کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی چند اشارے دیئے ہیں لیکن وہ بھی ہیڈ کوارٹر کے بارے میں واضح طور پر کچھ نہ جانتا تھا چنانچہ ہومر، والٹر اور اس کے تیسرے ساتھی کو ہلاک کر دیا گیا۔ اس طرح بلیک تھنڈر کا یہ خوفناک مشن مکمل طور پر ناکام ہو گیا اور اس کے بعد میں نے آپ کو بھی تبادل میک اپ ختم کرنے اور اپنی اصل رہائش گاہوں پر واپس آجانے کے احکامات دے دیئے' اوور "۔۔۔۔۔ ایکسٹو نے مشن کے بارے میں تفصیلات بتاتے ہوئے کہا اور سیکرٹ سروس کے تمام ممبر حیرت بھرے انداز میں اس عجیب وغریب مشن کی تفصیلات سنتے رہے۔

" کوئی سوال' اوور "۔۔۔۔۔ ایکسٹو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

" باس ۔۔۔ کیا واقعی عمران ذہنی طور پر عورت بن چکا ہے' اوور "۔۔۔۔۔ جولیا نے اضطراب آمیز لہجے میں فوراً" ہی سوال کر دیا۔

" ہاں ۔۔۔ نہ صرف عورت بن گیا تھا بلکہ اس کی ذہنی اور جسمانی صلاحیتیں بھی پہلے کی طرح نہ رہی تھیں اور ماہر ترین ڈاکٹروں کے بورڈ نے بھی اسے لاعلاج قرار دے دیا تھا' اوور "۔ ایکسٹو نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور سوائے تنویر کے باقی سب ممبران کے چہرے بے اختیار لٹک گئے۔

" پھر تو باس بلیک تھنڈر اپنے مشن میں کامیاب ہو گئی' اوور "۔ جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا۔ اسے شاید اب تک یقین تھا کہ عمران اداکاری کر رہا ہے لیکن اب ظاہر ہے ایکسٹو کی طرف سے اس توثیق کے بعد یقین کر لینا پڑا کہ عمران اداکاری نہیں کر رہا۔

" میں نے حرف تھا استعمال کیا ہے مس جولیا' اوور "۔۔۔۔۔ ایکسٹو نے سخت لہجے میں کہا تو جولیا سمیت سارے ممبران بے اختیار چونک پڑے۔

" تو ۔۔۔ تو کیا مسٹر عمران ٹھیک ہو گیا ہے' اوور "۔۔۔۔۔ جولیا نے بے اختیار چیخنے کے سے انداز میں کہا۔

" ہاں ۔۔۔ ڈاکٹروں نے تو اسے لاعلاج قرار دے دیا تھا لیکن جوزف کا خیال تھا کہ عمران کے ذہن پر ویران جنگلوں میں پھرنے والی بد روح بارکی نے قبضہ کر لیا ہے اور اسے معلوم ہے کہ کیپالا قبیلے کے وچ ڈاکٹر بارکی کو بھگانے کے لئے کیا عمل کرتے تھے' اور وہ یہی عمل عمران پر کرنا چاہتا تھا چونکہ عمران رانا ہاؤس میں تھا اور اسے طویل نیند کا انجکشن دیا گیا تھا اس لئے جوزف نے اس پر وہ عمل کر ڈالا اور اس عمل سے عمران ذہنی طور پر تندرست ہو گیا' اوور "۔۔۔۔۔ ایکسٹو

نے جواب دیا۔

ایکسٹو کا یہ جواب ایسا تھا کہ سارے ممبران کے چہرے شدید ترین حیرت سے بگڑ گئے کیونکہ وہ سوچ بھی نہ سکتے تھے کہ ایکسٹو بھی ایسے جاہلانہ عمل کی تائید کر سکتا ہے۔

"مم۔مم مگر باس ۔۔۔ جوزف کا عمل ۔۔۔ وہ تو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اوور"۔ جولیا نے انتہائی بوکھلائے لہجے میں کچھ کہنا چاہا لیکن بوکھلاہٹ کی شدت سے وہ اپنا فقرہ بھی مکمل نہ کر سکی۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم لوگ کیا کہنا چاہتے ہو کہ اس جدید دور میں جنگلوں کے قدیم جادوگر نما ڈیچ ڈاکٹروں کے عمل سے کوئی شخص کیسے ٹھیک ہو سکتا ہے لیکن واقعی اس حیرت انگیز عمل سے عمران ٹھیک ہو چکا ہے۔ جوزف نے عمران کو ایک بستر پر بیلٹوں سے جکڑ کر بے بس کر دیا اور اس کے بستر کے گرد جیمازی گھاس جسے وہ اپنی زبان میں متو کا گھاس کہتا ہے، کا ڈھیر لگا دیا۔ پھر اس نے زندہ جونکوں کی کثیر تعداد کے سر کاٹ کر ایک طرف پھینکے اور ان کے جسموں کو اس گھاس میں پھیلا کر گھاس پر شراب انڈیلی اور اسے آگ لگا دی۔ اس گھاس سے بے پناہ متعفن دھواں پیدا ہوا جس نے عمران کو اپنے اندر چھپا لیا۔ جب دھواں چھٹا تو جوزف نے راکھ عمران کے دونوں نتھنوں میں ڈال کر زور سے پھونکیں ماریں اور اس راکھ کے دماغ پر چڑھ جانے کی وجہ سے عمران کو مسلسل چھینکنا پڑا اور جب اس کی چھینکیں رکیں تو وہ ذہنی

طور پر بالکل تندرست ہو چکا تھا۔ جوزف کے بقول بار کی عمران کو چھوڑ کر دوبارہ ویران جنگلوں میں فرار ہو جانے پر مجبور ہو گئی تھی" اوور"۔۔۔۔۔ ایکسٹو نے جواب دیا اور وہ سب حیرت بھرے انداز میں ایک دوسرے کی شکلیں دیکھنے لگے۔

"یہ ۔۔۔ یہ تو واقعی جادو ہے سر اور اس دور میں جادو ۔ ۔ ۔ اوور"۔۔۔۔۔ اس بار صفدر بول اٹھا۔

"قدیم دور میں اسے واقعی جادو کہا جاتا تھا لیکن اسے اس لئے جادو کہا جاتا تھا کہ اس کی سائنسی توجیہہ کسی کو معلوم نہ ہوتی تھی لیکن موجودہ دور میں جبکہ سائنس بے پناہ ترقی کر چکی ہے تو یہ جادو اب جادو نہیں رہا۔ عمران اس لئے ٹھیک ہو گیا کہ جیمازی گھاس میں جینٹک اینٹی باڈیز قدرتی طور پر کثیر مقدار میں پائی جاتی ہے اور چونکہ جونکیں بھی یہی گھاس کھاتی ہیں اس لئے جینٹک اینٹی باڈیز ان کے جسم میں حیوانی انداز میں کثیر مقدار میں پائی جاتی ہے اور جینٹک اینٹی باڈیز دراصل پودوں سے ملنے والے ایسے خلیات کو کہا جاتا ہے جو انسانی ذہن کے خلیات کی اوریجنل سیٹ اپ میں انتہائی مددگار ہوتے ہیں۔ اس گھاس سے حاصل شدہ جینٹک اینٹی باڈیز کے ذریعے پوری دنیا کے ذہنی ہسپتالوں میں ذہنی طور پر اپ سیٹ مریضوں کا کامیابی سے علاج کیا جا رہا ہے لیکن جوزف کے اس عمل میں یہ نئی بات تھی کہ نباتاتی اور حیوانی دونوں جینٹک اینٹی باڈیز ملنے کی وجہ سے مکس ہو کر زیادہ طاقتور ہو گئیں اور انہوں نے

دھوئیں کی شکل میں عمران کے ذہن کے اپ سیٹ خلیات کو اور سحبل انداز میں سیٹ کر دیا اور عمران جسے ڈاکٹر لاعلاج قرار دے چکے تھے، تندرست ہو گیا کیونکہ ڈاکٹروں کو ابھی تک صرف نباتاتی جینٹک اینٹی باڈیز کا علم ہے۔ وہ حیوانی اینٹی باڈیز کی دریافت کرنے اور اسے نباتات کے ساتھ مکس کر کے ذہن کے اندر پہنچانے کا عمل دریافت نہیں کر سکے، ورنہ جو کام جوزف نے اس پُراسرار انداز میں کیا ہے وہ ایک انجکشن سے ہو جاتا۔ اوور" ——— ایکسٹو نے تفصیل سے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"سر ——— یہ تو ایک حیرت انگیز بات ہو گئی ہے۔ اگر جوزف عمران پر اس طرح کا عمل نہ کرتا تو عمران شاید کبھی ٹھیک نہ ہو سکتا، اوور" ——— صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ——— شاید قدرت اس عمران پر کچھ ضرورت سے زیادہ ہی مہربان ہے۔ ورنہ جس طرح بلیک تھنڈر نے عمران کے ذہن کو بدل دیا تھا اور ڈاکٹروں نے اسے لاعلاج قرار دے دیا تھا۔ میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس مشن کے اختتام کے بعد عمران کو گولی مار کر ہلاک کر دیا جائے، اوور" ——— ایکسٹو نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ہلاک کر دیا جائے ——— عمران کو ——— مگر کیوں باس! اوور" جولیا ایکسٹو کا فقرہ سن کر بے اختیار چیخ پڑی۔

"کیونکہ عمران کی یہ مضحکہ خیز پوزیشن پوری دنیا میں پاکیشیا کا مذاق اڑانے کا باعث بن جاتی اور میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ پاکیشیا کا مضحکہ کسی بھی انداز میں اڑایا جا سکے۔ مجھے عمران سے زیادہ پاکیشیا کی عزت عزیز ہے، اوور اینڈ آل" ایکسٹو نے انتہائی بے رحم اور سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر خاموش ہو گیا۔

"ہونہہ ——— پاکیشیا کی عزت ——— عمران کو گولی مار کر تو دیکھتا چیف ——— میں اس کی ہی بوٹیاں نوچ ڈالتی" ——— جولیا نے اس طرح دانت پیستے ہوئے کہا کہ جیسے اگر ایکسٹو سامنے ہوتا تو وہ یقیناً اس کی بوٹیاں دانتوں سے نوچ ڈالتی۔

"ہائیں مس جولیا ہم عورتوں کے دانت ان مردوں کی طرح مضبوط نہیں ہوتے۔ اس لئے ہمیں تو پکی پکائی بوٹیاں اللہ میاں دے دیتا ہے" ——— اچانک دروازے سے عمران کی نسوانی آواز سنائی دی اور وہ سب بری طرح چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگے۔

"تو ——— تو کیا پھر بارکی آ گئی تم پر" ——— جولیا نے بے اختیار گھبرائے ہوئے انداز میں کہا اور جولیا کے اس بے اختیار فقرے سے میٹنگ روم زوردار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"تو ——— تو کیا تم نے اپنا نام بدل لیا ہے۔ مبارک ہو، اچھا نام ہے، بارکی فرسٹ واٹر، لیکن جوزف کو نہ بتانا ورنہ بارکی کے پیچھے بیچارے بارکا کو بھی مجبوراً جنگلوں کا رخ کرنا پڑے گا۔

بارکنگ کرتے ہوئے ۔ مم ۔ مم میرا مطلب ہے بھونکتے ہوئے کیوں تنویر "۔۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور میٹنگ روم ایک بار پھر بے اختیار قہقہوں سے گونج اُٹھا ۔

ختم شد

مظہر کلیم ایم اے